عمران سیریز

ٹارسن ایجنسی

مظہر کلیم ایم۔اے

ہمارے دلوں میں موجود ہے۔ اس لئے آپ تصویر کی بجائے کوئی
پیغام یا کوئی آٹوگراف دے دیا کریں۔ امید ہے آپ ہماری اس تجویز پر
ضرور غور کریں گے"۔

محترم [illegible] اور ان کے بہت سے دوست صاحبان۔ خط
[illegible] کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک قارئین کا تصویر
[illegible] کا تعلق ہے تو محترم ایسے لوگ نفسیات کی رو سے
[illegible] جاتے ہیں۔ وہ اپنے ذہن میں ابھرنے والی
[illegible] کو اس انداز میں [illegible] کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا
[illegible] تصویر ان کے ذہن میں بنتی ہے
[illegible] آپ نے اکثر دیواروں پر ایسے افراد کی کی
[illegible] ہوگی۔ اس لئے یہ معصوم افراد ہوتے ہیں۔ ان
پر غصہ نہ کھایا کریں۔ جہاں تک تصویر کی بجائے آٹوگراف کا تعلق
ہے تو پیغام اور آٹوگراف آپ تک پہنچتے پہنچتے نجانے کتنی شکلیں
تبدیل کر جائیں اور تصویر تو آپ کے دل میں بھی موجود ہے لیکن
آٹوگراف اور پیغام کی تحریر یا شکل تبدیل ہونے کے بعد آپ کے ذہن
کو نجانے کتنے جھٹکے پہنچانے کا موجب بن جائے اس لئے دوبارہ اس پر
اچھی طرح غور کر لیجئے پھر مجھے لکھیں۔ امید ہے آپ جلد اس بارے میں
دوبارہ خط لکھیں گے۔

اب اجازت دیجئے والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ٹارسن ایجنسی کا مالک اور جنرل مینجر ادھیڑ عمر ٹارسن اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور درمیانے لیکن ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ ٹارسن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"کیا ہوا باس۔ آپ نے اس قدر ایمرجنسی میں کال کیا ہے کہ مجھے جیٹ جہاز کی رفتار سے کار چلا کر آنا پڑا ہے"...... آنے والے نے [illegible] میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم تو ویسے ہی تیز رفتاری سے کار چلانے کے عادی ہو راسن۔ اس لئے کوئی خاص بات تو نہیں ہوئی تمہارے ساتھ "...... ٹارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاص بات ہوئی ہے باس کہ میں سارے راستے ہی سوچتا رہا

ہوں کہ آپ نے کیوں اس انداز میں مجھے کال کیا ہے کہ ایمرجنسی ہے فوراً آؤ۔ اس سے پہلے تو بڑی سے بڑی ایمرجنسی میں بھی آپ نے اس انداز میں کال نہیں کیا اور اب آپ اس طرح مطمئن بیٹھے ہیں کہ جیسے ہر چیز نارمل ہو"...... راسن نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میں اس لئے مطمئن بیٹھا ہوں کہ میں نے تمہیں کال کر لیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جب راسن حرکت میں آ جائے تو پھر کوئی ایمرجنسی باقی نہیں رہتی"...... ٹارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل راسن کی طرف بڑھا دی۔

" اسے دیکھو۔ پھر بات ہو گی"...... ٹارسن نے کہا تو راسن نے ہاتھ بڑھا کر فائل لی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ فائل پڑھتا جا رہا تھا اس کی بھنویں تنتی جا رہی تھیں۔ آنکھیں سکڑتی جا رہی تھیں اور پیشانی پر سلوٹوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ ٹارسن بیٹھا اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ تھوڑی دیر بعد راسن نے فائل بند کر دی۔

" یہ کیسے ممکن ہے باس کہ جزیرہ ڈیگو شیا پر واقع ایکریمیا کا سنٹرل دفاعی نظام تباہ کر دیا جائے۔ ڈیگو شیا کا حفاظتی نظام ایسا ہے کہ وہاں کوئی مکھی بھی نہیں جا سکتی اور انسان کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"...... راسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم ڈیگو شیا کی سیکورٹی میں شامل رہے ہو اور

اسی لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے کہ یہ تمہارا کیس ہے۔ اب میری بات غور سے سنو۔ تمہارے سامنے دو راستے ہیں۔ ان میں سے جو راستہ تم چاہو منتخب کر لو۔ ایک تو یہ ہے کہ تم ڈیگو شیا جا کر وہاں کا سیکورٹی انتظام سنبھال لو اور دشمن کے انتظار میں رہو۔ جب وہ وہاں حملہ کریں تو ان کا خاتمہ کر دو۔ دوسرا راستہ یہ ہے کہ تم دشمنوں کے حرکت میں آنے سے پہلے ہی ان کے ملک پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دو"...... ٹارسن نے کہا۔

" لیکن باس۔ یہ دشمن ہیں کون۔ فائل میں بھی صرف لفظ دشمن لکھا ہوا ہے۔ تفصیل تو نہیں لکھی"...... راسن نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ ٹارسن نے کہا۔

" ارے۔ وہ مسخرے علی عمران والی سروس۔ اسی کی بات کر رہے ہیں آپ"...... راسن نے چونک کر کہا تو ٹارسن بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہاں۔ اس مسخرے والی سروس۔ لیکن وہ دشمن نہیں ہیں بلکہ اس نے اطلاع دی ہے کہ ایسا ہونے والا ہے"...... ٹارسن نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ۔ وہ بے حد عیار آدمی ہے باس۔ اس نے جان بوجھ کر یہ اطلاع دی ہو گی تاکہ ہم اس کی طرف سے مطمئن رہیں اور وہ اپنا کام دکھا جائے۔ وہ کیسے ایکریمیا کا دوست ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا کے

ساتھ ہمدردی رکھتا ہو"...... راسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم پہلے میری پوری بات سن لو۔ پھر آگے بات ہو گی"۔ ٹارسن نے کہا۔

"یس باس"...... راسن نے کہا۔

" تمہیں یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ ڈیگو شیا جزیرے پر ایکریمیا کا سنٹرل دفاعی نظام دراصل ایکریمیا کا دفاعی نظام کم اور اسرائیل کا دفاعی نظام زیادہ ہے۔ یہ نظام بہرحال اس لئے کام کر رہا ہے کہ اسرائیل پر کوئی مسلم ملک ایٹمی ہتھیاروں سے حملہ نہ کر سکے کیونکہ کئی مسلم ممالک کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں اور ایسے میزائل بھی ہیں کہ وہ اسرائیل کو ہمیشہ کے لئے تہس نہس کر دینے کی قوت رکھتے ہیں اس لئے ظاہر یہی کیا جاتا ہے کہ یہ سنٹرل دفاعی نظام ایکریمیا نے میزائل اڈوں کی حفاظت کے لئے قائم کیا ہے"۔ ٹارسن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس"...... راسن نے جواب دیا۔

" اور تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ ایکریمیا کے تعلقات بظاہر سوائے ایک دو مسلم ممالک کے باقی سب کے ساتھ اچھے ہیں اور ایکریمیا سب کو اس انداز میں امداد دیتا رہتا ہے کہ وہ لوگ کبھی بھی کھل کر ایکریمیا کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے اور جو ایک دو مسلم ممالک جن سے ایکریمیا کے تعلقات اچھے نہیں ہیں وہ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ ایکریمیا کے اس اہم مرکزی دفاعی نظام کو تباہ

کرنے کے لئے کوئی ٹیم بھیج سکیں"...... ٹارسن نے کہا۔

" یہ بات بھی درست ہے باس لیکن یہ کون ہے جو سازش کر رہا ہے"...... راسن نے بے اختیار ہو کر کہا تو ٹارسن بے اختیار ہنس پڑا۔

" اطمینان سے میری بات سن لو۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔ ڈیگو شیا میں دفاعی نظام موم بتی کی لو نہیں ہے کہ پھونک مارنے سے بجھ جائے گا"...... ٹارسن نے کہا تو راسن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے اپنی کمر لگا دی۔

" پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کو باقاعدہ تحریری اطلاع دی ہے کہ ڈیگو شیا جزیرے پر موجود اہم ایکریمی تنصیبات کے خلاف کافرستان سازش کر رہا ہے۔ کافرستان یہ کام روسیاہ کے زور پر کر رہا ہے کیونکہ روسیاہی ایجنٹ براہ راست سامنے نہیں آنا چاہتے اور اس سازش کا سراغ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران نے اپنے طور پر لگایا ہے اور اس نے اس کی رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو دی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے سیکرٹری وزارت خارجہ کو اور سیکرٹری وزارت خارجہ نے پاکیشیا کے صدر کو رپورٹ پیش کی۔ پاکیشیا کے صدر نے کافرستان دشمنی اور ایکریمیا دوستی کے طور پر سیکرٹری وزارت خارجہ کو حکم دیا کہ اس سازش کے بارے میں ایکریمی حکام کو اطلاع کر دی جائے۔ چنانچہ یہ اطلاع ایکریمی حکام کے

پاس پہنچ گئی اور انہوں نے اسے بے حد سیریس لیا ہے کیونکہ یہ اطلاع بہرحال ایک ملک کی طرف سے سرکاری طور پر بھجوائی گئی ہے۔چنانچہ یہ فائل تیار کی گئی اور پھر مجھے بھیج دی گئی کہ میں اس سازش کا قلع قمع کروں اور میں نے تمہیں کال کر لیا"...... ٹارسن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو راسن نے ایک طویل سانس لیا۔

"تو یہ بات ہے۔میں سمجھا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے خلاف کام کرنے کے لئے آرہی ہے لیکن کافرستان میں کون سی تنظیم اس پر کام کرے گی"...... راسن نے کہا۔

"اس بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔اسی لئے تو میں تمہیں کہہ رہا تھا کہ تمہارے سامنے دو راستے ہیں۔اگر تم ڈیگوشیا بیٹھے رہنا چاہتے ہو تو پھر جو بھی تنظیم سامنے آئے گی تمہیں ضرور اس کا علم ہو جائے گا۔دوسری صورت میں تم خود کافرستان جاکر اس تنظیم کو ٹریس بھی کرو اور اس کا خاتمہ بھی کرو"...... ٹارسن نے کہا۔

"لیکن باس۔اگر یہ کام حکومت کی طرف سے ہو رہا ہے تو پھر ایک تنظیم کے چند افراد کے خاتمے کے بعد وہ دوسرے افراد یا کسی دوسری تنظیم کو یہ ٹاسک سونپ سکتے ہیں"...... راسن نے کہا۔

"ابھی ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن جب ہمارے ہاتھ میں ثبوت آجائے گا کہ واقعی کافرستان نے رد سیاہ کے زور پر یہ سازش کی ہے تو پھر سرکاری طور پر ان سے احتجاج بھی کیا جائے گا اور

دھمکی بھی دی جائے گی اور اس کے بعد انہیں پھر کسی طرح یہ جرأت نہ ہو سکے گی کہ وہ اس طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکیں"۔ٹارسن نے جواب دیا۔

"لیکن باس۔اگر یہ اطلاع واقعی اس مسخرے علی عمران نے دی ہے تو پھر لازماً اسے یہ بھی معلوم ہو گا کہ یہ سازش کون کر رہا ہے۔وہ انتہائی تیز، ذہین، عیار اور شاطر آدمی ہے اس لئے اگر اس سے معلومات مل جائیں تو ہمارا آدھے سے زیادہ کام مکمل ہو سکے گا اور ہم جلد از جلد اس سازش کے بخیئے ادھیڑ کر رکھ دیں گے"...... راسن نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے اور مجھے یہ معلوم ہے کہ عمران وہ کچھ بھی جانتا ہو گا جو شاید ہم دس سال محنت کر کے بھی نہیں جان سکیں گے۔لیکن اب سرکاری طور پر تو نہیں پوچھا جا سکتا اور نہ سیکرٹری صاحب ایسا کر سکتے ہیں۔البتہ ذاتی طور پر اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔لیکن کس طرح۔یہ بات تم نے سوچنی ہے کیونکہ اب یہ کیس تمہارا ہے۔ویسے میں تمہیں ایک مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر تم ڈیزی سے مل لو تو وہ اس سلسلے میں تمہاری مدد کر سکتی ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

"ڈیزی۔وہ کیسے باس"...... راسن نے چونک کر پوچھا۔

ڈیزی کے مرحوم شوہر جیفرے کے عمران کے ساتھ انتہائی گہرے تعلقات تھے اور جیفرے کی وجہ سے ڈیزی کے بھی انتہائی

گہرے تعلقات عمران سے ہیں اور ان دونوں کے درمیان انتہائی بے تکلفانہ تعلقات رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ وہ اگر چاہے تو عمران کے سر چڑھ کر بھی اس سے معلومات حاصل کر سکتی ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

"لیکن عمران بھی تو جانتا ہو گا کہ ڈیزی کا تعلق ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسی سے ہے اور اگر میں ساتھ گیا تو پھر وہ میرے متعلق بھی جان جائے گا جبکہ اس سے پہلے میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ میں تو صرف اس کے بارے میں سنتا رہا ہوں اور چونکہ یہ مشن ڈیزی کی ایجنسی کا نہیں ہے اس لئے لامحالہ اسے یہ بتانا پڑے گا کہ یہ مشن شوزرز کے ذمے لگایا گیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس آدمی کے سامنے میں اس انداز میں ظاہر ہو جاؤں کیونکہ کسی بھی وقت ہمیں اس کے خلاف لڑنا بھی پڑ سکتا ہے"...... راسن نے کہا۔

"تم اگر کہو تو میں رائزنگ سٹار کے چیف سے کہہ کر ڈیزی کو عارضی طور پر تمہارے ساتھ اٹیچ کر دوں۔ تم ڈیزی کو سمجھا دینا۔ وہ انتہائی عقلمند عورت ہے اس لئے کوئی بے وقوفی نہیں کرے گی۔ یہ سب میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تمہارا وقت بچ سکے ورنہ دوسری صورت میں تم سیدھے کافرستان چلے جاؤ اور اس سازش کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دو۔ مجھے بہرحال کامیابی چاہئے"...... ٹارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ ڈیزی کو میرے ساتھ اٹیچ کر دیں کیونکہ

ڈیزی واقعی میری پاکیشیا اور کافرستان دونوں جگہوں پر بے حد مددگار ہو سکتی ہے۔ وہ نہ صرف پاکیشیا میں ایکریمی سفارت خانے میں طویل عرصہ رہ چکی ہے بلکہ کافرستان میں بھی ایکریمی سفارت خانہ میں رہی ہے اس لئے نہ صرف وہاں دونوں ملکوں کے لوگوں کے بارے میں اسے علم ہو چکا ہے بلکہ وہ ان کی زبان بھی بول اور سمجھ سکتی ہے اور ویسے بھی میں اس کی صلاحیتوں کا دل سے قائل ہوں"۔ راسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ ڈیزی تمہارے آفس پہنچ جائے گی"۔ ٹارسن نے کہا تو راسن اٹھا اور سلام کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتے کے بعد اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

"آکسفورڈ یونیورسٹی والے تمہیں ورلڈ پبلسٹی ایوارڈ دینا چاہتے ہیں کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے جتنی پبلسٹی تم نے ان کی یونیورسٹی کی کی ہے اتنی شاید وہ کسی طور پر خود بھی نہ کر سکتے تھے"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ بولنے والی غیر ملکی تھی اور اس کی آواز بھی اس کے ذہن میں موجود تھی۔

"صرف ایوارڈ سے میرا کیا بھلا ہو گا۔ جتنا پبلسٹی فنڈ انہوں نے

بچایا ہے اس میں سے آدھا تو مجھے دے دیں تاکہ میرا بھی بھلا ہو جائے۔ یہاں پاکیشیا میں تو ایسے ایوارڈ کباڑی بھی نہیں لیتے"۔ عمران نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اس نے اپنے ذہن پر زور دینا شروع کر دیا کہ یہ کس کی آواز ہے۔

"تم نے تو یہ بات اب کی ہے لیکن آکسفورڈ والوں نے اسے پہلے سے ہی سوچ لیا ہے اور یہی فنڈ لے کر تو میں پاکیشیا آئی ہوں۔ بولو تمہارے فلیٹ پر آ جاؤں یا تم میرے ہوٹل آؤ گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں چھناکے کے ساتھ ہی بولنے والی کے بارے میں ساری تفصیل آ گئی۔

"ارے اگر تم واقعی میرے لئے یہ سب کچھ آکسفورڈ والوں سے لے کر آئی ہو تو مجھے پہلے اطلاع کر دیتی۔ میں تمہارا استقبال ایئر پورٹ پر کرتا۔ ویسے بھی جیفرے کی بیوہ ڈیزی کا مجھ پر حق ہے کہ میں اس کا استقبال ایئر پورٹ پر کروں"...... عمران نے کہا۔

"تو تم نے مجھے پہچان لیا ہے۔ میں نے اس لئے اپنا نام نہیں بتایا تھا کہ میں دیکھوں کہ تم مجھے بھول گئے ہو یا ابھی تک میں تمہیں یاد ہوں"...... دوسری طرف سے ڈیزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم بھولنے والی چیز ہی نہیں ہو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ڈیزی بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ بتاؤ کیا پروگرام ہے۔ میں آ جاؤں یا تم آؤ گے۔ ویسے میرا ایک ساتھی بھی میرے ساتھ ہے اور ہم دونوں نے ابھی تک ناشتہ

بھی نہیں کیا"...... ڈیزی نے کہا۔

"ارے یہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تم تعداد میں دو ہو اور یہاں فلیٹ پر بھی میں اور میرا باورچی ہم دو ہی ہیں۔ تم وہاں سے چار ناشتے پیک کرا کر یہیں آ جاؤ۔ مل کر کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو ڈیزی کافی دیر تک ہنستی رہی۔

"مطلب ہے کہ میں ہی آؤں تمہارے پاس"...... ڈیزی نے کہا۔

"چلو میں اکیلا آجاتا ہوں تاکہ پردیس میں تمہارا خرچہ کم ہو۔ کہاں ٹھہری ہوئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"گرانڈ ہوٹل کمرہ نمبر تین سو آٹھ "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے ۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اخبار کو بند کر کے میز پر رکھا اور پھر اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لباس تبدیل کر کے وہ باہر آیا اور سلیمان کو آواز دے کر وہ سیڑھیاں اترتا نیچے پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے ہوٹل گرانڈ کی طرف اڑی چلی جارہی تھی۔ اس کا ذہن مسلسل اس ادھیڑ بن کا شکار تھا کہ ڈیزی یہاں کیوں آئی ہو گی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ڈیزی ایکریمیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی رائزنگ سٹار میں ہے لیکن اس ایجنسی کا دائرہ کار تو ایکریمیا تک ہی محدود تھا اس لئے اسے ڈیزی کے اس طرح یہاں اچانک آنے پر الجھن محسوس ہو رہی تھی لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر کندھے جھٹک دیئے

کیونکہ اسے بہرحال اس بات کا تو یقین تھا کہ ڈیزی کی یہاں پاکیشیا میں آمد کا جو بھی مقصد ہو گا وہ بہرحال پاکیشیا کے مفادات کے خلاف نہیں ہو سکتا ورنہ اول تو ڈیزی یہ مشن ہی نہ لیتی اور اگر کسی وجہ سے لے لیتی تو وہ اس طرح عمران سے رابطہ نہ کرتی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار گرانڈ ہوٹل پہنچ گئی۔ کمرہ نمبر سے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کمرہ تیسری منزل پر ہو گا کیونکہ بڑے ہوٹلوں میں کمرہ نمبر کا پہلا عدد منزل کی نشاندہی کرتا ہے اور ڈیزی نے اپنا کمرہ نمبر تین سو آٹھ بتایا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کمرہ تیسری منزل پر ہے لیکن عمران لفٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے کاؤنٹر پر ہی رک گیا جہاں ایک نوجوان موجود تھا جس کے چہرے پر عمران کو دیکھ کر مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"ارے تم کرامت یہاں۔ کب سے ہو"...... عمران نے کاؤنٹر پر کھڑے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب میں تو یہاں گزشتہ ایک سال سے ہوں لیکن چونکہ میری ڈیوٹی صبح کو ہوتی ہے اس لئے ظاہر ہے آپ سے ملاقات نہیں ہو سکتی"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے والد صاحب کا کیا حال ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ بالکل ٹھیک ہے اور ہر لمحے آپ کو دعائیں دیتے رہتے ہیں۔ آپ نے انہیں آٹو میٹک وہیل چیئر دلا کر انہیں ایک لحاظ سے ٹانگیں دلا دی ہیں اور مجھے نوکری بھی آپ کی وجہ سے ملی ہے اس لئے ہمارا

تو پورا گھرانہ آپ کے لئے دعا گو رہتا ہے"...... کرامت نے جواب دیا۔

"ارے ۔ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ تم جیسے پرخلوص لوگوں سے میرا رابطہ ہو گیا۔ باقی وہ وہیل چیئر چھوڑو۔ یہ معمولی چیزیں ہیں۔ بہرحال میرا سلام اپنے والد صاحب کو دے دینا"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ پھر رک گیا۔

"ارے ہاں ۔ یہ بتاؤ کہ کمرہ نمبر تین سو آٹھ میں مس ڈیزی صاحبہ مقیم ہیں۔ مجھے انہوں نے فون کر کے بلایا ہے۔ وہ میری پرانی واقف کار ہیں لیکن وہ بتا رہی تھیں کہ ان کے ساتھ ان کا کوئی ساتھی بھی ہے۔ اس کا کیا نام ہے"...... عمران نے کہا تو کرامت نے سائیڈ پر پڑا رجسٹر کھولا اور چیک کرنے لگا۔

"مسٹر ہنری۔ ایکریمین ہیں۔ کاروبار کرتے ہیں"...... کرامت نے ایک خانے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ کب یہاں پہنچے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ابھی دو گھنٹے پہلے"...... کرامت نے جواب دیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرہ نمبر تین سو آٹھ کے دروازے کے سامنے موجود تھا۔ دروازے کی سائیڈ پر کارڈ پر ڈیزی کا نام درج تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ڈیزی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے اپنی عادت کے مطابق نام مع ڈگریاں بتاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کٹک کے ساتھ ہی دروازے کا لاک میکانکی انداز میں کھل گیا تو عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو اندر موجود ایک درمیانی عمر کی عورت اور اس کے نوجوان ساتھی نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔ یہ عورت ڈیزی تھی جبکہ نوجوان یقیناً ہنری تھا۔ ہنری لمبے قد اور درمیانے لیکن ورزشی جسم کا مالک تھا۔ البتہ اس کے چہرے کی مخصوص بناوٹ، فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک اس کی ذہانت اور مستعدی کا پتہ دے رہی تھی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تربیت یافتہ آدمی ہے۔

"مجھے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں۔ کیوں کہتے ہیں اس کا مجھے آج تک علم نہیں ہو سکا"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو ڈیزی بے اختیار ہنس پڑی جبکہ نوجوان ہنری بھی مسکرا دیا۔

"یہ میرا ساتھی ہے ہنری اور ہنری یہ ہے وہ علی عمران جس کا ذکر کر کے میں نے تمہارے کان کھائے ہیں"...... ڈیزی نے دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ آدم خور تو سنا تھا لیکن یہ کان خور کیا کوئی نئی قسم ہے خوروں کی"...... عمران نے کہا تو وہ سب دوبارہ ہنس پڑے۔ ہنری نے عمران سے باقاعدہ مصافحہ کیا جبکہ ڈیزی نے مصافحہ

کے لئے ہاتھ ہی نہ بڑھایا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران خواتین سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔

"اب مجھے بتاؤ کہ کیا تم نے واقعی ابھی تک ناشتہ نہیں کیا۔ اگر ایسا ہے تو پھر فون اٹھا کر روم سروس والوں کو ناشتے کا کہہ دو۔ ہم دونوں تو صبح سویرے ناشتہ کر چکے ہیں"...... ڈیزی نے کہا۔

"گرانڈ ہوٹل والوں کو کیا معلوم کہ ناشتہ کسے کہتے ہیں۔ بس دو توس، ایک انڈا اور ایک کپ چائے کو ناشتہ کہہ کر ناشتے کی بھی توہین کرتے ہیں اس لئے رہنے دو۔ صرف چائے منگوا لو"...... عمران نے کہا تو ڈیزی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تو کیا ناشتہ کسی اور چیز کا نام ہوتا ہے"...... ڈیزی نے کہا۔

"ہاں۔ ہمارے ہاں ناشتہ علیحدہ چیزوں کا نام ہے جو تم زبانی بتانے سے نہ سمجھ سکو گی جب تک کہ ان کا ذائقہ نہ چکھ لو۔ اس لئے کل صبح کا ناشتہ میرے ذمے۔ عابد پہلوان کی دکان پر لے جا کر میں تمہیں ناشتہ کراؤں گا کہ باقی ساری عمر تم ناشتہ ہی تلاش کرنے میں گزار دو گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ضرور چلیں گے"...... ڈیزی نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کئے اور روم سروس کو چائے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ ہنری صاحب کیا گونگے ہیں"...... عمران نے کہا تو ہنری بے اختیار چونک پڑا۔

"میں گونگا نہیں ہوں بلکہ آپ کو دیکھ کر سوچ رہا ہوں کہ ڈیزی نے ایکریمیا سے یہاں تک پہنچنے کے دوران آپ کے مزاج، انداز گفتگو اور کارناموں کی جو تفصیلات مجھے بتائی ہیں کیا وہ واقعی درست ہیں"...... ہنری نے کہا تو عمران اس کے خوبصورت طنز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ ڈیزی اسی طرح بڑھ چڑھ کر بات کرنے کی عادی ہے۔ اس نے بے چارے جیفرے کو بھی ساری عمر اسی غلط فہمی میں الجھائے رکھا کہ وہ پرنس چارمنگ ہے حالانکہ وہ بے چارہ مجھ جیسا ہی تھا"۔ عمران نے کہا تو ڈیزی بے اختیار ہنس پڑی۔ تھوڑی دیر بعد چائے سرو کر دی گئی اور ان تینوں نے پیالیاں اپنے اپنے سامنے رکھ لیں۔

"عمران۔ تم نے یہ نہیں پوچھا کہ میں یہاں پاکیشیا کیوں آئی ہوں"...... ڈیزی نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا پاکیشیا میں آنے کے لئے پہلے وجہ تلاش کی جاتی ہے۔ یہ ایک ملک ہے یہاں کوئی بھی آ سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں خصوصی طور پر یہاں تم سے چند معلومات لینے کے لئے آئی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تم انکار نہیں کرو گے"...... ڈیزی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"کس قسم کی معلومات"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"تم نے ڈیگوشیا جزیرے پر ایکریمیا کے مرکزی دفاعی نظام کے

خلاف کافرستان اور روسیاہ کی مشترکہ سازش کا سراغ لگایا اور پھر پاکیشائی حکام نے ایکریمین حکام کو اس سے مطلع کر دیا۔ انہوں نے اس سازش کے خاتمے کا مشن میرے ذمے لگایا ہے۔ تم اس سے کہیں زیادہ جانتے ہو گے اور اگر تم مجھے یہ سب کچھ بتا دو تو ہمارے لئے اس سازش کو ختم کرنے میں بے حد سہولت ہو جائے گی"۔ ڈیزی نے کہا۔

"کیا تم رائزنگ سٹار چھوڑ چکی ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ کیوں"...... ڈیزی نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ رائزنگ سٹار کے دائرہ کار میں تو یہ مشن آتا ہی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن چونکہ میں پہلے کافرستان میں کافی عرصہ رہ چکی ہوں اس لئے مجھے خصوصی طور پر رائزنگ سٹار کے چیف سے کہہ کر اس مشن پر بھیجا گیا ہے"...... ڈیزی نے کہا۔

"لیکن کیا ایکریمین حکام کو اب تک یہ اطلاع نہیں مل سکی کہ کافرستان نے یہ مشن ڈراپ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"...... ڈیزی نے بے اختیار الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ ہنری کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ روسیاہی حکام کے زور دینے پر کافرستان نے ڈیگوشیا جزیرے پر ایکریمیا کے سنٹرل دفاعی نظام کے

خاتمے کے لئے ایک خصوصی ٹیم تیار کرنے کا پلان بنایا تھا جس میں کافرستان سیکرٹ سروس، ملٹری انٹیلی جنس اور دیگر ایجنسیوں کے چند افراد کو شامل کیا گیا تھا۔ اس کا انچارج کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف کا نمبر ٹو راجہ رام کو بنایا گیا۔ مجھے اس بارے میں اپنے ایک خاص آدمی سے اطلاع مل گئی۔ میں نے اس کی تفصیلات معلوم کیں اور اس کی رپورٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو دی جس کی وجہ سے شاید سرکاری حکام کی طرف سے ایکریمیا کو یہ رپورٹ بھجوا دی گئی لیکن اس دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو کافرستان میں اس کے فارن ایجنٹ نے اطلاع دی کہ کافرستان اور روسیاہ کے درمیان اس مشن کے سلسلے میں سرکاری طور پر اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اور پھر یہ مشن ڈراپ کر دیا گیا"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاج دینے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہوں"...... ڈیزی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ اطلاع حتمی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈیزی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ہنری کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں کافرستان جانے کی ضرورت نہیں ہے"...... ڈیزی نے کہا۔

"سیر کرنے بے شک جاؤ۔ تفریح کرو، گھومو پھرو لیکن جو بات

درست تھی وہ میں نے تمہیں بتا دی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈیزی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" عمران صاحب۔ کیا یہ سازش اس قدر اوپن تھی کہ پہلے آپ کو اس بارے میں پوری تفصیل کا علم ہو گیا اور اب آپ کے چیف کے فارن ایجنٹ کو بھی اس بارے میں حتمی معلومات مل گئی ہیں"۔ ہنری نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ کافرستان والوں نے یہ سب کچھ کیا ہی اس لئے ہو کہ ڈیزی اور آپ کافرستان کی سیر کے لئے آسکیں"...... عمران نے جواب دیا تو ڈیزی بے اختیار ہنس پڑی۔

" چھوڑو ہنری۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران جھوٹ نہیں بولتا اس لئے ہم چیف کو اطلاع دے دیں گے۔ پھر جیسے چیف کہے گا ویسے ہی کر لیا جائے گا"...... ڈیزی نے کہا تو ہنری نے اثبات میں سرہلا دیا۔ عمران کافی دیر تک وہاں بیٹھا گپیں مارتا رہا۔ پھر ان سے اجازت لے کر اٹھ آیا لیکن واپس فلیٹ پر جانے کی بجائے وہ دانش منزل پہنچ گیا۔

" کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ کچھ الجھے ہوئے نظر آ رہے ہیں"...... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم نے میرے کہنے پر سرسلطان کو ڈیگوشیا جزیرے کے بارے میں جو اطلاع بھجوائی تھی اس کا نتیجہ سامنے آنا شروع ہو گیا ہے"۔

عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

" نتیجہ۔ کیا نتیجہ"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا تو عمران نے فلیٹ پر ڈیزی کا فون آنے سے لے کر ہوٹل گرانڈ میں ڈیزی اور ہنری سے ملاقات کی تفصیل بتا دی۔

" تو اس میں الجھن کی کون سی بات ہے۔ ناٹران نے واقعی یہ اطلاع دی تھی کہ کافرستان نے یہ منصوبہ ڈراپ کر دیا ہے۔ ڈیزی اور ہنری بے شک کافرستان جا کر خود معلومات حاصل کر لیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" مجھے الجھن اس بات پر نہیں ہو رہی بلکہ اس بات پر ہو رہی ہے کہ ایکریمیا نے ڈیگوشیا جزیرے پر حفاظتی انتظامات کرنے کی بجائے براہ راست کیوں ٹیم بھیج دی ہے۔ اس طرح تو مشن مکمل نہیں ہو جاتا۔ یہ لوگ وہاں جا کر اگر ایک ٹیم ختم بھی کر دیتے ہیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ دوسری ٹیم یہ مشن مکمل کر لیتی۔ حکومتیں اس انداز میں تو مشن سے پیچھے نہیں ہٹا کرتیں"...... عمران نے کہا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ انہیں اس اطلاع پر یقین نہیں آیا اور وہ اسے کنفرم کرنے آئے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ انہیں یہ شک پڑا ہے کہ اصل سازش ہم کر رہے ہیں لیکن نام کافرستان کا لے رہے ہیں اس لئے ڈیزی کو خاص طور پر میرے پاس بھیجا گیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جبکہ میرا خیال دوسرا ہے عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا"...... عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ ان کے ذہن میں یہ بات ہے کہ آپ بہرحال اس سے زیادہ جانتے ہوں گے جتنا کہ آپ نے سرکاری طور پر بتایا ہے اور وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں گے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بہرحال اب تو کافرستان بھی یہ مشن ڈراپ کر چکا ہے۔ اب تو معاملہ ہی ختم ہو گیا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"نعمانی بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نعمانی کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو نعمانی کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران نعمانی کو کال کر رہا ہے۔

"عمران بول رہا ہوں نعمانی۔ تم جب ملٹری انٹیلی جنس میں تھے تو تم سرکاری طور پر ڈیگوشیا جزیرے پر ایکریمیا سیکورٹی میں تربیت کے لئے دو ہفتے گزار چکے ہو اور تم نے کئی بار مجھے بھی بتایا ہے کہ وہاں تمہارا دوست راسن تھا جو ایکریمیا کی طرف سے تربیت حاصل کر رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات درست ہے لیکن یہ تو کافی پرانی بات ہے۔ آپ کو اچانک یہ بات کیسے اور کیوں یاد آ گئی ہے"...... دوسری طرف سے نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ایک بڑے شاعر نے کہا کہ کبھی کبھی پرانے قصوں کو بھی یاد کر لینا چاہئے اور آج میں ایک آدمی سے ملا ہوں تو مجھے تمہارا پرانا قصہ یاد آ گیا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ تم نے بتایا تھا کہ تمہارے اس دوست کا ایک کان دوسرے سے بڑا ہے جس کی وجہ سے تم اسے چھیڑتے رہتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ تو کیا راسن یہاں پاکیشیا آیا ہوا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔ وہ ہوٹل گرانڈ میں کمرہ نمبر تین سو آٹھ میں ایک خاتون کے ساتھ مقیم ہے لیکن اس نے اپنا نام راسن کی بجائے ہنری لکھوایا ہے۔ تم میک اپ میں وہاں جاؤ اور اسے چیک کر کے مجھے بتاؤ کہ کیا واقعی یہ تمہارا وہی دوست ہے یا کوئی اور ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کو اس میں کیا کوئی خاص دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"۔ نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے دلچسپی اس ڈیزی سے ہے لیکن وہ اس میں دلچسپی لے رہی ہے اس طرح دلچسپی کی ایک تکون تو بہرحال بن ہی گئی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیک کر لوں گا۔ لیکن آپ کو کہاں رپورٹ دی جائے"...... نعمانی نے کہا۔

"وہ اس وقت یقیناً ڈائننگ ہال میں ہوں گے۔ تم ابھی روانہ ہو جاؤ۔ میں ایک گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ فون کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کوئی ایمرجنسی ہے۔ پھر ٹھیک ہے میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں"...... دوسری طرف سے نعمانی نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس چیکنگ سے آپ کا اصل مقصد کیا ہے"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی تھی کہ راسن نام کا ایک ایجنٹ ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی ٹارسن میں بہت آگے جا رہا ہے۔ یہ ایجنسی یہودیوں کی حامی ہے بلکہ اس ایجنسی میں کام کرنے والے تمام افراد کٹڑ یہودی ہوتے ہیں اور راسن کی بھی وہی نشانی بتائی گئی تھی جو میں نے نعمانی کو بتائی ہے اور ڈیزی کے ساتھ جو ہنری موجود ہے اس میں بھی یہ نشانی موجود ہے۔ اگر تو یہ واقعی وہی راسن ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ٹارسن کا ایجنٹ ہے اور ٹارسن کے حرکت میں آنے کا مطلب ہے کہ ڈیگوشیا جزیرے پر ایکریمیا کا سنٹرل دفاعی نظام دراصل ایکریمیا کا دفاعی نظام نہیں ہے بلکہ اسرائیل کا دفاعی نظام ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہے بھی سہی جیسا آپ کہہ رہے ہیں تو اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ بظاہر تو ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر تم گہرائی میں سوچو تو معاملات وہ نہیں ہیں جو بتائے جا رہے ہیں۔ روسیاہ یہودیوں کا دشمن نہیں ہے بلکہ دوست ہے۔ بے شمار یہودی اسرائیل میں روسیاہ سے نکل کر وہاں آباد ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ کافرستان کی بھی اسرائیل سے دوستی ہے اور خاصے گہرے تعلقات ہیں۔ اب روسیاہ کا اس دفاعی نظام کے خلاف سازش اور کافرستان کی طرف سے اس سازش میں شریک ہونے پر آمادگی اور پھر اچانک اس منصوبے کو ڈراپ کر دینے کا مطلب ہے کہ انہیں باور کرا دیا گیا ہو گا کہ یہ نظام ایکریمیا کے فائدے کا نہیں ہے بلکہ اسرائیل کے فائدے کا ہے اور یہ بات بہرحال پاکیشیا کے مفاد میں نہیں جاتی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر ایسا تھا عمران صاحب تو پھر ہنری اور ڈیزی یہاں کیوں آئے ہیں کیونکہ انہیں تو سب کچھ معلوم ہو گا کہ منصوبہ ختم ہو چکا ہے کیونکہ ٹارسن کو تو بہرحال علم ہو گیا ہو گا کہ کافرستان اور روسیاہ کو باور کرا دیا گیا ہے کہ یہ منصوبہ اسرائیل کے کاز پر کام کر رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات بھی ٹھیک ہے۔ بہرحال معاملات میں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ایک گھنٹے سے بھی

زیادہ دیر تک اس معاملے کے مختلف اینگلز پر بات چیت کرتے رہے لیکن کوئی حتمی نتیجہ سامنے نہ آسکا تو عمران نے ایک گھنٹے بعد رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" نعمانی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد نعمانی کی آواز سنائی دی۔

" علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے تمہاری"...... عمران نے کہا۔

" وہ سو فیصد راسن ہے عمران صاحب۔ میں اسے بہت اچھی طرح پہچانتا ہوں"...... دوسری طرف سے نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں نے یہی تصدیق کرانی تھی"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ یہ راسن ان دنوں کہاں کام کر رہا ہے اور کس چکر میں یہاں آیا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

" راسن ایکریمیا کی ایک یہودی ایجنسی ٹارسن کا بڑا نامور ایجنٹ ہے۔ اس کے ساتھ جو عورت ہے اس کا نام ڈیزی ہے اور یہ میرے ایک گہرے دوست کی بیوی ہے۔ یہ بھی ایکریمین ایجنٹ ہے اور رائزنگ سٹار نامی ایجنسی سے متعلق ہے اور یہ دونوں مجھ سے ملنے آئے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" آپ سے ملنے۔ کیا مطلب۔ کیا آپ نے ایجنٹوں کا کوئی تربیتی

سکول کھول لیا ہے"...... نعمانی نے بے ساختہ کہا تو عمران اپنی عادت کے برخلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" تمہارا مطلب ہے تعلیم بالغان کی طرز کا تعلیم ایجنٹاں سنٹر"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے نعمانی بھی ہنس پڑا۔

" آپ نے خود ہی بات کی ہے کہ مختلف ایجنسیوں کے ایجنٹ آپ سے ملنے آئے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... نعمانی نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہیں پوری تفصیل بتانا پڑے گی"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ڈیگوشیا جزیرے پر واقع ا یا کے سنٹرل دفاعی نظام اور روسیاہ اور کافرستان کی مشترکہ ا ش سے لے کر اس بارے میں ایکریمیا کو اطلاع بھجوانے اوز پھر ا ملے میں ڈیزی اور راسن کے آنے اور اس منصوبے کے ڈراپ ہونے کے بارے میں بتا دیا۔

عمران صاحب۔ آپ کبھی ڈیگوشیا گئے ہیں"...... نعمانی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

ہاں۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

میں ملٹری انٹیلی جنس کی ٹریننگ کے دوران وہاں کچھ عرصہ رہا ہوں۔ یہ دفاعی نظام ایکریمیا کے میزائل اڈوں کے تحفظ کے لئے ہے بلکہ دراصل یہ اسرائیل کے تحفظ کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس پر کسی بھی طرف سے حملے کی صورت میں یہ دفاعی نظام اس کو روک لے گا۔ اس طرح اسرائیل پر حملہ ناممکن ہو چکا ہے

اور اسی وجہ سے اسرائیل آج تک ہر قسم کے حملوں سے محفوظ ہے۔ آپ کو یقیناً معلوم ہو گا کہ جب ایکریمیا نے ایک مسلم ملک آراک کے خلاف حملہ کیا تھا تو آراک نے اسرائیل پر حملہ کرنے کی دھمکی دی تھی اور پھر اس نے واقعی اسرائیل پر انتہائی طاقتور میزائلوں سے حملہ کر دیا لیکن اس حملے کو اس ڈیگو شیا کے دفاعی نظام کی مدد سے روک دیا گیا تھا ورنہ تو اسرائیل کا وجود تک صفحہ ہستی سے مٹ جاتا"...... نعمانی نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے سیاست سے چونکہ سرے سے دلچسپی ہی نہ تھی اس لئے اسے اس بارے میں اس قدر گہرائی میں معلوم ہی نہیں تھا۔

" یہ بات تم نے کیسے اور کہاں سے معلوم کی ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس بارے میں ایک خفیہ رپورٹ اخبارات میں شائع ہوئی تھی۔ وہ میں نے پڑھی تھی"...... نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو اس وجہ سے ٹارسن حرکت میں آ گئی ہے۔ انہیں شاید یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ کوئی غیر مسلم ملک بھی اس کے خلاف کام کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" جبکہ میرا خیال ہے عمران صاحب کہ جب کافرستان اور روسیاہ کو معلوم ہوا ہو گا کہ ڈیگو شیا دفاعی نظام تباہ کر دینے سے اسرائیل کا خاتمہ ہو سکتا ہے تو انہوں نے خود ہی یہ منصوبہ ڈراپ کر دیا ہو گا کیونکہ روسیاہ اور کافرستان دونوں ایکریمیا کے خلاف تو ہو سکتے ہیں

اسرائیل کے خلاف نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ دونوں مسلم دشمن ممالک ہیں اور اسرائیل سے بڑا مسلم دشمن ملک اور کون ہو سکتا ہے"۔ نعمانی نے کہا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بہرحال چونکہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے اس لئے ہمیں اس میں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" نعمانی نے جو بات کی ہے اگر ایسا ہی ہے تو پھر کیوں نہ سیکرٹ سروس اس نظام کو ختم کر دے تاکہ اسرائیل کا خاتمہ ہو سکے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ ہم از خود یہ کارروائی نہیں کر سکتے۔ اس طرح ایکریمیا کے ساتھ ہمارے تعلقات خاصے خراب ہو جائیں گے اور تمہیں معلوم تو ہے کہ اس وقت دنیا کی واحد سپر پاور ایکریمیا ہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

" ہو گا سپر پاور۔ لیکن بہرحال وہ مسلم ملک تو نہیں ہے۔ اسرائیل کا ہی حامی ہے"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں سر سلطان سے بات کروں گا۔ اگر انہوں نے اس بارے میں کوئی اعتراض نہ کیا تو پھر سوچیں گے کہ ٹیم کو ادھر بھیجا جائے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب ہمیں کافرستان جانا ہو گا"...... راسن نے ڈیزی سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ ڈائننگ روم سے کھانا کھا کر ابھی کمرے میں واپس آئے ہی تھے۔

"کافرستان۔ کیوں"...... ڈیزی نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ عمران نے غلط بیانی کی ہو۔ ہمیں بہرحال کنفرم تو کرنا ہی ہے"...... راسن نے کہا۔

"اوہ نہیں راسن۔ عمران جھوٹ نہیں بولتا اور پھر اسے غلط بیانی کی ضرورت بھی کیا تھی۔ اس نے خود ہی تو اطلاع دی تھی۔ اگر اسے غلط بیانی کی ضرورت ہوتی تو وہ اطلاع ہی کیوں دیتا"...... ڈیزی نے کہا۔

"یہ انتہائی شاطر اور عیار آدمی ہے ڈیزی۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اس پر اس حد تک اعتماد نہیں کرنا چاہئے"...... راسن نے

کہا۔

"تم اسے نہیں جانتے راسن جبکہ میں جانتی ہوں۔ یہ درست ہے کہ یہ حد درجہ شاطر ذہن کا مالک ہے لیکن بہرحال یہ جھوٹ نہیں بولتا اس لئے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہ درست ہے"...... ڈیزی نے کہا۔

"تو پھر مجھے چیف سے بات کرنا ہو گی"...... راسن نے کہا۔

"ہاں۔ بالکل کرو"...... ڈیزی نے کہا تو راسن نے سامنے پڑے ہوئے فون کے نچلے حصے میں موجود سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے رسیور اٹھایا اور انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔ بٹن دبنے سے فون کا تعلق ہوٹل ایکس چینج سے ختم ہو گیا تھا اور اس سے ڈائریکٹ کال کی جا سکتی تھی۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر اور پھر ولنگٹن کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... راسن نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے تو اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹارسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف ٹارسن کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ راسن بول رہا ہوں"...... راسن نے کہا۔

"ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... ٹارسن نے چونک کر پوچھا تو راسن نے عمران سے ہونے والی ملاقات اور پھر اس سے ملاقات کے دوران ہونے والی بات چیت کی تفصیل اور اس کے ساتھ ہی ڈیزی کی بات تفصیل سے بات دی۔

"ڈیزی درست کہہ رہی ہے۔ عمران کو جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایکریمین حکام کو اسرائیل سے بھی رپورٹ ملی ہے کہ اسرائیلی حکام کو بھی اطلاع مل گئی ہے کہ روسیاہ اور کافرستان ڈیگو شیا کے سنٹرل دفاعی نظام کے خلاف کوئی سازش کر رہے ہیں۔ اسرائیلی حکام نے روسیاہ اور کافرستان دونوں ممالک کے حکام سے ازخود رابطہ کیا اور انہیں بتایا کہ یہ نظام دراصل اسرائیل کے تحفظ کے لئے ہے تو دونوں ممالک نے انہیں بتایا کہ انہیں اس کا علم نہیں تھا اس لئے اب وہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے اس طرح یہ منصوبہ ڈراپ کر دیا گیا جبکہ ظاہر یہی کیا گیا ہو گا کہ روسیاہ اور کافرستان کے درمیان اختلافات کی وجہ سے منصوبہ ڈراپ ہوا ہے تاکہ اسرائیل والی بات خفیہ رہ سکے"۔ ٹارسن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پھر تو واقعی ہمیں واپس آجانا چاہئے کیونکہ سارا معاملہ ہی ختم ہو گیا ہے"...... راسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تمہیں مایوسی ہوئی ہے"...... دوسری طرف سے ٹارسن نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ مجھے واقعی بے حد مایوسی ہوئی ہے [illegible] کام کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ نہ یہاں پاکیشیا میں اور نہ [illegible] میں"...... راسن نے جواب دیتے ہوئے کہا جبکہ ڈیزی [illegible] بیٹھی ہوئی ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت [illegible] میں مصروف تھی۔ لاؤڈر کا بٹن آن ہونے کی وجہ سے ٹارسن کی [illegible] بخوبی اس کے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔

"میرے پاس ایک کام ہے تو سہی لیکن وہ تمہارے سٹینڈرڈ کا [illegible]۔ یہ کام تو عام سا کوئی ایجنٹ بھی کر سکتا ہے"...... دوسری [illegible] ٹارسن نے کہا تو راسن اور ڈیزی دونوں بے اختیار چونک

"[illegible] سا کام باس"...... راسن نے چونک کر کہا۔

"[illegible] میں ہی اسرائیلی اور ایکریمین سائنس دان مل کر ایک [illegible] سسٹم کا اضافہ کرنے میں مصروف ہیں۔ اس سسٹم کو [illegible] سسٹم کا نام دیا گیا ہے۔ اس سسٹم کے تحت اسرائیل اور [illegible] فائر ہونے والے جدید ترین سٹار میزائل کو بھی فضا میں ہی [illegible] جا سکتا ہے حالانکہ سٹار میزائل ایسا میزائل ہے جسے کسی [illegible] بھی فضا میں تباہ نہیں کیا جا سکتا لیکن اس سسٹم کے تحت [illegible] ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

"[illegible] پھر اس میں کام کیا ہے"...... راسن نے حیرت بھرے لہجے

"ایکریمین لیبارٹری جس میں اس لارج ویو سسٹم پر بنیادی کام ہوا ہے اس لیبارٹری میں ایک پاکیشیائی سائنس دان سلطان عالم بھی کام کرتا تھا۔ وہ اچانک غائب ہو گیا تو اس کی انتہائی وسیع پیمانے پر تلاش کی گئی لیکن وہ نہ مل سکا تو پاکیشیا میں ایکریمین ایجنٹ کو ٹاسک دیا گیا کہ وہ معلوم کرے کہ کہیں یہ سلطان عالم پاکیشیا تو نہیں پہنچ گیا لیکن پھر بھی اسے ٹریس نہیں کیا جا سکا لیکن ایکریمیا کو اطلاع ملی ہے کہ شوگران اور پاکیشیا مل کر لارج ویو سسٹم پر کام کرنے والے ہیں۔ یقیناً اس کا فارمولا سلطان عالم ساتھ لے گیا ہو گا۔ اگر یہ سسٹم تیار ہو کر پاکیشیا اور شوگران میں نصب ہو گیا تو دونوں ممالک کا دفاع ایک لحاظ سے ناقابل تسخیر ہو جائے گا اور ایکریمیا اور اسرائیل ایسا نہیں چاہتے۔ چنانچہ ایکریمین ایجنٹوں کو فوری طور پر یہ ٹاسک دیا گیا کہ وہ شوگران سے یہ معلوم کریں کہ سلطان عالم کہاں ہے۔ چنانچہ وہاں سے یہ معلومات ملی ہیں کہ سلطان عالم پاکیشیا میں ہے اور وہاں کے دارالحکومت کے کسی نواحی قصبے جسے جہانگیر آباد کہا جاتا ہے وہاں کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے۔ ایکریمین ایجنٹوں نے جہانگیر آباد میں پوری کوشش کر لی ہے لیکن وہ نہ اس خفیہ لیبارٹری تک پہنچ سکے اور نہ ہی سلطان عالم تک"...... ٹارسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کام کیا ہے۔ کیا اس سلطان عالم کو ٹریس کر کے اغوا کرنا ہے"...... راسن نے کہا۔

"اغوا نہیں کرنا بلکہ اسے ٹریس کر کے ہلاک کرنا ہے اور اس فارمولے کو ضائع کرنا ہے کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ وہ اس فارمولے پر اپنی اس خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے اور جیسے ہی اس کا کام مکمل ہو گا تو وہ اسے حکومت پاکیشیا کے حوالے کر دے گا اور پھر حکومت پاکیشیا اور حکومت شوگران مل کر اس پر سرکاری طور پر کام کریں گے اس لئے اگر اس سلطان عالم کو ہلاک کر دیا جائے اور اس کی لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے تو لارج ویو سسٹم پاکیشیا اور شوگران سے محفوظ ہو جائے گا کیونکہ سلطان عالم کے علاوہ اور کوئی سائنس دان پاکیشیا یا شوگران کے پاس نہیں ہے جو لارج ویو سسٹم کے بارے میں بنیادی باتیں جانتا ہو"...... ٹارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم یہ کام کریں گے۔ میں اور ڈیزی۔ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے"...... راسن نے جواب دیا۔

"خیال رکھنا۔ تم عمران سے مل چکے ہو اور عمران عفریت ہے۔ وہ تمہاری طرف سے چوکنا ہو گیا ہو گا اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم [illegible]لرستان چلے جاؤ اور پھر وہاں سے نئے کاغذات اور نئے میک اپ میں واپس پاکیشیا آ کر یہ کام کرو ورنہ مجھے یقین ہے کہ تم دونوں کی نگرانی ہو رہی ہو گی اور جیسے ہی تم حرکت میں آئے عمران اور سیکرٹ سروس نے تمہارے خلاف گھیرا تنگ کر لینا ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں"...... راسن نے کہا۔

"ایسا ہی کرو جیسا میں نے کہا ہے۔ پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے گا اور سنو۔ دارالحکومت میں ایک کلب ہے جسے ہارڈ کلب کہا جاتا ہے۔ اس کا مینجر ناکوس ہے۔ وہ ٹارسن کا خاص ایجنٹ ہے۔ میں اسے فون کر دوں گا تم اسے ٹارسن کے شناختی نشان ٹو کلر کا حوالہ دے کر مل سکتے ہو۔ وہ اس تلاش میں تمہاری مدد کر سکتا ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

"یس باس"...... راسن نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راسن نے رسیور رکھ دیا۔

"چلو کوئی کام تو ملا"...... راسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہاں آنے کا کوئی فائدہ تو ہو گا۔ بہرحال اب ہم نے کافرستان جانا ہے"...... ڈیزی نے کہا تو راسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سائنسی ... تھا اور وہ بڑے ایزی موڈ میں بیٹھا رسالے کے مطالعہ میں ... تھا۔ سلیمان شاپنگ کے لئے مارکیٹ گیا ہوا تھا کہ کال بیل ... سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اس وقت کون آگیا ہے"...... عمران نے رسالہ میز پر رکھ کر ... اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے ... ابھر آئے تھے اور پھر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی ... کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... عمران نے عادت کے مطابق اونچی آواز میں کہا۔

"میں نعمانی ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے نعمانی کی سی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ عمران نے

کنڈی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔

"کیا ہوا۔ کیا سلیمان فلیٹ میں موجود نہیں ہے"...... سلام دعا کے بعد نعمانی نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ شاپنگ کرنے مارکیٹ گیا ہے۔ ویسے بھی اس کی شاپنگ کا اپنا انداز ہے اس لئے چار پانچ گھنٹوں سے پہلے اس کی واپسی ممکن ہی نہیں ہے"...... عمران نے دروازہ بند کر کے واپس سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ دو تو ہیں۔ پھر اتنی شاپنگ۔ کیا پورے علاقے کے لئے سلیمان کھانا پکاتا ہے"...... نعمانی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں۔ وہ ٹرکوں پر لاد کر شاپنگ کا مال نہیں لاتا۔ دو چار شاپر ہی اس کے ہاتھ میں ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ پہلے بازار میں جاتا ہے اور ایک دکان سے بازار کے آخر تک ہر دکان سے بھاؤ معلوم کرتا ہے۔ مال چیک کرتا ہے پھر دوسرے بازار کا رخ کرتا ہے۔ پھر تیسرے کا اور اس طرح اس کی شاپنگ مسلسل چلتی رہتی ہے اور آخر میں وہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کون سی چیز کہاں سے خریدی جائے اور کون سی کہاں سے"...... عمران نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو سلیمان بڑی جان ماری کرتا ہے شاپنگ کرنے میں۔ تھک جاتا ہو گا"...... نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا کہنا ہے کہ بزرگوں کی باتوں پر عمل کرنے والا فائدے میں رہتا ہے اور بزرگوں کا قول ہے کہ شاپنگ اس انداز میں کی جائے کہ بھاؤ تاؤ کرتے کرتے خریدار کے ماتھے پر بھی پسینہ آ جائے اور دکاندار کا تو پورا جسم پسینے میں ڈوب جائے"...... عمران نے جواب دیا تو نعمانی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ پھر تو دکاندار سلیمان کی شکل دیکھتے ہی جوتیاں [illegible] کر بھاگ کھڑے ہوتے ہوں گے"...... نعمانی نے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

"پھر بھی سلیمان فائدے میں ہی رہے گا۔ جوتیاں بھی آج کل بہت مہنگی ہو چکی ہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے۔ ارے۔ آپ کہاں چل دیئے۔ بیٹھیں۔ میں آپ سے ایک ضروری بات کرنے آیا ہوں"...... نعمانی نے کہا۔

"سلیمان کی فوری آمد کا تو سکوپ نہیں ہے اس لئے میں خود ہی تمہارے لئے چائے وغیرہ بنا لاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ بیٹھیں۔ میں ابھی چائے پی کر آیا ہوں اور ویسے بھی میں چائے پینے کا عادی نہیں ہوں۔ میں نے آپ سے بات کرنی تھی کہ آپ نے تو بتایا تھا کہ رامن اور ڈیزی کافرستان چلے گئے ہیں"...... نعمانی نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ صفدر اس وقت تک ایئرپورٹ پر رہا تھا جب تک ان کا جہاز فلائی نہیں کر گیا تھا۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں ابھی ایئرپورٹ سے ہی آ رہا ہوں۔ میں وہاں ایک دوست کو ایکریمیا جانے کے لئے سی آف کرنے گیا تھا اور وہاں راسن اور ڈیزی دونوں موجود تھے اور وہ دونوں بھی اسی فلائٹ کے ذریعے ایکریمیا گئے ہیں"...... نعمانی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"راسن اور ڈیزی کیا اصل شکلوں میں تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ راسن بھی میک اپ میں تھا اور ڈیزی بھی۔ لیکن راسن کو میں نے اس کے کان کی مخصوص نشانی سے پہچان لیا۔ پھر اس کا قدوقامت بھی سامنے آ گیا۔ اس کے ساتھ جو عورت تھی اس کا چہرہ تو بدلا ہوا تھا لیکن قدوقامت، انداز اور آواز وہی تھی ڈیزی جیسی"۔ نعمانی نے کہا۔

"تو اس میں کیا خاص بات ہے۔ وہ کافرستان سے واپس پاکیشیا آئے ہوں گے اور اب پاکیشیا سے ایکریمیا چلے گئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اب خاص بات بھی بتا دوں"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"مطلب ہے کہ خاص بات تم نے اب تک چھپا رکھی تھی"۔ عمران نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ خاص بات یہ ہے کہ آپ کا نام سن کر ہی میں ان کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ ورنہ شاید متوجہ نہ ہوتا کیونکہ میرے تو ذہن میں بھی نہیں تھا کہ وہ یہاں موجود ہو سکتے ہیں۔ میرا دوست ٹکٹ اوکے کرانے گیا ہوا تھا اور میں اس کے انتظار میں کھڑا تھا کہ آپ کا نام میرے کانوں میں پڑا تو میں نے چونک کر مڑ کر دیکھا اور پھر میں پہچان گیا کہ آپ کا نام لینے والی ڈیزی ہے اور اس کے ساتھ موجود مرد راسن ہے۔ بہرحال میں نے انہیں شک نہیں ہونے دیا۔ ڈیزی راسن سے کہہ رہی تھی کہ اگر عمران کو علم ہو جاتا تو شاید ہم اتنی آسانی سے اپنے مشن میں کامیاب نہ ہو سکتے جس پر راسن نے جواب دیا کہ اگر ہو بھی جاتا تو عمران کیا کر لیتا اور ڈیزی نے کہا کہ شاید ہم اتنی آسانی سے یہاں سے نکل نہ سکتے۔ اس دوران فلائٹ کا اعلان ہو گیا اور پھر میرا دوست بھی آ گیا اور وہ دونوں بھی اٹھ کر لاؤنج میں چلے گئے"...... نعمانی نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"تو وہ یہاں کوئی خاص مشن مکمل کر کے گئے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ان کی گفتگو سے تو یہی معلوم ہوتا تھا۔ اسی لئے تو میں ایئر پورٹ سے سیدھا یہاں آیا ہوں تاکہ آپ سے معلوم کر سکوں کہ وہ مشن کیا ہو سکتا ہے"...... نعمانی نے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ بہرحال اب معلوم کرنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"کیسے معلوم کریں گے"...... نعمانی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان دونوں کے حلیئے کیا تھے"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا تو نعمانی نے تفصیل سے حلیئے بتا دیئے۔

"چیف سے بات کرنا پڑے گی۔ چیف ایکریمیا میں اپنے فارن ایجنٹس کو الرٹ کر سکتا ہے جو ایئر پورٹ سے ہی ان دونوں کی نگرانی کریں گے اور ظاہر ہے یہ لوگ ٹارسن کے چیف کو اپنے مشن کی رپورٹ دیں گے تو اصل بات سامنے آجائے گی۔ دوسرا کام یہاں بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں لازماً کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوں گے۔ ان کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا تو نعمانی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے رسیور اٹھایا اور پہلے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر دانش منزل کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ اپنے فلیٹ سے۔ نعمانی یہاں آیا ہے اور اس نے ایک خاص بات بتائی ہے"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہید مت باندھا کرو۔ اصل بات بتاؤ"...... چیف کا لہجہ بے

حد سرد ہو گیا تھا۔

"جناب۔ مرچ مصالحے کے بغیر چٹخارہ پورا نہیں ہوتا اس لئے تمہید کے بغیر اصل بات کا لطف ہی نہیں آسکتا"...... عمران کی زبان ابھی رواں ہو گئی۔

"وقت مت ضائع کرو ورنہ سخت سزا دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ۔ وہ جناب آپ کی ڈانٹ سے اصل بات تو بھول ہی گیا۔ آپ انتظار کریں۔ میں نعمانی سے پوچھ کر بتاتا ہوں"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے قابو آنے والا تھا۔

"نعمانی کو رسیور دو اور تم بیٹھے سوچتے رہو"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو نعمانی نے جلدی سے خود ہی عمران کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور چیف کا غصہ بڑھتا چلے جانا ہے اور پھر نجانے کیا ہو جائے۔

"جناب میں نعمانی بول رہا ہوں"...... نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہی باتیں دوہرا دیں جو اس نے عمران کو بتائی تھیں۔ ساتھ ہی اس نے دونوں کے حلیئے بھی بتا دیئے۔

"تمہیں عمران کی بجائے جولیا کو اطلاع دینی چاہیئے تھی تاکہ جولیا مجھے کال کرتی"...... چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ کوئی مشن تو سامنے تھا ہی نہیں اس لئے میں نے سوچا کہ عمران صاحب سے بات کی جائے"...... نعمانی نے معذرت

خواہانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔ میں فارن ایجنٹس کے ذمے لگا دیتا ہوں ۔ وہ وہاں سے رپورٹس حاصل کر لیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نعمانی نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ کسی روز چیف آپ کو گولی مارنے کا حکم دے دے گا اور ہمیں مجبوراً اس کے حکم کی تعمیل کرنا پڑے گی اس لئے آپ چیف کو اس قدر زچ نہ کیا کریں"...... نعمانی نے رسیور رکھ کر کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ کیا مطلب ۔ کیا تم واقعی چیف کے حکم پر مجھے گولی مار دو گے"...... عمران نے ایسے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا جیسے اسے نعمانی کی بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"آپ اپنی بات کر رہے ہیں۔ اگر چیف حکم دے دے کہ میں اپنے آپ کو گولی ماروں تو میں ایسا لازماً کر گزروں گا"...... نعمانی نے کہا تو عمران نے اس طرح آنکھیں پھاڑیں جیسے وہ انتہائی حیرت میں مبتلا ہو۔

"حیرت ہے۔ اس قدر تابعداری۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اسے ہی ذہنی غلامی کہتے ہیں"...... عمران نے کہا تو نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب مجھے اجازت دیں"...... نعمانی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے بیٹھو۔ سلیمان آ جائے تو تمہیں چائے بنا کر دے گا"۔ عمران نے کہا۔

"پھر پی لیں گے۔ اللہ حافظ"...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی اٹھ کر اس کے پیچھے آیا اور پھر نعمانی کے باہر جانے کے بعد عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر واپس آکر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا نعمانی چلا گیا ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ نعمانی چلا گیا ہے۔ لیکن نعمانی نے اہم بات کی ہے کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک اور تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے اگر انہوں نے یہاں کوئی مشن مکمل کیا ہے تو لازماً وہ اہم مشن ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"اگر آپ کہیں تو میں فارن ایجنٹ کو کہہ دوں کہ وہ وہاں ایئر پورٹ سے انہیں اغوا کر کے ان سے تفصیلات معلوم کر لے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ فارن ایجنٹوں کے بس کے نہیں ہیں۔ الٹا فارن ایجنٹ سامنے آ جائیں گے۔ انہیں کہو کہ وہ ٹارسن کلب کے مینجر ٹارسن کو چیک کریں۔ اس کا فون وغیرہ ٹیپ کر لیں۔ یہ دونوں

لازماً یا تو اسے فون کریں گے یا پھر خود جا کر رپورٹ دیں گے۔ اصل مشن یہاں مکمل ہوا ہے اس لئے ہمیں یہاں تیز رفتاری سے کام کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں کیسے کام ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ دونوں اسی ہوٹل کی کار میں ایئر پورٹ گئے ہوں گے جہاں یہ رہائش پذیر ہوں گے۔ میں ٹائیگر کو ان کے حلیئے بتا کر ایئر پورٹ بھیجتا ہوں۔ وہ وہاں سے ان کے نام بھی معلوم کر لے گا اور ان کی رہائش کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لے گا۔ اس کے بعد ہی بات آگے بڑھے گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹیم کی ڈیوٹی نہ لگا دوں کہ وہ تمام ہوٹلوں میں چیکنگ کریں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ ٹائیگر ایسے معاملات میں بے حد تیز ہے۔ وہ بہت جلد اصل جگہ تک پہنچ جائے گا۔ تم فارن ایجنٹس سے رپورٹ لے کر مجھے فون کرنا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر الماری میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر اس نے ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ ٹائیگر سے رابطہ ہونے پر اس نے ٹائیگر کو دونوں حلیئے بتا کر اسے تفصیل سے ہدایات دیں اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے یقین تھا کہ ٹائیگر جلد از جلد معلومات حاصل کر لے گا اس لئے اس نے اطمینان بھرے انداز میں سائنسی رسالہ دوبارہ اٹھایا اور

پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان واپس آگیا اور عمران کے لئے پر اس نے چائے کی پیالی بنا کر عمران کے سامنے رکھ دی اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ عمران رسالہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ چائے پیتا رہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے رسالہ ختم کر کے اسے رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ ہمارے مطلوبہ دونوں افراد جن کے نام ڈیرک اور الزبتھ ہیں وہ ہارڈ کلب کے مالک ناکوس کے ساتھ ایئر پورٹ آئے تھے۔ وہ خود انہیں ایئر پورٹ چھوڑ کر واپس گیا ہے اور میں نے ہارڈ کلب سے بھی معلوم کیا ہے۔ یہ لوگ گزشتہ کئی روز سے ہارڈ کلب میں ہی رہائش پذیر تھے۔ ناکوس کی خصوصی کار ان کے استعمال میں رہی ہے اور اس دوران یہ دونوں ناکوس کے ساتھ دارالحکومت سے باہر بھی گئے تھے اور کل شام ان کی واپسی ہوئی تھی اور اس کے بعد ناکوس نے ان کے لئے ایکریمیا کی فلائٹ پر بکنگ کرائی"...... ٹائیگر نے بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ناکوس کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اس کے آفس کا کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے اور

وہاں ہر طرف اس کے غنڈے پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے مجھے وہیں آفس میں ہی اس سے بات چیت کرنا پڑے گی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کی رہائش گاہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"رہائش گاہ تو معلوم کرنا پڑے گی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو معلوم کر کے مجھے بتاؤ اور یہ بھی معلوم کرو کہ اس کی رہائش گاہ پر کتنے افراد ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی ٹائیگر کا دوبارہ فون آگیا۔

"باس۔ ناکوس کی رہائش گاہ رابرٹ روڈ پر ہے اور اتفاق سے وہ ابھی کلب سے اٹھ کر اپنی رہائش گاہ پر گیا ہے۔ وہاں اس کے ساتھ صرف دو ملازم رہتے ہیں کیونکہ اس کا زیادہ تر وقت کلب میں ہی گزرتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"رابرٹ روڈ پر واقع انٹر نیشنل پلازہ کے نیچے موجود پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم وہیں رکو۔ میں آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے رابرٹ روڈ کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ اسے انٹر نیشنل پلازہ کے سامنے ٹائیگر کھڑا دور سے ہی نظر آگیا تو عمران نے اس کے قریب جا

کر کار روک دی۔

"کار ہے تمہارے پاس"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے اسے پبلک پارکنگ میں پارک کر دیا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"بیٹھو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سائیڈ کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کی طرف اشارہ کر کے ٹائیگر نے کہا کہ یہی ناکوس کی رہائش گاہ ہے تو عمران نے کار کچھ آگے لے جا کر ایک سائیڈ پر روک دی اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن چپٹی نال والا پسٹل نکال کر اس نے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

"سائیڈ سے اندر بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر کرو اور پھر اسی طرف سے اندر داخل ہو کر گیٹ کھول دو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کار سے نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران کار میں ہی بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد اسے عقب نما آئینے میں کوٹھی کا پھاٹک کھلتا دکھائی دیا تو اس نے کار بیک کی اور پھر وہ اسے کوٹھی کے اندر لے گیا۔ پورچ میں ایک کار پہلے سے موجود تھی۔ عمران نے اس کے ساتھ ہی اپنی کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ چونکہ جو گیس فائر کی گئی تھی وہ انتہائی زود اثر ہونے کے ساتھ ساتھ جلد ہی غائب بھی ہو جاتی تھی اور اس وقت فضا میں اس گیس کے معمولی سے اثرات بھی محسوس

نہ ہو رہے تھے۔ ٹائیگر گیٹ بند کر کے پورچ میں آگیا اور پھر وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ وہاں ایک بستر پر ایک عورت اور ایک مرد موجود تھا۔ وہ دونوں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"اس عورت کو اٹھا کر کسی اور کمرے میں ڈال آؤ۔ میں اس دوران کوٹھی کو چیک کر لوں"...... عمران نے فوراً ہی کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔ ایک ملازم کچن میں بے ہوش پڑا ہوا تھا جبکہ دوسرا ملازم نیچے تہہ خانے میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ شاید وہ اس وقت کسی کام سے تہہ خانے میں گیا ہو گا۔ عمران کو تہہ خانے سے ہی رسی کا ایک بنڈل بھی مل گیا تو وہ اسے اٹھا کر واپس اس کمرے میں آیا جہاں وہ ٹائیگر کو چھوڑ گیا تھا۔ ٹائیگر اس دوران اس عورت کو نہ صرف وہاں سے لے جا چکا تھا بلکہ اس نے اس آدمی کو بستر سے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا تھا اور وہ خود بھی وہیں موجود تھا۔

"یہی ہے ناکوس"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ لو رسی۔ اسے باندھ دو"...... عمران نے رسی کا بنڈل ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود وہ سامنے موجود دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر نے ناکوس کو رسی کی مدد سے کرسی کے ساتھ اچھی

طرح باندھ دیا۔

"اب باتھ روم سے پانی لاؤ اور اس کے حلق میں ٹپکا دو۔ یہ ہوش میں آجائے گا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ڈبے میں پانی بھر کر لے آیا تو اس نے ناکوس کا سر اونچا کیا اور ایک ہاتھ سے اس نے اس کے جبڑے بھینچے اور پھر منہ کھلنے پر اس نے چند قطرے پانی کے اس کے حلق میں ٹپکا دیئے۔

"بس کافی ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر ڈبہ اٹھائے واپس باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ناکوس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہوگئے۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں تو وہ نیم غنودگی کے عالم میں چند لمحے رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا اور پھر اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ اور یہ کیا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ میں کہاں ہوں"...... ناکوس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام ناکوس ہے اور تم ہارڈ کلب کے مالک اور مینجر ہو"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور یہ تو میری رہائش گاہ کا بیڈ روم ہے۔
سب کیا ہے"...... ناکوس نے انتہائی گربڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تمہارے پاس ایکریمیا کے دو ایجنٹ جن کے اصل نام تو را
اور ڈیزی تھے لیکن نئے میک اپ میں انہوں نے اپنے نام ڈیرک ا
الز بتھ رکھ لئے تھے، وہ کافرستان سے آئے اور تمہارے کلب میں ر
انہوں نے یہاں کوئی مشن مکمل کیا اور پھر تم خود انہیں ایئر پورٹ
چھوڑ آئے تھے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"یہ کیا بکواس ہے۔ میرا کسی ایجنٹ سے کیا تعلق۔ میں تو ک
ڈیرک اور الز بتھ کو جانتا ہی نہیں"...... ناکوس نے اس بار قدر
غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ اب حیرت کے پہلے جھٹکے سے باہر آ چکا تھا اس
لئے اس کا لہجہ اب پوری طرح سنبھلا ہوا تھا۔
"تم ایکریمین نژاد ہو"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ لیکن اب میں پاکیشیا کا شہری ہوں"...... ناکوس نے
جواب دیا۔
"کتنے عرصے سے یہاں ہو"...... عمران نے پوچھا۔
"آٹھ سالوں سے۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو اور سنو۔ مجھے
چھوڑ دو ورنہ تم نہیں جانتے میرے آدمی تمہیں قبر تک نہ چھوڑیں
گے"۔ ناکوس نے اب باقاعدہ دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔
"اسے جانتے ہو"...... عمران نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ میں نہیں جانتا اسے اور نہ تمہیں۔ کون ہو تم"۔
اس نے جواب دیا۔
"ہاں۔ یہ صرف مقامی سطح پر غنڈہ گردی اور قتل و غارت کا
وہ کرتا ہے اور کراتا ہے اور ہارڈ کلب انتہائی تھرڈ کلاس غنڈوں کا
ن ہے اس لئے میں وہاں نہیں جایا کرتا"...... ٹائیگر نے
ت کرتے ہوئے کہا۔
"اوکے۔ پھر اسے سمجھاؤ کہ یہ سچ سچ بتا دے"...... عمران نے

یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار خنجر نکالا اور ناکوس کی طرف
ھنے لگا۔
"یہ یہ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ رک
جاؤ"...... ناکوس نے اسے جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے ہوئے
کر گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ اس کے
ں سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔
"بولو۔ کون سا مشن مکمل کرایا ہے تم نے ان ایکریمین
وں سے۔ بولو"...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ ٹائیگر
نے پہلا وار اس کی گردن پر کیا تھا اور خنجر نے نکوس کی گردن پر خاصا
گہرا زخم ڈال دیا تھا لیکن یہ زخم اس انداز کا تھا کہ صرف جلد میں کٹ
ا تھا۔ کوئی رگ نہیں کٹی تھی اس لئے صرف زخم میں سے خون رس

رہا تھا لیکن گردن پر ایک ہی وار نے ناکوس کو انتہائی ہراساں کر
تھا۔ شاید اس نے یہی سمجھا تھا کہ اس کی شہ رگ کٹ گئی ہے۔ ا
کا چہرہ یکلخت موت کے خوف سے زرد پڑ گیا تھا۔

"بولو۔ ورنہ"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا با
ایک بار پھر گھوما اور اس بار ناکوس کی گردن پر پہلے سے لمبا سا کٹ
لگ ۔ ناکوس کا جسم بری طرح کانپنے لگ گیا اور اس کا چہرہ خوف
کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"بولو۔ ورنہ"...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ سائنس دان کو ہلاک کرنا تھا۔ وہ انہوں نے کر
دیا"...... ناکوس نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"سائنس دان۔ کون سائنس دان۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ جہانگیر آباد میں رہتا تھا۔ اس کا نام سلطان عالم تھا۔ وہ
سائنس دان تھا۔ ایکریمیا سے ان کے باس ٹارسن نے مجھے فون کر
کے کہا کہ میں ٹارسن کے دو ایجنٹوں کے لئے کام کروں تو میں نے
وعدہ کر لیا۔ پھر یہ دونوں میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ
انہیں ایک سائنس دان کی تلاش ہے جو جہانگیر آباد میں رہتا ہے
لیکن وہاں کوئی اسے نہیں جانتا۔ اب یہ اتفاق تھا کہ اس سائنس
دان کا نام میں نے سنا ہوا تھا۔ میرے کلب میں ایک سپروائزر کام
کرتا تھا۔ وہ جہانگیر آباد کا رہنے والا تھا اور اس نے اپنی سروس کے لئے

بطور شناخت اور ضمانت ڈاکٹر سلطان عالم کا نام لکھوایا تھا اور میرے
پوچھنے پر اس نے بتایا تھا کہ یہ سائنس دان ہے اور وہ ایکریمیا رہ چکا
ہے اور ابھی چند ہفتے پہلے وہاں سے آیا ہے اور اس کا قریبی رشتہ دار
ہے اور اس نے جہانگیر آباد میں سائنس کا کام شروع کیا ہے۔ پھر
میرے کہنے پر اس نے اس سائنس دان سے شناختی رقعہ بھی لا دیا۔ یہ
بات میرے ذہن میں تھی کیونکہ ایسا آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا
کہ کلب میں ملازمت کے لئے کسی بڑے سائنس دان کا نام استعمال
کیا گیا ہو اور اس نے رقعہ بھی دیا ہو۔ چنانچہ یہ بات میرے ذہن میں
تھی۔ جب ڈیرک نے سائنس دان سلطان عالم کا نام لیا تو میں
نے ساری بات انہیں بتا دی۔ ان کے کہنے پر سپروائزر کو بلایا گیا۔
اس نے بتایا کہ سلطان عالم نے ایک باغ کے کونے میں موجود
ایک ویران حویلی کے نیچے تہہ خانوں میں اپنی لیبارٹری بنائی ہوئی ہے اور
وہاں وہ اکیلا رہتا ہے اور سوائے چند لوگوں کے اور کسی کو اس کے
بارے میں معلوم نہیں ہے اور اسے بھی اس نے منع کر رکھا ہے۔
اس کے بعد میں اس سپروائزر کو اور ڈیرک اور الزبتھ کو ساتھ لے کر
میں جہانگیر آباد گیا۔ ہم نے اس حویلی میں جا کر ان تہہ خانوں کو
تلاش کر لیا اور پھر سپروائزر کی وجہ سے سلطان عالم نے مین دروازہ
کھول دیا اور ان دونوں ایجنٹوں نے سلطان عالم کو پکڑا اور اسے
باندھ کر اس پر تشدد کر کے معلوم کیا کہ جس فارمولے پر وہ کام کر
رہا ہے وہ کہاں ہے۔ پھر انہوں نے وہ فارمولا نکال کر اسے جلا دیا۔

اس کے بعد انہوں نے اس سلطان عالم کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور سپروائزر کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور اس کی لیبارٹری میں موجود تمام مشینری کو توڑ پھوڑ کر ناکارہ کر دیا گیا اور اس کے بعد ہم لیبارٹری کا دروازہ بند کر کے خاموشی سے واپس آگئے۔آج صبح کی فلائٹ سے دونوں ایجنٹ واپس ایکریمیا چلے گئے ہیں"...... ناکوس جب بولنے پر آیا تو پھر وہ خود ہی مسلسل بولتا چلا گیا۔ عمران نے اس سے حویلی اور باغ وغیرہ کی ساری سچوئیشن معلوم کر لی۔

"اسے ختم کر دو"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے خنجر اس کے سینے میں اتار دیا۔ ناکوس کے حلق سے ادھوری سی چیخ نکلی اور پھر اس نے چند لمحے تڑپنے کے بعد دم توڑ دیا۔

"اس کی رسیاں کاٹ دو اور پھر اسے اٹھا کر بستر پر ڈال دو"۔ عمران نے کہا تو ٹائیگر نے خنجر نکال کر اسے ناکوس کے لباس سے صاف کیا اور پھر اس خنجر کی مدد سے رسیاں کاٹ دیں اور پھر ناکوس کی لاش کو اٹھا کر اس نے بستر پر ڈال دیا۔

"آؤ اب چلیں۔ ہم نے اب سیدھا جہانگیر آباد جانا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ اپنی کار کو کوٹھی سے باہر لے آیا۔ ٹائیگر نے گیٹ بند کیا اور پھر وہ آکر عمران کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور عمران نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔

[illegible] اس ٹیبل کے پیچھے رکھی اپنی ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا [illegible] نے اپنا سر کرسی کی اونچی پشت کے ساتھ لگا رکھا تھا۔ اس [illegible] الجھن اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے کہ کمرے کا [illegible] کی آواز سنائی دی تو ٹارسن سیدھا ہو گیا۔ کمرے میں [illegible] کے پیچھے ڈیزی اندر داخل ہو رہی تھی۔

[illegible] ٹارسن نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا اور وہ [illegible] کی طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

[illegible] تم واقعی راسن سے شادی کرنے کا پختہ ارادہ کر چکی [illegible] نے ایزی سے مخاطب ہو کر کہا۔

[illegible] راسن اور میرے درمیان پاکیشیا اور کافرستان کے [illegible] ان ایسی انڈرسٹینڈنگ ہو گئی ہے کہ ہم دونوں نے [illegible]"...... ڈیزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن راسن۔ تم تو شادی کرنے کے ہی خلاف تھے"...... ٹارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ڈیزی بے حد عمدہ خاتون ہے اس لئے میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے"...... راسن نے کہا تو ٹارسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر کب شادی کر رہے ہو"...... ٹارسن نے کہا۔

"آئندہ سنڈے باس۔ لیکن آپ نے آئندہ سنڈے سے پہلے ڈیزی کو رائزنگ سٹار سے ٹارسن شفٹ کرانا ہے تاکہ ہم مشنز پر اکٹھے کام کر سکیں"...... راسن نے کہا۔

"یہ کام ہو چکا ہے۔ میں نے رائزنگ سٹار کے چیف سے کہہ کر ڈیزی کو ٹارسن میں شفٹ کرا لیا ہے۔ اب یہ ٹارسن کی ممبر ہے"۔ ٹارسن نے کہا۔

"میں آپ کی شکر گزار ہوں باس"...... ڈیزی نے کہا۔

"لیکن تمہیں شادی کے بعد اب کافی عرصہ ڈیگوشیا جزیرے پر گزارنا پڑے گا"...... ٹارسن نے کہا تو راسن اور ڈیزی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیوں باس۔ کیا ہوا ہے"...... راسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم دونوں نے جو مشن پاکیشیا میں مکمل کیا ہے اس کے بارے میں ڈیزی کے دوست عمران کو تمام تفصیلات مل چکی ہیں اور یقیناً یا تو وہ اس سائنس دان کا انتقام تم سے لینے یہاں ولنگٹن آئے گا یا

اس صورت میں اگر اسے لارج ویو سنٹر کے بارے میں تفصیلات مل گئیں تو پھر وہ ڈیگوشیا جزیرے پر لارج ویو سنٹر کو تباہ کرنے پہنچے گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم دونوں وہیں چلے جاؤ تاکہ وہ یہاں آئے تو ناکام ہو جائے اور اگر ڈیگوشیا پہنچے تو تم اسے ختم کر سکو"۔ ٹارسن نے کہا۔

"آپ کو کیسے اطلاع ملی باس کہ عمران ہم تک پہنچ گیا ہے جبکہ میرا خیال ہے کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ ہم کافرستان گئے اور نئے کاغذات اور کاغذات کے ساتھ واپس پاکیشیا پہنچے اور پھر ہم ہارڈ کلب گئے۔ ہارڈ کلب کا ناکوس تھرڈ کلاس غنڈہ ہے۔ وہ تو عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ البتہ اتفاق سے اس کا ایک آدمی اس سائنس دان کو جانتا تھا اس طرح ہم وہاں پہنچے اور مشن مکمل کر کے اطمینان سے واپس آ گئے۔ اس صورت میں عمران کو کیسے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ مشن ہم نے مکمل کیا ہے"...... راسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران ہے ہی ایسا آدمی۔ اسے ایسی ایسی معلومات مل جاتی ہیں جن کا کوئی انسان تصور بھی نہیں کر سکتا"...... ڈیزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے پہلے سے خطرہ تھا کہ اگر تمہارے مشن کے بارے میں عمران کو یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا تو معاملات بہت

خراب ہو جائیں گے اس لئے میں نے پاکیشیا میں چند خاص ایجنٹوں کو اس مشن پر لگا دیا کہ وہ اس معاملے میں خاص طور پر نظر رکھیں ان میں سے دو ایجنٹ اس ہارڈ کلب کے ناکوس کی نگرانی کر رہے تھے جبکہ دو جہانگیر آباد میں اس باغ کی نگرانی کر رہے تھے۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ جس روز تم دونوں پاکیشیا سے ایکریمیا پہنچے ہو اس روز ناکوس کی لاش اس کے بیڈ روم سے ملی ہے اور ان ایجنٹوں نے جب اس کی رہائش گاہ پر جا کر ارد گرد کے لوگوں سے معلومات حاصل کیں تو انہیں بتایا گیا کہ عمران اور اس کے ایک ساتھی کو کار میں اس ناکوس کی رہائش گاہ سے نکلتے دیکھا گیا ہے۔ وہاں کٹی ہوئی رسیاں بھی ملی ہیں جن سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی نے ناکوس کو اس کی رہائش گاہ پر بے ہوش کر کے پہلے رسیوں سے باندھا اور اس سے پوچھ گچھ کر کے اسے ہلاک کر دیا۔ ادھر جہانگیر آباد میں باغ کی نگرانی کرنے والوں نے بھی رپورٹ دی ہے کہ وہاں اسی روز اچانک عمران ایک آدمی کے ساتھ پہنچا اور پھر ان دونوں نے لیبارٹری کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد سنٹرل انٹیلی جنس کی گاڑیاں وہاں پہنچ گئیں۔ ان رپورٹوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عمران نے یقیناً ناکوس سے تمہارے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر وہ اس سائنس دان کی لاش تک پہنچ گیا اور عمران چونکہ سائنس دان بھی ہے اس لئے لامحالہ اس نے یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ سلطان عالم کس فارمولے پر کام کر رہا تھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ

[illegible] کارروائی کے لئے ڈیگوشیا پہنچ کر اس لارج ویو سنٹر کو ہی تباہ کر [illegible] یہاں پہنچ کر وہ سلطان عالم کی موت کا بدلہ لینے کے لئے تم [illegible] ہلاک کرنے کی کوشش کرے"۔ ٹارسن نے کہا۔

[illegible] اسے بہرحال یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ واردات راسن [illegible] نے کی ہے کیونکہ ناکوس کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ ہم [illegible] ہیں اور جہاں تک ڈیرک اور الزبتھ کا تعلق ہے وہ [illegible] ڈھونڈتا رہے"...... راسن نے کہا۔

[illegible] ان کے شاطرانہ ذہن کو نہیں جانتے۔ وہ انتہائی شاطر [illegible] اس نے ایک لمحے میں دو جمع دو چار کر کے اصل [illegible] لی ہے۔ اب دیکھو کہ اسی روز وہ اصل مقام اور [illegible] گیا حالانکہ بظاہر اسے اس کا علم تک نہیں ہو سکتا [illegible] نے کہا۔

[illegible] اسے یہاں آنے دیں ہم اس سے خود ہی نمٹ لیں [illegible] پہنچا تو پھر ہم بھی وہاں پہنچ جائیں گے۔ آپ بے [illegible] اور عیار ہے لیکن بہرحال ہاتھی کے منہ سے [illegible] راسن اس کی موت تو بن سکتا ہے لیکن وہ [illegible] راسن نے کہا۔

[illegible] تمہاری مرضی۔ بہرحال میرے آدمی وہاں کام [illegible] وہ حرکت میں آیا مجھے اطلاع مل جائے [illegible] دیا۔

"باس۔ ایک بات میں کہنا چاہتی ہوں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو"...... ڈیزی نے کہا تو ٹارسن اور راسن دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کون سی بات۔ کھل کر بات کرو۔ اب تم ہمارے سیکشن کی ممبر ہو"...... ٹارسن نے کہا۔

"باس۔ اگر عمران کو راسن کے بارے میں معلومات حاصل ہو چکی ہیں یا ہو جائیں گی تو وہ آپ کے بارے میں بھی جان جائے گا۔ اس لئے آپ کو بھی محتاط رہنا ہوگا"...... ڈیزی نے کہا تو ٹارسن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم فکر مت کرو۔ وہ چاہے جس قدر بھی کوشش کر لے مجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔ میں نے ایسے انتظامات پہلے ہی کر رکھے ہیں"۔ ٹارسن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں بھی بس یہی چاہتی تھی کہ آپ محتاط رہیں۔ جہاں تک عمران کا تعلق ہے راسن اور میں اس کے لئے کافی ہیں۔ اب تک میں نے اسے دوست کے طور پر ٹریٹ کیا ہے لیکن اب اگر وہ دشمن کے روپ میں آیا تو پھر ڈیزی کے ہاتھ سے بچ کر نہیں جا سکتا"...... ڈیزی نے کہا تو راسن کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوکے۔ مجھے بھی کوئی مزید اطلاع ملی تو میں تمہیں بتا دوں گا"...... ٹارسن نے کہا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کچھ معلوم ہوا عمران صاحب کہ ڈاکٹر سلطان عالم کس فارمولے پر کام کر رہا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ سرداور نے تمام معلومات حاصل کر لی ہیں۔ ڈاکٹر سلطان عالم ایکریمیا کی ایک لیبارٹری میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ اس لیبارٹری میں ایک ایسے اینٹی میزائل سسٹم پر کام ہوتا رہا ہے جسے لارج ویو سسٹم کہا جاتا ہے۔ دنیا کا تیز ترین سٹار میزائل عام دفاعی نظام کے تحت تباہ نہیں کیا جا سکتا اس لئے اسے آج تک، ناقابل تسخیر میزائل سمجھا جاتا تھا اور ان دنوں ہر ملک سٹار میزائل

حاصل کرنے میں دن رات کوشاں ہے۔ پہلے پہل تو ایکریمیا نے اسے ہر صورت میں خفیہ رکھا لیکن پھر اس کی ٹیکنالوجی ایکریمیا سے چوری ہو کر پہلے کارمن پہنچی اور پھر کارمن سے شوگران اور دوسری سپر پاورز تک پہنچ گئی اور اب تقریباً ہر بڑے ملک نے سٹار میزائل تیار کرنے شروع کر دیئے ہیں حتیٰ کہ پاکیشیا بھی اس سلسلے میں کام کر رہا ہے اور کافرستان تو اس سلسلے میں کافی آگے بڑھ چکا ہے اور وہ چھوٹے پیمانے پر سٹار میزائل پر تجربہ بھی کر چکا ہے۔ لارج ویو سسٹم اس سٹار میزائل کا اینٹی سسٹم ہے اور اگر یہ سسٹم سامنے آجائے تو پھر سٹار میزائل بھی اس دوڑ سے نکل جائے گا۔ چنانچہ ایکریمیا نے بھی اس پر کام کیا اور ڈاکٹر سلطان عالم اس لیبارٹری میں کام کرتے رہے اور جب اس پر نوے فیصد کام مکمل ہو گیا تو ڈاکٹر سلطان عالم اس فارمولے سمیت وہاں سے فرار ہو کر پاکیشیا پہنچ گئے اور انہوں نے یہاں خفیہ طور پر حکومت سے مذاکرات کئے۔ حکومت نے اس میں گہری دلچسپی لی تاکہ لارج ویو سسٹم تیار کر کے پاکیشیا میں نصب کر دیا جائے تو کافرستان کے حملوں سے بخوبی دفاع کیا جا سکتا ہے لیکن ابھی اس پر کام ہونا باقی تھا اور ایکریمین ایجنٹ ڈاکٹر سلطان عالم کو تلاش کر رہے تھے اس لئے ڈاکٹر سلطان عالم نے حکومت کی رضامندی سے جہانگیر آباد میں اپنی ملکیتی اراضی پر ایک پرانی حویلی کے تہہ خانوں کو لیبارٹری کی شکل دی اور وہاں کام میں مصروف ہو گیا۔ ادھر حکومت نے اس سسٹم کو تیار کرنے کے لئے حکومت

ا ان سے معاہدہ کر لیا اور حکومت شوگران بھی اس میں گہری رکھتی تھی اس لئے وہ بھی اس پر سرمایہ کاری کرنے اور خصوصی ی مہیا کرنے پر رضامند ہو گئی۔ لیکن اب ہوا یہ کہ راسن اور دونوں نے ہارڈ کلب کے مینجر ناکوس کی مدد سے ڈاکٹر سلطان عالم کو تلاش کر کے انہیں ہلاک کر دیا۔ ان کا فارمولا اور اس کے ام کاغذات جلا دیئے اور لیبارٹری کے تمام کمپیوٹرز اور مشینری کو اہ کر دیا گیا تاکہ لارج ویو سسٹم کا فارمولا بھی پاکیشیا کے کام نہ آ ئے۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب اس لیبارٹری کو ٹریس کرنا پڑے گا ہاں ڈاکٹر سلطان عالم کام کرتے رہے تھے تاکہ وہاں سے فارمولا اڑایا جا سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ لیبارٹری ختم ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر سلطان عالم کے بعد کچھ عرصہ اس فارمولے پر کام ہوا اور پھر جب وہ مکمل ہو گیا تو لیبارٹری بند کر دی گئی اور اس فارمولے کے مطابق ایکریمیا میں لارج ویو سسٹم تیار ہو کر مختلف سائٹس پر نصب ہونا شروع ہو گئے اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ اب ڈیگوشیا جزیرے پر بھی لارج ویو سسٹم تیار کیا جا رہا ہے تاکہ اسرائیل کو سٹار میزائل سے بچایا جا سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لارج ویو سسٹم کا فارمولا تو ہمیں بہرحال چاہئے تاکہ ہم

کافرستان کے سٹار میزائل سے اپنے ملک کا دفاع کر سکیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اسے حاصل کہاں سے کیا جائے۔ ڈاکٹر سلطان عالم کا فارمولا تو راسن اور ڈیزی نے جلا کر راکھ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈیگو شیا جزیرے پر اگر اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے تو وہاں سے اسے حاصل کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہاں اس کی مشینری نصب ہو رہی ہو گی۔ فارمولا تو وہاں موجود نہیں ہو گا۔ فارمولا تو یقیناً کسی سٹور میں ہو گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس ٹارسن کے پاس بھی تو ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو ایک عام سی ایجنسی ہے۔ ایسے فارمولے عام سی ایجنسیوں کے پاس نہیں رکھے جاتے۔ انہیں تو کسی ایسے سٹور میں رکھا جاتا ہے جہاں سے اسے کوئی حاصل نہ کر سکے اور ایکریمیا میں یقیناً ایک نہیں ایسے سینکڑوں سٹور ہوں گے۔ اب ہم کہاں کہاں اسے تلاش کرتے رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر سلطان عالم نے اس فارمولے کی کوئی دوسری کاپی کہیں چھپا رکھی ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں پہلے ہی اس آئیڈیئے پر کام کر چکا ہوں لیکن ایسی کوئی کاپی نہیں مل سکی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سائنس دان ڈیگو شیا میں کام کر رہے ہوں گے یا نہیں بہرحال انہیں فارمولے کا علم ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"فارمولے پر سائنس دان کام کرتے ہیں جبکہ اس سسٹم کو تیار کرنے والے انجینئرز ہوتے ہیں اور وہاں سائنس دان بھی ضرور کام کرتے ہیں لیکن ان کے پاس بنیادی فارمولا نہیں ہوتا بلکہ صرف ورکنگ پوائنٹس ہوتے ہیں اور صرف ورکنگ پوائنٹس پر اصل فارمولا تیار نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر پہلے اس فارمولے کا سراغ لگایا جائے کہ وہ کہاں موجود ہو سکتا ہے اور پھر وہاں سے اسے حاصل کیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ سرخ ڈائری مجھے دو"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز سے سرخ کور والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران کافی دیر تک ڈائری کا مطالعہ کرتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا اس لئے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے ایکریمیا کے کسی شہر کی انکوائری سے رابطہ کیا ہے۔

"فاسٹ فوڈ انٹرنیشنل کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فاسٹ فوڈ انٹرنیشنل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہاک سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہاک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ اوہ۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ کی آواز سنی ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے تو اس لئے فون نہیں کیا تھا کہ فاسٹ فوڈ اور وہ بھی انٹرنیشنل۔ میں تو غریب آدمی ہوں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہاک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"جتنے آپ غریب ہیں کاش اتنا غریب میں ہو سکتا"...... ہاک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اللہ تمہاری دعا قبول کرے۔ آمین"...... عمران نے بڑے خشوع خضوع سے پر لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ہاک ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ میں آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں اس لئے کم از کم مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش نہ کیا کریں"...... ہاک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلے سے بنے ہوئے کو کون دوبارہ احمق بنانے کی کوشش کرے گا۔ بہرحال ایک بات بتاؤ۔ کیا ڈیگوشیا میں بھی تمہارا کوئی سیٹ اپ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ڈیگوشیا آئی لینڈ کی بات کر رہے ہیں آپ"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کس قسم کا سیٹ اپ۔ ذرا کھل کر بات کریں"...... ہاک نے کہا۔

"وہاں ان دنوں ایک نیا سسٹم نصب کیا جا رہا ہے جسے لارج ویو سسٹم کہا جاتا ہے۔ یہ سسٹم دنیا کے تیز ترین رفتار کے سٹار میزائل کا دفاعی سسٹم ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ ایسا ہو رہا ہے لیکن آپ کیا چاہتے ہیں"...... ہاک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے ان تنصیبات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے اس کا فارمولا چاہئے کیونکہ ہمارے ملک کے ایک سائنس دان نے اس فارمولے پر پاکیشیا میں کام شروع کیا تھا لیکن ٹارسن کے ایجنٹوں نے اسے یہاں پاکیشیا میں ہلاک کر دیا اور فارمولا جلا دیا ہے"...... عمران نے

کہا۔

"اوہ۔ لیکن یہ فارمولا کیسے ٹریس ہو سکتا ہے۔ وہاں کام کرنے والوں کو اصل فارمولے کے متعلق تو معلوم نہیں ہو گا"...... ہاک نے کہا۔

"یہی بات تم نے معلوم کرنی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر تم چاہو تو آسانی سے ٹریس کر سکتے ہو۔ معاوضہ تمہیں تمہاری مرضی کا مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ چار پانچ روز تک پھر فون کریں۔ میں کوشش کرتا ہوں"۔ ہاک نے کہا۔

"چار پانچ روز تک۔ دو تین گھنٹوں کی بات کرو ہاک۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس صورت میں معاوضہ دوگنا ہو جائے گا کیونکہ فوری معلومات کے لئے ادائیگی ڈبل کرنا پڑتی ہے"...... ہاک نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ دوگنا معاوضہ مجھے منظور ہے لیکن کام جلد از جلد اور حتمی ہونا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دو گھنٹے بعد دوبارہ فون کر لیں اور معاوضہ دس لاکھ ڈالر بھی بھجوا دیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بتا دو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بتا دیا گیا جسے بلیک زیرو نے لکھ لیا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ معاوضہ فارن ایجنٹ سے کہہ کر اس اکاؤنٹ میں جمع کرا [illegible]"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ ہاک کون ہے۔ پہلی بار آپ کی اس سے میرے سامنے بات [illegible] ہے لیکن لگتا ہے کہ جیسے یہ آپ کا بہت پرانا واقف کار ہو"۔ [illegible] زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاک بلیک ایجنسی کا ایجنٹ رہا ہے اس لئے اس سے پرانی [illegible] ہے۔ کئی بار ہم نے اکٹھے بھی کام کیا ہے۔ چار پانچ سال قبل [illegible] ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ایک ٹانگ سے محروم ہو گیا تو اسے [illegible] دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے بظاہر تو فاسٹ فوڈ ریسٹورنٹ [illegible] لیکن درپردہ اس کا کام معلومات فروخت کرنا ہے اور ہاک [illegible] چونکہ ایکریمیا کے ایسے شعبوں سے انتہائی گہرے رہے [illegible] شخص خرچ کرنے میں بے حد فیاض واقع ہوا ہے اس لئے [illegible] معلومات تک بھی پہنچ جاتا ہے جہاں تک دوسرے لوگ [illegible] سکتے۔ چونکہ اس بار ہمیں انتہائی بڑے شعبے کے بارے میں [illegible] چاہئیں تھیں اس لئے میں نے ہاک کا انتخاب کیا ہے"۔ [illegible] تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"[illegible] ایکریمین مفادات کے خلاف کام کرے گا"...... بلیک [illegible] کہا۔

"[illegible] میں دولت کو سب سے بڑا مفاد سمجھا جاتا ہے۔ وہ لوگ

اس قدر مادیت پسند ہو چکے ہیں کہ اب کسی قسم کی اخلاقیات کی ان کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں رہی۔ ویسے بھی ایکریمیا میں جس کے پاس دولت نہیں ہے اس کی زندگی وہاں موت سے بھی بدتر ہوتی ہے اس لئے ہر شخص جائز و ناجائز دولت کمانے کے پیچھے پاگل رہتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

پھر تقریباً اڑھائی گھنٹے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور ہاک سے رابطہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"ہاک بول رہا ہوں"...... ہاک کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے رقم ابھی تک نہیں بھجوائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پہنچ جائے گی۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں جو بات کرتا ہوں وہ فائنل ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ جو معلومات ملی ہیں عمران صاحب وہ صرف اتنی ہیں کہ ایسے سائنسی فارمولے ایکریمیا کے سپیشل ایس وی سٹور میں رکھے جاتے ہیں اور سپیشل ایس وی سٹور ایکریمیا کا سب سے خفیہ سٹور ہے۔ اس کے بارے میں کسی ایجنسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ البتہ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ایکریمیا کی وزارت سائنس کے چیف سیکرٹری سر تھامسن اس بارے میں آگاہ ہیں لیکن وہ اس قدر بااصول

آدمی ہیں کہ وہ اپنی گردن تو اپنے ہاتھوں سے کاٹ سکتے ہیں لیکن کوئی بات مرضی کے خلاف نہیں بتا سکتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ تم نے یہ معلوم کرنا تھا کہ ڈیگوشیا میں لارج ویو سسٹم نصب ہو رہا ہے۔ اس کا اصل فارمولا کہاں ہے۔ وہ ظاہر ہے اس سپیشل ایس وی سٹور میں نہیں ہو سکتا کیونکہ سپیشل ایس وی سٹور کے بارے میں مجھے بھی معلوم ہے کہ وہاں ایسے فارمولے رکھے جاتے ہیں جن کو دوبارہ باہر نکالنے کی ضرورت نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"آپ سے کوئی بات چھپانا ناممکن ہے عمران صاحب۔ میں نے تو سوچا تھا کہ ایکریمیا کا کچھ بھرم رہ جائے گا۔ بہرحال ڈیگوشیا کے بارے میں بھی میں نے معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے فوری طور پر جو اطلاعات مل سکی ہیں ان کے مطابق وہاں فارمولا موجود نہیں ہے۔ البتہ پراجیکٹ کے انچارج ڈاکٹر ولسن جب چاہیں اصل فارمولا ڈیگوشیا منگوا سکتے ہیں"...... ہاک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ڈاکٹر ولسن کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں"...... عمران نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ اطلاع اس کے لئے انتہائی اہم تھی کہ ڈاکٹر ولسن فارمولا منگوا سکتا ہے۔

"ڈاکٹر ولسن بنیادی طور پر سائنس دان ہے۔ اسے پراجیکٹ کا انچارج بنایا گیا ہے تاکہ وہ اس پورے پراجیکٹ کو اپنی نگرانی میں مکمل کرائے کیونکہ یہ پراجیکٹ انتہائی نازک ہے۔ معمولی سی کمی

بیشی پورے پراجیکٹ کو فیل کر سکتی ہے"...... ہاک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس ڈاکٹر ولسن کے بارے میں ذاتی تفصیلات کیا ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اس بارے میں معلومات نہیں ہیں کیونکہ ڈاکٹر ولسن مستقل طور پر پراجیکٹ کے اندر رہتا ہے اور وہاں اس قدر سخت پہرہ ہے کہ مکھی بھی اندر نہیں جا سکتی"...... ہاک نے جواب دیا۔

"اس کا کوئی فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکونسی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ یہ معلومات بھی حاصل نہیں ہو سکیں"۔ ہاک نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی ڈیگو شیا گئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کئی بار گیا ہوں۔ کیوں"...... ہاک نے چونک کر پوچھا۔

"یہ پراجیکٹ کہاں زیر تکمیل ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ پراجیکٹ کا محل وقوع معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ عمران صاحب ڈیگو شیا ویسے تو اوپن جزیرہ ہے۔ وہاں ہر وقت اور ہر موسم میں سیاحوں کی بھرمار رہتی ہے لیکن آپ کو یقیناً علم ہو گا کہ ڈیگو شیا کا مغربی حصہ اوپن ہے جبکہ مشرقی حصہ حکومت ایکریمیا کے تصرف میں ہے اور وہ ہر لحاظ سے ممنوعہ علاقہ ہے حتیٰ کہ اس علاقے پر سے کوئی جہاز یا ہیلی کاپٹر بھی پرواز نہیں کر سکتا۔ اس طرح مشرقی طرف سمندر میں بھی بہت دور تک ممنوعہ علاقہ قرار دیا گیا ہے اور

اس بارے میں سب جانتے ہیں"...... ولسن نے جواب دیا۔

"یہ نیا پراجیکٹ بھی اس مشرقی حصے میں ہی تیار ہو رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ۔ بے فکر رہو رقم پہنچ جائے گی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم اسے رقم بھجواؤ میں اس دوران لائبریری میں جا کر ڈیگو شیا کے بارے میں تفصیلات چیک کرتا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تو اب یہ بات طے ہے کہ آپ ڈیگو شیا جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس پراجیکٹ کو تباہ کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اس پراجیکٹ کو بھی تباہ ہونا چاہئے جسے بچانے کے لئے انہوں نے پاکیشیائی سائنس دان کو ہلاک کیا ہے اور اس کی لیبارٹری کو تباہ کیا ہے"...... بلیک زیرو نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

"اسے بچانے کے لئے انہوں نے یہ کارروائی نہیں کی بلکہ اس پراجیکٹ کا براہ راست پاکیشیا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ انہوں نے یہ کارروائی اس لئے کی ہے کہ پاکیشیا کافرستان کے سٹار میزائلوں

سے یا اسرائیل اور کافرستان کے باہمی گٹھ جوڑ کے بعد سٹار میزائلوں کے حملوں سے اپنا دفاع نہ کر سکے "...... عمران نے جواب دیا۔

" بات تو ایک ہی ہے کہ انہوں نے بہرحال پاکیشیا کی سلامتی کے خلاف سازش کی ہے "...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران کے اٹھنے پر بلیک زیرو بھی اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

" ہو سکتا ہے کہ فارمولے کے حصول کے دوران یہ پراجیکٹ بھی تباہ ہو جائے لیکن براہ راست اس کی تباہی کا مشن بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اپنا مقصد حاصل کرنا ہے اور اسی پر توجہ رکھنے کی ضرورت ہے "...... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر وہ لائبریری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

راسن اور ڈیزی شادی کر چکے تھے اور اب ان کا ارادہ تھا کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے جزیرہ ہوائی چلے جائیں لیکن ٹارسن نے انہیں روکا ہوا تھا کہ جب تک عمران کے بارے میں کوئی حتمی بات معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک انہیں چھٹیاں نہیں مل سکتیں۔ اس وقت بھی وہ دونوں اپنے رہائشی فلیٹ میں بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تھے۔

" اس عمران کو باس نے خواہ مخواہ ایک مسئلہ بنا لیا ہے"۔ اچانک راسن نے کہا۔

" باس اس کے بارے میں بہرحال ہم سے زیادہ جانتا ہو گا اس لئے وہ پریشان ہے "...... ڈیزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اب اگر عمران دس سال تک کوئی فیصلہ نہ کرے تو ہم بھی دس سالوں تک یہاں پابند بیٹھے رہیں گے "...... راسن نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ڈیزی اس کی بات کا کوئی

جواب دیتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ راسن بول رہا ہوں"...... راسن نے کہا۔

"آفس پہنچ جاؤ۔ فوراً"...... دوسری طرف سے چیف ٹارسن کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ۔ شاید اب مسئلہ حل ہونے والا ہے"...... راسن نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں جانا ہے"...... ڈیزی نے چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"چیف نے اپنے آفس میں کال کیا ہے۔ شاید چیف کو اس عمران کے بارے میں کوئی حتمی اطلاع مل چکی ہے"...... راسن نے کہا تو ڈیزی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ٹارسن کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"آؤ راسن اور ڈیزی۔ بیٹھو"...... ان دونوں کے ٹارسن کے آفس میں داخل ہوتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ٹارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو کوئی حتمی اطلاع مل چکی ہے عمران کے بارے میں"...... راسن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں ایکریمیا آنے کے لئے ایئرپورٹ پر

موجود ہے۔ ان کی فلائٹ کے بارے میں جو تفصیلات ملی ہیں ان کے مطابق وہ آج رات آٹھ بجے ولنگٹن ایئرپورٹ پر پہنچیں گے"۔ ٹارسن نے کہا۔

"عمران ولنگٹن آ رہا ہے۔ کیوں"...... راسن نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تو جب وہ یہاں پہنچ کر حرکت میں آئے گا تو تب ہی معلوم ہو گا۔ بہرحال میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ اب تم چھٹیاں منانے جزیرہ ہوائی جا سکتے ہو"...... ٹارسن نے کہا تو راسن اور ڈیزی دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب باس۔ جب عمران یہاں آ رہا ہے تو پھر ہمیں بھی یہاں رہنا چاہئے"...... راسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ڈیزی کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اب تمہاری یہاں ضرورت نہیں رہی۔ اگر تو عمران تمہارے پیچھے آ رہا ہے تو یہاں تمہارے ساتھ اس کا ٹکراؤ نہیں ہونا چاہئے۔ میں نہیں چاہتا کہ بغیر کسی وجہ کے ایجنٹ ایک دوسرے سے لڑتے رہیں اور اگر وہ کسی اور مقصد کے لئے آ رہا ہے تو پھر اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے"...... ٹارسن نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ جب تک یہ بات کلیئر نہ ہو جائے کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آ رہا ہے ہم یہیں رہیں"...... راسن

نے کہا۔

" ڈیکھو راسن۔ یہ بات درست ہے کہ تم نے پاکیشیا میں مشن مکمل کیا ہے اور تم نے وہاں پاکیشیائی سائنس دان کو ہلاک کیا ہے اور اس کے فارمولے کو جلا کر اس کی لیبارٹری تباہ کی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں اس لئے آ رہا ہو کہ تم دونوں سے اس سائنس دان کی ہلاکت کا انتقام لے سکے۔ ایسی صورت میں اس کا ٹکراؤ تم سے ناگزیر ہے اور مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ عمران چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو تم دونوں یہاں اس کے لئے موت کا پھندہ بن سکتے ہو لیکن جہاں تک میں عمران کو جانتا ہوں وہ صرف اس مقصد کے لئے یہاں ٹیم لے کر نہیں آئے گا"۔ ٹارسن نے کہا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ وہ کسی اور مشن پر یہاں آ رہا ہے"۔ راسن نے کہا۔

" ہاں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ جس فارمولے کو تم نے جلایا ہے وہ اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے یہاں آ رہا ہو تو اس فارمولے سے ہمارا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہم اس کے راستے میں نہیں آئیں گے"...... ٹارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" باس۔ اگر عمران کو اس بات کا علم ہو چکا ہے کہ اس سائنس دان کو ہم دونوں نے ہلاک کیا ہے تو وہ یہاں پہلے ہمارے بارے

میں معلومات حاصل کرے گا تا کہ ہمارے ذریعے اصل بات تک پہنچ سکے۔ اس کے بعد ہی کوئی کارروائی کرے گا"...... ڈیزی نے کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم دونوں اس دوران جزیرہ ہوائی پر چھٹیاں گزار لو تا کہ تمہارا ٹکراؤ عمران سے نہ ہو سکے اور وہ تمہاری طرف سے مایوس ہو کر کسی اور طرف کا رخ کرے"...... ٹارسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے راسن۔ باس درست کہہ رہے ہیں۔ ہمیں خواہ مخواہ اس سے الجھنے سے کیا ملے گا۔ ایجنٹ تو بہرحال اپنے کام کرتے ہی رہتے ہیں"...... ڈیزی نے کہا۔

" او کے۔ ٹھیک ہے۔ تو باس پھر ہمیں اجازت ہے جزیرہ ہوائی جانے کی"...... راسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اور اب تمہارا یہ ہنی مون سرکاری طور پر منایا جائے گا کیونکہ اب میں تمہیں بھیج رہا ہوں اس لئے تمام اخراجات بھی تنظیم ہی ادا کرے گی"...... ٹارسن نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ ان کے چہرے مسرت سے چمک اٹھے تھے اور پھر ان دونوں نے باس کا شکریہ ادا کیا اور آفس سے باہر آ گئے۔

ہوائی جہاز کی کشادہ سیٹوں پر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران کے ساتھ والی سیٹ پر صفدر تھا جبکہ ان سے آگے جولیا اور صالحہ دونوں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں اور عقبی سیٹوں پر تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ عمران اپنی عادت کے مطابق پشت پر سر ٹکا کر آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا اور جب سے پاکیشیا سے فلائٹ روانہ ہوئی تھی عمران مسلسل اسی پوزیشن میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔ راستے میں دو جگہ جہاز نے فیول لینے کے لئے لینڈ کیا لیکن چونکہ مسافر باہر نہیں گئے تھے اس لئے عمران اور اس کے ساتھی بھی جہاز کے اندر ہی موجود رہے تھے اور عمران مسلسل سوتا ہی رہا تھا جبکہ دوسرے ساتھی آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے اور صفدر چونکہ وہاں بیٹھ کر ان سے بات نہ کر سکتا تھا اس لئے وہ رسالے اور اخبارات پڑھنے میں ہی مصروف رہا تھا لیکن اب وہ رسالے پڑھ پڑھ کر تنگ آ

گیا تھا اس لئے اس نے سارے رسالے اور اخبارات بند کر کے سامنے والی سیٹ کے عقب میں بنے ہوئے مخصوص باکس میں ڈالے اور عمران سے مخاطب ہو گیا۔

"عمران صاحب۔ آخر آپ کو اتنی طویل نیند کیسے آ جاتی ہے"۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے غلط الفاظ بولے ہیں۔ نیند تو نیند ہی ہوتی ہے۔ البتہ عرصہ طویل اور مختصر ہو سکتا ہے"...... عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے کئے اس طرح جواب دیا جیسے وہ جاگ رہا ہو لیکن اس نے صرف آنکھیں بند کی ہوئی ہوں۔

"تو آپ جاگ رہے ہیں لیکن پھر آپ آنکھیں بند کر کے کیا سوچتے رہتے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خواب دیکھتا رہتا ہوں جو قسمت نے میرے مقدر میں لکھ دیئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"خواب۔ لیکن خواب تو نیند میں ہی نظر آتے ہیں اور آپ کی آواز اور لہجہ بتا رہا ہے کہ آپ سرے سے سوئے ہی نہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نیند والے خوابوں کے علاوہ بھی دو قسم کے خواب ہوتے ہیں۔ جاگتی آنکھوں کے خواب اور بند آنکھوں کے خواب۔ جاگتی آنکھوں والے خواب تو سب دیکھتے ہیں لیکن اصل لطف بند آنکھوں والے خواب دیتے ہیں۔ جو چاہو خواب دیکھ لو۔ ہمارے بچپن میں گلیوں

اور محلوں میں ایک بڑا سا ڈبہ اٹھائے لوگ پھرتے رہتے تھے جس کے ایک طرف گول سا شیشہ لگا ہوا ہوتا تھا اور وہ بچوں سے ایک آنہ لے کر انہیں ایک شیشے سے آنکھ لگانے کی اجازت دیتے اور ساتھ ساتھ ایک ہینڈل سا بھی گھماتے رہتے تھے اور زبان سے کمنٹری کرتے رہتے تھے کہ بارہ من کی دھوبن دیکھو، تاج محل کا منظر دیکھو، ناگن کا ناچ دیکھو۔ وغیرہ وغیرہ اور اس میں نجانے کتنے آنے خرچ کر دیئے کہ بارہ من کی دھوبن دیکھ سکوں لیکن وہاں ایک دبلی پتلی عورت ہی نظر آتی تھی جو کپڑے دھو رہی ہوتی اور میں سوچتا رہتا کہ آخر یہ دبلی پتلی عورت بارہ من کی کیسے ہو سکتی ہے۔ لیکن آج تک میری سمجھ میں ہی نہیں آسکا۔ اگر تمہیں معلوم ہو تو تم بتا دو"...... عمران کی زبان رواں ہوئی تو پھر مسلسل رواں ہی رہی۔

" اوہ۔ اب سمجھا ہوں۔ آپ اس طرح اپنی زبان کو آرام دیتے ہیں ورنہ آپ کی زبان رک ہی نہیں سکتی"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب۔ آپ نے کیس کے سلسلے میں جو بریفنگ دی ہے اس کے مطابق لارج ویو پراجیکٹ ڈیگوشیا جزیرے میں مکمل ہو رہا ہے اور آپ ولنگٹن جا رہے ہیں جبکہ ڈیگوشیا جزیرہ تو یونان کے قریب سمندر میں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ہم نے پراجیکٹ کے خلاف کوئی مشن مکمل نہیں کرنا۔ کیونکہ پاکیشیا کا کوئی ارادہ اسرائیل پر سٹار میزائل فائر کرنے کا نہیں ہو

سکتا۔ البتہ ہم نے پاکیشیا کے ڈیفنس کے لئے تاکہ کافرستان اور اسرائیل مل کر یا صرف کافرستان پاکیشیا پر سٹار میزائل فائر نہ کریں۔ لارج ویو کا فارمولا حاصل کرنا ہے اور یہ فارمولا پاکیشیا میں فائنل ہونے کے قریب تھا کہ ایکریمین ایجنٹوں نے اس سائنس دان کو بھی ہلاک کر دیا اور فارمولا بھی جلا دیا اور لازماً یہ فارمولا ایکریمیا میں ہی ہو سکتا ہے۔ ڈیگوشیا میں نہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے جب ہمارے ملک میں یہ اہم مشن مکمل کیا ہے تو لازماً وہ اب پوری طرح اور ہر طرف سے ہوشیار بھی ہوں گے"۔ صفدر نے کہا۔

" ظاہر ہے انہیں ایسا ہونا بھی چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اس کے باوجود ہم اپنی اصل شکلوں میں وہاں جا رہے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

" اس لئے تاکہ انہیں ہماری ایکریمیا آمد کی پیشگی اطلاع مل جائے اور وہ ہمارا شایان شان استقبال کر سکیں۔ اب تم خود سوچو صفدر یار جنگ بہادر اور اس کے ساتھ ساتھ ممبران پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکریمیا جا رہے ہوں اور ایئرپورٹ پر ان کا استقبال کرنے والا بھی کوئی نہ ہو"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمیں تو کوئی پہچانتا بھی نہیں ہو گا۔ اصل مسئلہ تو آپ کا ہے"۔

صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مجھ غریب کو کون جانتا ہے۔ نہ تین میں نہ تیرہ میں"۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تین تیرہ کی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ مسئلہ وہاں کام کرنے کا ہے اور آپ کے بارے میں اگر انہیں اطلاع مل چکی ہو گی تو پھر ظاہر ہے وہ ہر قدم پر رکاوٹیں کھڑی کریں گے۔ ایکریمیا کے پاس بلامبالغہ سینکڑوں چھوٹی بڑی سرکاری ایجنسیاں ہوں گی۔ ہم کس کس کے ساتھ لڑیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" تو تمہارا مطلب ہے کہ ہم وہاں جا کر اخبار میں اشتہار دیں کہ ہمیں فلاں فارمولا چاہئے۔ جو صاحب اس کی نشاندہی کرے گا اسے انعام دیا جائے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے آنکھیں کھول لی تھیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

" اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تو آپ اس طرح انہیں سامنے لانا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" سامنے لانے کی ضرورت نہیں ہے صفدر یار جنگ بہادر۔ کیونکہ اگر ہمارا استقبال کوئی کرے گا تو وہ ایک ہی ایجنسی کے ایجنٹ ہوں گے۔ ٹارسن ایجنسی۔ جس کا چیف ٹارسن کلب کا مالک اور مینجر ٹارسن ہے اور جس کے ایجنٹوں راسن اور ڈیزی نے پاکیشیا میں اپنے طور پر مشن مکمل کیا ہے اور ہمارے لحاظ سے واردات کی ہے۔ یہ بھی بتا دوں کہ ایک ایکریمین وہاں پاکیشیا میں ایئرپورٹ پر موجود تھا اور

وہ اس قدر بے چین واقع ہوا تھا کہ ابھی ہم وہیں موجود تھے کہ اس نے باقاعدہ انٹرنیشنل فون بوتھ سے ایکریمیا فون کر کے ٹارسن کو ہمارے بارے میں اطلاع دے دی تھی"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ لیکن وہاں تو آپ ہمارے ساتھ تھے۔ آپ کو کیسے اس بات کا علم ہو گیا"...... صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارے ساتھ دو غیر شادی شدہ خواتین تھیں اور تم جانتے ہو کہ ایئرپورٹ پر ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ان کی حفاظت ضروری تھی اور اسی حفاظت کے لئے ٹائیگر سے زیادہ مناسب اور کون ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹائیگر وہاں ایئرپورٹ پر تھا۔ نہیں عمران صاحب۔ وہاں اگر وہ ہوتا چاہے میک اپ میں ہی کیوں نہ ہوتا مجھے معلوم ہو جاتا اور پھر اس نے آپ کو کب رپورٹ دی تھی"...... صفدر نے کہا۔

" میں آج تک تمہیں نظر نہیں آیا۔ ٹائیگر تو پھر میرا شاگرد ہے۔ وہ کیسے نظر آ سکتا ہے۔ ویسے اگر تم اس سپروائزر کو غور سے دیکھتے جو ہماری ٹیبل کے ارد گرد موجود تھا اور جس نے فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہونے اور ہمارے اٹھنے پر ہمیں باقاعدہ سی آف کیا تھا۔ سی آف کا مطلب تھا کہ ہمارے بارے میں رپورٹ ایکریمیا پہنچ چکی ہے اور میں نے اس بات کا شکریہ ادا کیا تو اس نے کہا کہ جناب ایکریمیا میں اگر ہم ٹارسن کلب میں جائیں تو وہ ممنون ہو گا اور میں نے سر ہلایا تھا اور یہ ساری کہانی مکمل ہو گئی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ تو وہ ٹائیگر تھا۔ لیکن وہ اس روپ میں کیوں تھا۔ کیا آپ کو خطرہ تھا کہ ہم پر حملہ ہو سکتا ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم بے چاروں پر کسی نے کیا حملہ کرنا ہے۔ مجھے اصل فکر جولیا اور صالحہ کی تھی"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ نہیں بتانا چاہتے۔ ٹھیک ہے آپ کی مرضی"۔ صفدر نے کہا۔

"کمال ہے۔ ابھی سے ہتھیار ڈالنے کی عادت ڈالنا شروع کر دی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہتھیار ڈالنے۔ کیا مطلب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شادی کے بعد تو ظاہر ہے شوہر کو ہتھیار ڈالنے ہی پڑتے ہیں۔ لیکن تم نے ابھی سے ہی ریہرسل شروع کر دی ہے۔ بعد میں کیا ہو گا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے ہتھیار نہیں ڈالے بلکہ اپنا خون جلانے سے بچانے کی کوشش کی ہے۔ آپ سے اس معاملے پر اصرار کرنا صرف اپنا خون جلانے کے ہی مترادف ہے"...... صفدر نے کہا تو اس بار عمران بے

اختیار ہنس پڑا۔

"تیل کی بجائے خون جلانا۔ واہ۔ کیا آئیڈیل سچوئیشن ہے۔ بہرحال تمہارا خون جلا کر میں صالحہ کی بددعائیں نہیں لینا چاہتا کہ بے خون کا آدمی اس کے حصے میں آگیا ہے۔ اس لئے بتا دیتا ہوں کہ مجھے اطلاع ملی تھی کہ ایکریمین ایجنٹ ہماری نگرانی کر رہے ہیں اور ایک ایجنٹ نے ریستوران کے بیرے سے بات چیت کی ہے اور ظاہر ہے فلائٹ کے انتظار میں ہم نے ریستوران میں بیٹھنا تھا اس لئے مجھے شک پڑ گیا کہ ہو سکتا ہے کہ ویٹر کی مدد سے وہ ہماری کافی میں کوئی گڑبڑ نہ کر دیں اس لئے میں نے ٹائیگر کو کہا تھا کہ وہ سپروائزر کی جگہ لے لے تاکہ اس ویٹر پر نگاہ رکھی جا سکے لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ شاید اس ایجنٹ نے ویٹر سے بات کی تھی کہ وہ ہماری میز پر کوئی ڈکٹا فون نصب کر دے لیکن ویٹر کو ہمت نہیں پڑی ہو گی"۔ عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کیا ٹارسن کے پاس فارمولا ہو گا یا ٹارسن کو معلوم ہو گا کہ فارمولا کہاں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں اس بارے میں معلوم ہی نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ انہیں فارمولے کے بارے میں علم ہو گا اور یہ فارمولا انہیں باقاعدہ سمجھایا بھی گیا ہو گا۔ تب ہی انہوں نے پاکیشیا کے سائنس دان کے فارمولے کو پہچان کر اسے جلایا تھا ورنہ

وہ آپ کی طرح سائنس دان تو نہیں تھے کہ ازخود اس فارمولے کو سمجھ سکتے"...... صفدر نے کہا۔

" فارمولے کی فائل پر لارج ویو فارمولا لکھا ہوا ہو گا۔ عام طور پر سائنس دانوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ فائل پر باقاعدہ اس فارمولے کا نام لکھتے ہیں۔ بہرحال تمہاری بات درست ہو سکتی ہے لیکن اب تو یقیناً ان کے پاس فارمولا موجود نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" تو پھر ان کے خلاف کیا کارروائی کریں گے۔ کیا صرف پاکیشیائی سائنس دان کی ہلاکت کا انتقام لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" تمہیں معلوم تو ہے کہ میں صرف اپنے مشن پر نظر رکھتا ہوں۔ باقی رہا انتقام تو انہیں بہرحال اس ہلاکت کا خمیازہ تو بھگتنا ہی ہو گا لیکن ابھی نہیں۔ بعد میں سہی"...... عمران نے جواب دیا۔

" تو پھر آپ کو اس ٹارسن کی تنظیم سے الجھ کر کیا فائدہ ہو گا جبکہ آپ پہلے سے جانتے ہیں کہ ٹارسن چیف ہے۔ وہ ٹارسن کلب کا مینجر ہے"...... صفدر اب باقاعدہ جرح پر اتر آیا تھا۔

" ٹارسن کے رابطے یقیناً ایسے لوگوں کے ساتھ ہوں گے جو اس فارمولے کے بارے میں جانتے ہوں گے کہ یہ فارمولا کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

" تو آپ اس ذریعے سے فارمولے تک پہنچا چاہتے ہیں۔ لیکن کیا ٹارسن آپ کے ساتھ تعاون کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

" وہ تو نہیں کرے گا کیونکہ وہ بھی بہرحال ایجنسی کا چیف ہے اور

چیف چاہے تمہارا ایکسٹو ہو یا فور سٹارز کا چیف صدیقی ہو۔ سب ہی تعاون نہیں کرتے۔ ہزاروں بار کہا ہے کہ تعاون کرو اور موٹی رقم کا چیک دے دو۔ لیکن تمہارا چیف سنتا ہی نہیں اور صدیقی تو بس صرف صدیقی ہی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات ہوتی جہاز کی اندرونی روشنیاں جل اٹھیں اور اس کے ساتھ ہی جہاز کے ولنگٹن ایئرپورٹ پر لینڈ کرنے کا اعلان پائلٹ کی طرف سے ہونے لگا اور اعلان کے ساتھ ہی جہاز میں جیسے زندگی جاگ اٹھی۔ سب لوگ بیلٹس وغیرہ باندھنے اور اپنے دستی بیگ وغیرہ سنبھالنے میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ضروری چیکنگ کے بعد پبلک لاؤنج میں داخل ہوئے تو عمران نے انہیں وہیں ٹھہرنے کے لئے کہا اور خود وہ ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سائیڈ کاؤنٹر سے فون کارڈ خریدا اور پھر فون پیس کے مخصوص خانے میں کارڈ ڈال کر بٹن دبایا اور پھر مخصوص لائٹ آن ہونے پر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف سے گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور کارڈ کو مزید دبا کر اس نے لائٹ آن ہونے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ٹارسن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر ثارسن سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا کا علی عمران۔ کیا مطلب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام آپ کے باس اچھی طرح جانتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ میں ثارسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ عمران تم۔ کیا پاکیشیا سے بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"نہیں۔ ولنگٹن ایئرپورٹ سے بول رہا ہوں۔ ہم چند ساتھی یہاں تفریح کے لئے آئے ہیں۔ میں نے ڈیزی کے فلیٹ پر فون کیا لیکن وہاں پر کوئی رسیور ہی نہیں اٹھا رہا۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ اس نے فلیٹ تبدیل کر لیا ہو اور آپ کو اس کا نیا نمبر معلوم ہو کیونکہ ڈیزی اور راسن جب پاکیشیا آئے تھے تو ڈیزی نے مجھے بتایا تھا کہ وہ رائزنگ سٹار کو چھوڑ کر اب آپ کی تنظیم میں باقاعدہ طور پر شامل ہو چکی ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے

کہا۔

"ڈیزی نے راسن سے شادی کر لی ہے اور وہ دونوں ہنی مون منانے آج ہی جزیرہ ہوائی روانہ ہوئے ہیں اس لئے ڈیزی کا فلیٹ تو بند ہو گا۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم ڈیزی سے کیا کام لینا چاہتے ہو۔ تم ہمارے مہمان ہو۔ مجھے تمہارا کام کر کے بے حد مسرت ہو گی"۔ ثارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کام تو کچھ نہیں تھا۔ میں تو صرف اس لئے اسے فون کر رہا تھا کہ ہم یہاں کچھ روز رہیں گے۔ وہ مجھے آ کر مل لے کیونکہ اگر میں اسے نہ بتاتا تو اسے شکایت ہوتی"...... عمران نے جواب دیا۔

"کہاں ٹھہرنے کا ارادہ ہے"...... ثارسن نے پوچھا۔

"ہوٹل گرانڈ میں کمرے بک ہیں۔ دو سو آٹھ سے دو سو بارہ تک۔ میرا روم نمبر دو سو آٹھ ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میری طرف سے کھلی آفر ہے عمران۔ کسی قسم کی بھی کوئی ضرورت ہو تو تم مجھے کال کر سکتے ہو۔ مجھے تمہارا کوئی بھی کام کر کے بے حد خوشی ہو گی"...... دوسری طرف سے ثارسن نے کہا۔

"شکریہ۔ آپ جیسے مہربانوں کے شہر میں بھلا ہمیں کیا مشکل پیش آ سکتی ہے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے کارڈ نکالا اور پھر فون بوتھ سے باہر آ گیا۔

"کسے فون کیا ہے۔ کیا چیف کو"...... جولیا نے کہا۔

"کرنے لگا تھا ڈیزی کو تاکہ اسے اطلاع دے سکوں کہ ہم لوگ

یہاں پہنچ گئے ہیں لیکن اس کے نمبر پر رابطہ ہی نہ ہوا اس لئے میں نے اس کے چیف ٹارسن کو فون کیا تو اس نے بتایا کہ ڈیزی نے راسن سے شادی کر لی ہے اور آج ہی وہ ہنی مون منانے جزیرہ ہوائی گئے ہیں"...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو آپ نے اس طرح ٹارسن کو اپنے یہاں پہنچنے کی باقاعدہ اطلاع دی ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا تو باقی ساتھی بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے کیونکہ جہاز میں عمران اور صفدر کے درمیان جو بات چیت ہوئی تھی اس بارے میں دوسروں کو کوئی علم نہیں تھا اور ان کے اس طرح حیران ہونے پر صفدر نے مختصر طور پر انہیں بھی بتا دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسیوں کے ذریعے وہ سب ہوٹل گرانڈ پہنچ گئے ۔ غسل کرنے اور نیچے ڈائننگ ہال میں کھانا کھانے کے بعد کافی پینے کے لئے وہ سب عمران کے کمرے میں اکٹھے ہو گئے۔

" اب مشن کا کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

" وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"...... عمران نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے برجستہ جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" میرا خیال ہے کہ عمران صاحب مشن کے سلسلے میں خود ہی واضح نہیں ہیں"...... خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے اچانک کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے ۔

" تمہارا خیال درست ہے۔ اس لئے کہ مشن فارمولے کا حصول

ہے اور ہمیں یہ معلوم نہیں کہ فارمولا کہاں موجود ہے اور نہ ہی کوئی بتانے والا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ایکریمیا تو سپر پاور ہے۔ یہاں تو لاکھوں کی تعداد میں فارمولے ہوں گے اور نجانے کتنے سٹور ہوں گے اور کتنی تنظیمیں۔ یہاں کسی ایک فارمولے کو تلاش کرنا ایسے ہے جیسے بھوسے کے ڈھیر سے سوئی تلاش کرنا"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

" جذبہ صادق ہو تو ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" آج تک تو ہوا نہیں"...... عمران نے فوراً ہی کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

" کیا مطلب۔ تم تو کم از کم یہ بات نہ کہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" صفدر خطبہ نکاح یاد نہیں کر سکا۔ پھر کیسے ناممکن ممکن ہو سکتا ہے"...... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کی تو سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" تم پر پھر دورہ پڑنے لگا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں خفگی کا عنصر نمایاں تھا لیکن سب نے ہی محسوس کیا کہ خفگی بہرحال مصنوعی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"البرٹ بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ اتنی جلدی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ آپ نے ٹارسن کو کال کیا تو اس کے بعد ٹارسن نے ڈیفنس سیکرٹری کو کال کیا اور انہیں آپ کے بارے میں بتایا اور کہا کہ آپ یقیناً لارج ویو فارمولے کے سلسلے میں ہی ایکریمیا پہنچے ہیں۔ اس لئے ڈیفنس سیکرٹری صاحب سپیشل ایس وی سٹور کو خصوصی ہدایات جاری کر دیں کہ وہ لارج ویو فارمولے کی خصوصی حفاظت کریں۔ جس پر ڈیفنس سیکرٹری نے کہا کہ عمران کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ فارمولا سپیشل ایس وی سٹور میں ہو سکتا ہے تو ٹارسن نے انہیں بتایا کہ ایسی باتیں عمران کو کسی نامعلوم ذریعے سے خودبخود معلوم ہو جاتی ہیں جس پر ڈیفنس سیکرٹری نے کہا کہ وہ آرڈر کر دیں گے"...... البرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ تو میرا اندازہ درست ثابت ہوا کہ ٹارسن کو اس بارے میں یقیناً معلوم ہو گا لیکن یہ سپیشل ایس وی سٹور ہے کہاں"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے ڈیفنس سیکرٹری آفس میں ایک آدمی سے بات کی ہے اور اسے بھاری رقم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ وہاں کمپیوٹر پر پڑتال کر کے مجھے تفصیل بتائے گا تو میں آپ کو فون کر دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"فوراً فون کرنا۔ یہاں میرے ساتھی فارغ بیٹھ کر بے حد بور ہو رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں فوراً کال کر دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ صاحب کیا ٹارسن کے کلب میں کام کرتے ہیں"...... صفدر نے فوراً ہی کہا۔

"نہیں۔ ان کا تعلق معلومات فروخت کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے لیکن یہ اپنے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔ میں نے پاکیشیا سے یہاں آنے سے پہلے انہیں باقاعدہ ہائر کیا تھا کیونکہ وہ ٹارسن ایک ایجنسی کا چیف ہے اور میں اسے جانتا ہوں وہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے احمقوں کی طرح اس پر چڑھ دوڑنے سے کچھ معلوم نہ ہو سکتا تھا اور چونکہ اس کی ایجنسی نے اس فارمولے کے سلسلے میں پاکیشیا میں کام کیا ہے اس لئے لامحالہ اسے اس بارے میں بنیادی معلومات حاصل ہوں گی۔ اس سارے سیٹ اپ کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں نے البرٹ سے بات کی تو البرٹ نے وعدہ کر لیا کہ وہ ٹارسن کے ذاتی فون کو اس طرح چیک کرے گا

که ٹارسن کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کیونکہ لامحالہ ٹارسن نے بطور ایجنسی چیف اپنے فون کی حفاظت کا خصوصی انتظام کر رکھا ہو گا لیکن اب تم نے دیکھا کہ وہ بہرحال ٹارسن کے بارے میں کامیاب رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ نے پہلے اس لئے جان بوجھ کر ٹارسن کو کال کیا تھا لیکن کیا یہ ضروری تھا کہ وہ ڈیفنس سیکرٹری کو کال کرتا"...... صفدر نے کہا۔

"ہماری فیلڈ میں کوئی بات ضروری نہیں ہوتی۔ تمام کام امکانات پر کئے جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"البرٹ بول رہا ہوں عمران صاحب"...... ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے آفس سے رپورٹ مل گئی ہے۔ یہ سپیشل ایس وی سٹور ولنگٹن میں ہی ہے۔ ولنگٹن کے شمال مغرب میں ایک علاقہ ہے جسے راسٹر فیلڈ کہا جاتا ہے اور راسٹر فیلڈ میں ایک بڑی فوجی چھاؤنی ہے جسے مارشل ایریا کہا جاتا ہے۔ سپیشل ایس وی سٹور اسی مارشل ایریئے میں چھاؤنی کے اندر ہے اور اسے انتہائی محفوظ ترین سٹور سمجھا جاتا ہے"...... البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس مارشل ایریئے کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا انچارج جنرل فرینک ہے اور جنرل فرینک انتہائی سخت [illegible] آدمی ہے"...... البرٹ نے جواب دیا۔

"اس سٹور سے اگر فارمولا نکالنا ہو تو کون اسے نکلوا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ تو مجھے نہیں معلوم عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب نکال سکتے ہوں یا کوئی اور بھی نکلوا سکتا ہے۔ حتمی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا"...... البرٹ نے جواب دیا۔

"کیا تم یہ پوائنٹ معلوم کر سکتے ہو۔ یہ میرے لئے انتہائی اہم پوائنٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"معاوضہ ڈبل دینا ہو گا آپ کو"...... البرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بے فکر رہو۔ ڈبل مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر ایک گھنٹہ مزید انتظار کریں۔ میں کال کر دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ڈیفنس سیکرٹری تمام چھاؤنیوں کا انچارج ہو گا۔ ٹارسن نے بھی اسے ہی کہا ہے کہ فارمولے کی حفاظت کی جائے تو پھر ڈیفنس سیکرٹری کے آرڈر سے ہی وہ نکل سکتا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"دیکھو۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ فارمولے کی اگر ڈیگوشیا میں کام کرنے والے سائنس دانوں کو ضرورت ہو تو ان کا تو کوئی تعلق ڈیفنس سیکرٹری سے نہیں ہو سکتا۔ ڈیفنس سیکرٹری شاید صرف اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہو گا کیونکہ یہ سٹور بہرحال فوجی چھاؤنی میں موجود ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے کیونکہ عمران کی بات سمجھ میں آگئی تھی اور پھر ایک گھنٹے بعد جب فون کی گھنٹی بجی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف البرٹ ہی تھا۔

"عمران صاحب۔ سپیشل ایس وی سٹور سے فارمولا صرف پرائم منسٹر کے خصوصی اجازت نامے سے ہی نکالا جا سکتا ہے۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب صرف اس سٹور کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ سٹور کے اندر موجود فارمولوں سے اس کا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے"...... البرٹ نے کہا۔

"لیکن اگر کسی کو کوئی فارمولا چاہیئے ہو تو پھر وہ کیا پرائم منسٹر سے رابطہ کرتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پرائم منسٹر صاحب کی طرف سے انہیں خصوصی اجازت نامے دیئے جاتے ہیں جن پر ان کے تصدیق شدہ دستخط ہوتے ہیں۔ اس اجازت نامے کی مدد سے وہ مطلوبہ فارمولا حاصل بھی کر لیتے ہیں اور اسے واپس جمع بھی کرا دیتے ہیں"...... البرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ تو یہ بات ہے۔ وہاں مارشل ایریئے میں اس سٹور کا

کون ہے جو سٹور کھول کر فارمولے نکال کر دیتا ہو گا"۔
نے کہا۔

"جنرل فرینک۔ یہ سارا سسٹم کمپیوٹر کے تحت ہے اور جنرل ... ذاتی طور پر کمپیوٹر کے خصوصی کوڈ جانتا ہے جن کی مدد سے ... سٹور سے فارمولا باہر آتا ہے اور واپس جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ... کسی کو معلوم نہیں۔ لیکن عمران صاحب یہ بتا دوں کہ خود جنرل ... بھی اگر چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا۔ کمپیوٹر میں پرائم منسٹر صاحب کے خصوصی دستخطوں والا کارڈ ڈالا جاتا ہے تو جنرل فرینک کے کوڈ کام کرتے ہیں اور اگر صرف کارڈ ڈالا جائے اور جنرل فرینک کوڈ استعمال نہ کریں تب بھی کچھ نہیں ہوتا"...... البرٹ نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ واقعی فول پروف انتظامات ہیں۔ ٹھیک ہے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا نتیجہ نکلا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹائیں ٹائیں فش"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فارمولا فوجی چھاؤنی کے اندر سٹور میں ہے اور کارڈ کے بغیر سٹور کھل سکتا ہے اور جنرل فرینک کے بغیر کوئی اور اسے کھول نہیں سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ پرائم منسٹر اور جنرل فرینک دونوں جب تک نہ چاہیں سٹور سے فارمولا باہر نہیں آ سکتا۔ اب آخری صورت

یہی ہے کہ ہم اس چھاؤنی میں جا کر اس سٹور کو کسی بم سے اڑا دیں اور پھر سٹور کھول کر اس میں سے اپنے مطلب کا فارمولا لے آئیں لیکن ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ ایسے سٹور اس انداز میں تعمیر کئے جاتے ہیں کہ ان پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کرتے۔ اس لارج ریز فارمولے کو باہر نکالنے کے لئے ہمیں پہلے ڈیگوشیا جانا ہو گا۔ وہاں جس سائنس دان کے پاس اس کا خصوصی کارڈ ہو گا اسے ساتھ لے کر ہم مارشل ایریئے میں پہنچیں اور پھر وہ سائنس دان کارڈ جنرل فرینک کو دے اور جنرل فرینک اس کارڈ کی مدد سے سٹور کھول کر اس میں سے فارمولا نکال کر اس سائنس دان کو دے اور پھر سائنس دان یہ فارمولا ہمارے حوالے کرے۔ تب جا کر مشن مکمل ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار منہ بنا لئے کیونکہ وہ سب سمجھ گئے تھے کہ جو کچھ عمران کہہ رہا ہے وہ درست ہے اور اس انداز میں فارمولا بہرحال انہیں نہیں مل سکتا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میری بات مانیں تو ہم اس مارشل ایریئے پر ریڈ کر دیتے ہیں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... اچانک تنویر نے کہا۔ وہ اب تک خاموش بیٹھا رہا تھا اچانک بول پڑا۔

"پوری چھاؤنی اڑا دو گے لیکن پھر بھی سٹور نہیں کھلے گا"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ پہلے ڈیگوشیا چلیں۔ وہاں سے اس سائنس دان

کو کارڈ سمیت اغوا کر کے یہاں لے آئیں اور جنرل فرینک کو مجبور کر کے فارمولا حاصل کریں"...... صالحہ نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ایک اور آسان حل بھی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کون سا"...... جولیا نے کہا۔

"کہ ہم فارمولے پر لعنت بھیجیں اور سیر و تفریح کے بعد واپس چلے جائیں اور چیف کو کہہ دیں کہ سٹار میزائل تو ہم بنا ہی رہے ہیں۔ اگر کافرستان نے ہم پر سٹار میزائل فائر کئے تو ہم بھی کر دیں گے۔ حساب برابر"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے

"پھر آپ کو چیک کیسے ملے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سب مل کر میری مدد کر دینا۔ میں شکریہ کے ساتھ قبول کر لوں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو تم اب اس حد تک گر چکے ہو کہ دوسروں سے مالی مدد مانگتے پھرتے ہو"...... جولیا نے یکلخت کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مجبوری میں حرام بھی حلال ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ زیادتی ہے کہ آپ ہماری تنخواہوں کو حرام کہہ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہا ہے عمران"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

شاید صفدر نے عمران کے بولے ہوئے محاورے کا جو پہلو نکالا تھا وہ جولیا کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔

" عمران صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ کا حرام مال ان کے لئے حلال ہے"...... صفدر نے کہا۔

" کیا واقعی۔ کیا تم نے یہی کیا ہے"...... جولیا نے عمران کو آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" حرام حلال کا فیصلہ تو تم خود کر سکتے ہو۔ میں نے صرف ایک بات کی ہے کہ مجبوری میں حرام بھی حلال ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آئندہ سوچ سمجھ کر بات کیا کرو"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران نے رسیور اٹھا لیا۔ فون کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" میکنزی سٹور"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" وکی سے بات کراؤ۔ میں پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ وکی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" گرانڈ ہوٹل۔ روم نمبر دو سو آٹھ سے پرنس بول رہا ہوں۔ کیا تم یہاں آ سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" یہ ذات شریف کون ہیں"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" تمہارے چیف کے فارن ایجنٹ کا سب فارن ایجنٹ"۔ عمران نے کہا۔

" اس سے آپ نے کیا کہنا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

" جب وہ آئے گا تو تمہارے سامنے ہی بات ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک خوش شکل نوجوان وہاں پہنچ گیا۔ وہ وکی تھا۔ میکنزی سٹور کا اسسٹنٹ مینجر۔

" تمہیں ہمارے بارے میں اطلاع تو مل چکی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" جی ہاں۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ آپ ولنگٹن پہنچ رہے ہیں اور آپ ہم سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں اس لئے ہم الرٹ تھے"...... وکی نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" وکی۔ ایک اہم مسئلہ درپیش ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ فوج سے تمہارے کافی تعلقات ہیں اور ہمارا مسئلہ بھی فوج سے متعلق ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مسئلہ ہے۔ پہلے مجھے بتائیں"...... وکی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"راسٹر فیلڈ میں ایک فوجی چھاؤنی ہے مارشل ایریا۔ اس کے انچارج جنرل فرینک کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں"۔ عمران نے کہا تو وکی بے اختیار چونک پڑا۔

"کس قسم کی تفصیلات"...... وکی نے کہا۔

"کیا تم جنرل فرینک کو جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ بہت اچھی طرح۔ وہ ہمارے سٹور کا کلائنٹ ہے۔ جب بھی وہ ولنگٹن آتا ہے تو ہمارے سٹور پر بھی آتا ہے۔ ویسے وہ مشہور آدمی ہے۔ آدھے سے زیادہ ولنگٹن اسے جانتا ہو گا کیونکہ وہ اپنے دور میں فٹ بال کا بہترین کھلاڑی رہ چکا ہے اور یہاں کے لوگ فٹ بال کے اچھے کھلاڑیوں کو قومی ہیروز کا درجہ دیتے ہیں"...... وکی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہم میں سے کس کا اس سے قدوقامت ملتا ہے"...... عمران نے کہا تو وکی بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ نہیں۔ وہ تو چھوٹے قد اور بھاری جسم کا آدمی ہے۔ وہ جب فٹ بال کھیلتا تھا تو بے حد سمارٹ تھا لیکن فٹ بال سے ریٹائر ہونے کے بعد اس کا وزن کافی زیادہ بڑھ گیا ہے۔ وہ موٹا ہو چکا ہے"...... وکی نے جواب دیا۔

"لیکن ایسے موٹے آدمی کو فوج میں کیسے برداشت کیا جا سکتا

ہے"...... عمران نے کہا۔

"اتنا بھی موٹا نہیں ہے لیکن بہرحال سمارٹ بھی نہیں ہے اور عام سے بھاری جسم کا آدمی ہے"...... وکی نے کہا۔

"اس کی فیملی کہاں رہتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کی فیملی بھی وہیں چھاؤنی میں ہی رہتی ہو گی۔ مجھے معلوم نہیں ہے کیونکہ نہ ہی کبھی وہ فیملی کے ساتھ سٹور پر آیا ہے اور نہ ہم اس سے اس بارے میں کچھ پوچھ سکتے تھے"...... وکی نے جواب دیا۔

"کوئی ایسی ٹپ کہ جنرل فرینک کو چھاؤنی سے باہر کسی جگہ گھیرا جا سکے"...... عمران نے کہا تو وکی بے اختیار چونک پڑا۔

"سپر کلب میں جنرل فرینک روزانہ آتا ہے۔ اس کا معمول ہے۔ وہ کئی گھنٹے سپر کلب میں رہتا ہے اور پھر واپس چلا جاتا ہے"...... وکی نے کہا۔

"کیا یہ کلب اوپن ہے یا صرف ممبرز تک ہی محدود ہے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ اوپن کلب ہے۔ آپ بھی وہاں جا سکتے ہیں"...... وکی نے جواب دیا۔

"اس جنرل کا حلیہ بتاؤ اور وقت بھی جب وہ سپر کلب میں جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو وکی حلیہ اور وقت بتا دیا۔

"اوکے شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو وکی نے سلام کیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اب آپ لوگ آرام کریں۔ رات کو سپر کلب جائیں گے اور وہاں ہم جنرل فرینک سے ملاقات کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم اس جنرل کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا اسے اغوا کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

"میں اس جنرل سے اس سٹور اور اس کے اندر لگے ہوئے کمپیوٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا وہ بتا دے گا"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے تاکہ اپنے اپنے کمروں میں آرام کر سکیں۔

ٹارسن اپنے کمرے میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بجتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ٹارسن بول رہا ہوں"...... ٹارسن نے کہا۔

"جم بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

"باس۔ آپ کے فون کو ٹیپ کیا گیا ہے اور آپ نے ڈیفنس سیکرٹری سے جو بات کی ہے اس کی تفصیل کسی البرٹ نے عمران کو دی ہے۔ پھر عمران نے اس سے پوچھا کہ وہ یہ معلوم کرے کہ سٹور کہاں ہے تو البرٹ نے دوبارہ فون کر کے اسے بتایا ہے کہ سٹور راسٹر فیلڈ میں واقع مارشل ایریئے میں ہے اور عمران کی فرمائش پر اس البرٹ نے تیسری بار فون کر کے اسے بتایا ہے کہ سائنس دان اور

جنرل فرینک مل کر سٹور سے فارمولا نکال سکتے ہیں۔ اس کے بعد عمران نے میکنزی سٹور کے اسسٹنٹ مینجر وکی کو فون کیا اور اسے اپنے کمرے میں بلایا۔ وکی نے عمران کو بتایا ہے کہ جنرل فرینک سر کلب میں رات کو روزانہ جاتا ہے۔ اس نے جنرل فرینک کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بھی بتائی اور اب عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہے کہ وہ رات کو سر کلب جا کر جنرل فرینک سے معلوم کریں گے کہ سٹور کی کیا تفصیلات ہیں اور اس میں کس قسم کا کمپیوٹر نصب ہے"...... جم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ٹارسن کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی۔

" ٹھیک ہے۔ تم اپنا کام جاری رکھو"...... ٹارسن نے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ البتہ اس سے پہلے اس نے فون کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا تھا۔ اس بٹن کو پریس کرنے کے بعد اس فون پر ہونے والی گفتگو کسی صورت سوائے اس نمبر کے جہاں ڈائل کیا گیا ہو کسی اور جگہ سنائی نہ دے سکتی تھی اور ایسا ٹارسن نے اس لئے کیا تھا کہ کہیں وہ البرٹ اس کال پر ہونے والی گفتگو سن کر عمران تک نہ پہنچا دے۔

" مارشل ایریا"...... ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

" ٹارسن بول رہا ہوں۔ جنرل فرینک سے بات کراؤ"۔ ٹارسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ جنرل فرینک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" جنرل فرینک آج رات سر کلب میں تم سے پاکیشیائی ایجنٹ ملاقات کریں گے۔ وہ تم سے سپیشل ایس وی سٹور کی ساخت، حفاظتی انتظامات اور اس کمپیوٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم کریں گے جو اس میں نصب ہے اور تم نے انہیں سب کچھ درست بتا دینا ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

" اوہ۔ تو آپ نے اپنی پلاننگ کے مطابق کام شروع کر دیا ہے"۔ جنرل فرینک نے کہا۔

" ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اس سٹور سے لارج ویو فارمولا حاصل کر کے واپس چلے جائیں"...... ٹارسن نے کہا۔

" لیکن اس سائنس دان کے کارڈ کا کیا ہو گا"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"کارڈ تم تک پہنچ نہیں گیا"...... ٹارسن نے چونک کر کہا۔

"پہنچ گیا ہے۔ لیکن کیا انہیں معلوم ہے کہ کارڈ پہنچ گیا ہے"۔ جنرل فرینک نے کہا۔

" ہاں۔ تم نے اپنے آپ کو دولت کا پجاری ظاہر کرنا ہے اور انہیں اس فارمولے کی کاپی دینے پر رضامندی ظاہر کر دینا۔ کہانی تم خود بنا لینا لیکن کہانی ایسی ہونی چاہیئے کہ انہیں یقین آ جائے"۔

ٹارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سب کچھ ٹھیک ٹھاک کر لوں گا"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"اوکے ۔ جب کاپی انہیں دے دی جائے تو مجھے کال کر کے رپورٹ دے دینا"...... ٹارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹارسن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"عمران کو اس بار پتہ چلے گا کہ عیاری کسے کہتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو دنیا کا سب سے بڑا عیار سمجھتا ہے"...... ٹارسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مجھے خود اس کلب میں جانا چاہئے تاکہ میں چیک کر سکوں کہ جنرل فرینک کس طرح اداکاری کرتا ہے"...... ٹارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپر کلب"...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹارسن بول رہا ہوں گاف"...... ٹارسن نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں والٹر کے روپ میں سپر کلب آ رہا ہوں۔ ایک انتہائی ضروری کام ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹارسن نے

رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے آفس کی عقبی دیوار میں موجود الماری کے ہینڈل کو گھمایا تو دروازہ کھل گیا اور وہ دوسری طرف دوسرے کمرے میں پہنچ گیا۔ پھر جب وہ ایک گھنٹے بعد واپس آفس میں آیا تو اس کی شخصیت مکمل طور پر تبدیل ہو چکی تھی۔ اس نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے سپر کلب کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ سپر کلب کی پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا تو پارکنگ بوائے دوڑتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

"کار کا خیال رکھنا"...... ٹارسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور بغیر رکے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس وقت وہ کلب کے مالک کے روپ میں تھا کیونکہ کلب کا مالک والٹر تھا جو ٹارسن کا بہنوئی تھا اور وہ بہت کم کلب جایا کرتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹارسن مینجر گاف کے کمرے میں موجود تھا۔

"جنرل فرینک جس میز پر بیٹھے ہیں اس کے ساتھ والی میز میرے لئے ریزرو کر دینا"...... ٹارسن نے کہا۔

"وہ میز نمبر بارہ پر ہی بیٹھے ہیں اس لئے گیارہ نمبر ریزرو کر دیتا ہوں"...... مینجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ۔ کیا تمہارے پاس ٹریم ون ہے"...... ٹارسن نے چونک کر کہا۔

"یس سر"...... مینجر نے جواب دیا۔

"تم اسے بارہ نمبر میز کے نیچے لگا دو۔ میں یہاں بیٹھ کر گفتگو سن لوں گا۔ یہ زیادہ محفوظ رہے گا"...... ٹارسن نے کہا تو مینجر گاف نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کئے اور کسی کو میز نمبر بارہ کے نیچے ٹریم ون لگانے کے احکامات دے کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اب جنرل فرینک کے لئے روم نمبر فور ریزرو کر دو اور جنرل فرینک کو بھی اطلاع دے دینا اور روم نمبر فور کی سپیشل مشینری آن کر دینا"...... ٹارسن نے کہا۔

"یس سر۔ پھر تو آپ کو سپیشل روم میں بیٹھنا ہو گا کیونکہ سپیشل مشینری کو آپ وہیں بیٹھ کر چیک کر سکیں گے"...... مینجر گاف نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ ٹریم ون کا رسیور بھی وہیں پہنچا دینا"۔ ٹارسن نے کہا تو مینجر گاف نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اب ٹارسن پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا کہ جنرل فرینک جو بات کرے گا وہ اس تک پہنچ بھی جائے گی اور سپیشل روم میں موجود جدید ترین مشینری کی مدد سے وہ ان کو سکرین پر بھی دیکھ سکے گا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی صورت بھی کسی قسم کا شک بھی نہ پڑ سکے گا۔ اس نے اصل میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈاج دینے کے لئے خصوصی پلاننگ کی تھی۔ اس پلاننگ کے تحت اس نے لارج ویو

فارمولے میں متعلقہ سائنس دان کے ذریعے ایسی تبدیلی کرا دی تھی کہ بظاہر یہ فارمولا ہر لحاظ سے درست لگتا تھا لیکن جب اس پر فائنل تجربات کئے جاتے تو پھر معاملات اور ہو جاتے جبکہ اصل فارمولا ایکوشیا پہنچا دیا گیا تھا۔ جب ٹارسن کو عمران نے خود فون کیا تھا تو ٹارسن سمجھ گیا کہ اس نے یہ بات اس لئے کی ہے تاکہ اس کے ذریعے وہ فارمولے تک پہنچ سکے۔ چنانچہ اس نے پوری پلاننگ ترتیب دے لی۔ وہ سپیشل ایس وی سٹور پہنچ گیا اور جنرل فرینک سے ساری بات طے کر لی گئی اور پھر معاملات بالکل ایسے ہی ہوتے چلے گئے جیسے ٹارسن نے سوچے تھے اور اسے یقین تھا کہ سب معاملات ایسے ہی ہوں گے جیسے کہ اس نے سوچے ہیں اور جنرل فرینک فارمولے کی کاپی لا کر عمران کو دے دے گا اور عمران مطمئن ہو کر واپس چلا جائے گا۔ پھر اس فارمولے پر طویل عرصے بعد فائنل تجربات کئے جاتے۔ تب وہاں کے سائنس دانوں کو اس کے غلط ہونے کا علم ہو سکتا تھا اور اس طرح فارمولے سے کسی صورت پاکیشیا فائدہ حاصل نہ کر سکے گا اور اسرائیل کا مقصد حل ہو جائے گا کیونکہ اسرائیل کا پلان یہی تھا کہ جب لارج ویو پراجیکٹ ڈگوشیا جزیرے پر مکمل ہو جائے گا تو وہ کافرستان سے مل کر اس کے ذریعے سٹار میزائل سے پاکیشیا پر حملہ کر دے گا اور اس طرح پاکیشیا سٹار میزائلوں کی زد میں آ کر مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائے گا اور اپنے دفاع کے لئے کچھ بھی نہ کر سکے گا۔

"عمران صاحب۔ آخر آپ نے یہ کیسے سوچ لیا ہے کہ جنرل فرینک آپ کو تمام تفصیلات بتادے گا"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب اس وقت سر کلب کے وسیع و عریض ہال میں ایک میز کے گرد موجود تھے۔ انہوں نے کاؤنٹر سے معلوم کر لیا تھا کہ ابھی جنرل فرینک نہیں آیا اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ جنرل فرینک کے لئے میز نمبر بارہ ریزرو رہتی ہے اور وہ اسی میز پر بیٹھتا ہے اس لئے عمران اپنے ساتھیوں سمیت ساتھ والی میز پر بیٹھ گیا تھا جو ریزرو نہیں تھی۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ وہ بتادے گا۔ میں نے تو کہا تھا کہ میں معلوم کرنے کی کوشش کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آپ اور ہم اصل شکلوں میں ہیں۔ وہ کیسے ایشیائی لوگوں

ا اس قدر اہم بات بتائے گا۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آرہا"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے اب صالحہ ساتھ ہے اس لئے اب تمہاری سمجھ کا کنٹرول تو اس کے پاس ہی ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"صفدر صاحب کو آپ کی بات اس لئے سمجھ نہیں آرہی کہ آپ نے کھل کر بات ہی نہیں کی جبکہ ہم نے جس حد تک غور کیا ہے آپ اس جنرل فرینک سے دوستی کر کے اس سے اس انداز میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے کہ وہ کچھ نہ کچھ بتا دے"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماشاء اللہ ۔ چشم بدور۔ وہ کیا کہتے ہیں ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ صفدر کی عمر گزر گئی اس وشت کی سیاحی میں لیکن وہ تو سمجھ نہیں سکا اور تم ہو جو ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے سیکرٹ ایجنٹ بنے ہوئے تم ساری بات سمجھ بھی گئیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ نے یہ بات میری تعریف میں کہی ہے تو میری طرف سے شکریہ قبول کریں اور اگر آپ نے طنز کیا ہے تو پھر اس کے جواب میں یہی کہہ سکتی ہوں کہ آپ نے میرے بارے میں غلط اندازہ لگایا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ارے طنز نہیں۔ تم نے درست بات کی ہے"...... عمران نے

ایسے انداز میں کہا کہ سب کے ساتھ اس بار صالحہ بھی بے اختیار ہنس پڑی لیکن اسی لمحے ایک درمیانے قد اور بھاری جسم کا آدمی بارہ نمبر میز پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ چہرے پر سفاکی اور سختی کا تاثر نمایاں تھا۔ وکی نے جو حلیہ بتایا تھا اس کے مطابق یہی جنرل فرینک تھا۔ مارشل ایریا اور اس میں موجود سٹور کا انچارج۔ اس کے بیٹھتے ہی ویٹر نے شراب کی بوتل اور گلاس لا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ عمران اٹھا اور اس کی میز کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جنرل فرینک نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"بیٹھیں۔ آپ ایشیائی ہیں شاید"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"جی ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جنرل فرینک ہے اور میں ملٹری مارشل ایریئے کا انچارج ہوں۔ آپ ایشیا کے کس ملک کے رہنے والے ہیں"۔ جنرل فرینک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں نے نام تو سنا ہوا ہے۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"میرے لئے لائم جوس منگوا لیں۔ میں شراب نہیں پیا کرتا"۔ عمران نے کہا تو جنرل فرینک نے ویٹر کو عمران اور اس کے

ساتھیوں کے لئے لائم جوس لانے کا آرڈر دے دیا۔

"فوجی چھاؤنیوں میں ان دنوں سائنسی سٹورز بنانے کا بڑا رواج ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا تو جنرل فرینک بے اختیار چونک پڑا۔

"جی ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ ہماری چھاؤنی میں بھی ایک سائنسی سٹور موجود ہے جو ہمارے لئے درد سر بنا ہوا ہے"...... جنرل فرینک نے جواب دیا۔

"درد سر کیوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"بس بار بار اسے کھولنا اور بند کرنا پڑتا ہے اور پھر یہ کام مجھے خود کرنا پڑتا ہے اس لئے میں سخت بور ہوتا ہوں"...... جنرل فرینک نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ایک سٹور کھولنے میں کیا مشکل ہو سکتی ہے جنرل صاحب"۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو جنرل فرینک بڑے طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"یہ کوئی عام سٹور نہیں جناب۔ یہ ایکریمیا ہے۔ کوئی پسماندہ ایشیائی ملک نہیں ہے۔ یہاں تو سارا کام کمپیوٹرائزڈ ہوتا ہے۔ اس سٹور کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔ کمپیوٹر کے ذریعے ہی فائل نکالی جاتی ہے اور کمپیوٹر کے ذریعے ہی فائل سٹور میں جمع ہوتی ہے لیکن آپ کیوں اس بات میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارا کسی سائنسی سٹور سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ مجھے

تو بس ویسے ہی خیال آگیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے خصوصی طور پر میری میز پر آنے کی تکلیف گوارہ کی ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کے پیچھے کیا مقصد ہو سکتا ہے"...... جنرل فرینک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جنرل فرینک بے حد ذہین آدمی ہے۔

"میں دراصل آپ کو قریب سے دیکھنا چاہتا تھا"...... عمران نے کہا تو جنرل فرینک بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیوں۔ وجہ"...... جنرل فرینک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ آپ کو دیکھ کر مجھے ایک فٹبالر یاد آتا ہے۔ اس کا نام بھی فرینک ہی تھا۔ وہ میرا پسندیدہ فٹبالر تھا۔ جب آپ اس میز پر بیٹھے تو اسی تجسس میں اٹھ کر میں یہاں آگیا"...... عمران نے کہا۔

"آپ فٹ بال میچ دیکھتے ہیں۔ کیا وہاں پاکیشیا میں یہ کھیل شوق سے دیکھا جاتا ہے"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"ہمارے پاکیشیا میں فٹ بال کی بجائے کرکٹ اور ہاکی کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے لیکن مجھے ذاتی طور پر فٹ بال زیادہ پسند ہے اس لئے میں نہ صرف اس کے خاص میچ دیکھتا ہوں بلکہ ان کی وڈیو فلمیں بھی دیکھتا رہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ نے مجھے پہچانا نہیں"...... جنرل فرینک نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس لگتا تو ایسے ہے کہ جیسے آپ ہی معروف فٹبالر فرینک ہیں لیکن یقین سے نہیں کہہ سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر سن لو کہ میں ہی وہی فٹبالر ہوں۔ اب میں فٹ بال سے ریٹائر ہو چکا ہوں"...... جنرل فرینک نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویری گڈ۔ یہ تو میرے لئے انتہائی لکی اے ہے کہ میں اپنے پسندیدہ فٹبالر کے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں"۔ عمران نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا تو جنرل فرینک بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے بھی آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اتنی دور بھی میرے کھیل کو پسند کرنے والے ہو سکتے ہیں۔ ویسے آپ کام کیا کرتے ہیں"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"اب آپ سے کیا چھپانا۔ آپ تو میرے پسندیدہ فٹبالر ہیں۔ میرا اور میرے ساتھیوں کا تعلق پاکیشیا کی ایک ایجنسی سے ہے اور ہم یہاں ایک خاص فارمولے کی کاپی کے حصول کے لئے آئے ہوئے ہیں لیکن ابھی ہم یہاں سیر و تفریح کرتے پھر رہے ہیں"...... عمران نے لائم جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ سیکرٹ ایجنٹ ہیں"...... جنرل فرینک نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ایجنسی سے تعلق کا یہ مطلب نہیں ہوتا جو آپ نے لیا ہے۔ ایجنسی ایک نیم سرکاری ادارہ ہوتی ہے جو مختلف شعبوں میں کام کرتی ہے۔ ہمارا تعلق اس کے ایسے شعبے سے ہے جس میں رقم وغیرہ دے کر مال حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر سودا ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر سیکرٹ ایجنٹوں کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ ویسے میں نے دیکھا ہے کہ ننانوے فیصد ہم کامیاب رہتے ہیں کیونکہ موجودہ دور میں سب سے زیادہ اہمیت دولت کی ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ واقعی یہ ایک نئی بات ہے۔ ویسے بھی جب دولت سے کام ہو جاتا ہو تو پھر لڑائی کس بات کی۔ ویسے آپ کتنی دولت دیا کرتے ہیں"...... جنرل فرینک نے کہا۔

" یہ تو حالات پر منحصر ہوتا ہے جنرل صاحب۔ عام طور پر ایک دو لاکھ ڈالرز میں کام ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی اس سے زیادہ بھی دینے پڑتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" آپ کو فارمولے کی ضرورت ہے یا اس کی کاپی کی"...... جنرل فرینک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کا تیر نشانے پر لگا ہے۔ جنرل فرینک کے دل میں لالچ پیدا ہو گیا تھا اور اس کی اس کو پہلے سے توقع تھی کیونکہ جنرل فرینک کی ٹھوڑی کی بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ لالچی اور دولت پرست آدمی ہے۔

" ایک فارمولا ہے جس کا کوڈ نام لارج ویو ہے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ فارمولا تو مارشل ایریا کے خصوصی سٹور میں موجود ہے۔ میری نظروں سے گزر چکا ہے"...... جنرل فرینک نے چونک کر کہا تو عمران بھی مصنوعی طور پر چونک پڑا۔

" اوہ اچھا۔ پھر تو آپ سے بھی بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن یہاں نہیں۔ ہمیں سپیشل روم میں جانا ہوگا۔ یہ اوپن جگہ ہے"...... جنرل فرینک نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو جنرل فرینک اٹھ کھڑا ہوا۔

" آیئے میرے ساتھ"...... جنرل فرینک نے کہا تو عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

" میں ابھی آ رہا ہوں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر جنرل فرینک کے پیچھے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جنرل فرینک نے کاؤنٹر سے کسی سپیشل روم کی چابی طلب کی تو روم نمبر چار کی چابی اسے دے دی گئی اور جنرل فرینک عمران کو ساتھ لے کر سپیشل روم نمبر چار میں آ گیا۔ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ تھا۔

" دیکھیں عمران صاحب۔ مجھے دولت کا لالچ نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ میری آبائی جائیداد ایک لارڈ کے پاس رہن ہے اور

میری تنخواہ میں سے اتنی رقم نہیں بچتی کہ میں اس جائیداد کو حاصل کر سکوں جبکہ یہ میرا خواب ہے۔ فارمولے تو سینکڑوں ہزاروں ہوتے ہیں اور نئے سے نئے بنتے رہتے ہیں اور پھر فارمولے کی کاپی ہی تو دینی ہے۔ اصل فارمولا تو پھر بھی سٹور میں ہی موجود رہے گا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو اس فارمولے کی کاپی دے کر آپ سے رقم لے کر اپنی آبائی جائیداد واپس حاصل کر لوں لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کسی کو اس بارے میں نہیں بتائیں گے"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ رازداری ہماری پہلی اور بنیادی شرط ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر بتائیں۔ اگر میں اس فارمولے کی کاپی آپ کو دوں تو آپ مجھے کتنی رقم دیں گے"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"دیکھو جنرل فرینک۔ اس فارمولے کے لئے ہمیں حکومت کی طرف سے جو زیادہ سے زیادہ رقم دینے کی اجازت ہے وہ ایک لاکھ ڈالر ہے اور میں آپ سے کوئی سودے بازی نہیں کرنا چاہتا اس لئے میں آپ کو ایک لاکھ ڈالر دوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ فارمولا اوریجنل ہو۔ کوئی دھوکے بازی قابل برداشت نہیں ہو گی اور اس کا نقصان بھی آپ کو ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"دس لاکھ ڈالر"...... جنرل فرینک نے جواب دیا۔

"نہیں۔ آخری بات کر رہا ہوں۔ دو لاکھ ڈالر دوں گا اور بس۔

آپ ہاں کریں یا ناں اور یہ بھی بتا دوں کہ فارمولا تو بہرحال سیکرٹ ایجنٹ حاصل کر لیں گے لیکن آپ ایک اچھا موقع ضائع کر بیٹھیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہے تو کم۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ دیں دو لاکھ ڈالر"...... جنرل فرینک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس انداز میں کہا جیسے وہ مجبوراً اتنی کم رقم میں سودا کر رہا ہو۔

"یہ رقم کم نہیں ہے جنرل فرینک۔ میں نے اپنے رسک پر یہ سودا کیا ہے۔ اب مجھے مزید رقم کے لئے اپنے چیف سے طویل بحث کرنا پڑے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جو ہو گیا سو گیا۔ دیں رقم"...... جنرل فرینک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آدھی رقم پہلے اور آدھی بعد میں۔ یہی ساری دنیا کا اصول ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چیک بک نکالی اور اس کا ایک چیک علیحدہ کر کے اس نے جنرل فرینک کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ بغیر نام کا گارنٹیڈ چیک ہے"...... عمران نے کہا تو جنرل فرینک نے چونک کر چیک لیا اور اسے غور سے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے۔ کل آپ کو یہیں فارمولے کی کاپی مل جائے گی"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"ایک منٹ۔ یہ بتائیں کہ کیا آپ بغیر کسی سائنس دان کی رضامندی کے یہ فارمولا سٹور سے نکال سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو جنرل فرینک بے اختیار چونک پڑا۔

"نہیں۔ سٹور کو کھولنے کے لئے پرائم منسٹر صاحب کے دستخطوں سے جاری خصوصی کارڈ کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کارڈ اس سائنس دان کو جاری کیا جاتا ہے جس نے اس فارمولے پر کام کرنا ہوتا ہے اور حسن اتفاق سے ڈیگوشیا میں کام کرنے والے سائنس دان ڈاکٹر ولیم کو اس لارج ویو فارمولے کا کارڈ ملا ہے اور اس نے مجھے فون کر کے کہا ہے کہ وہ کل صبح مارشل ایریئے میں پہنچ رہا ہے۔ اس نے فارمولے سے کچھ پوائنٹس دیکھنے ہیں اس لئے جب وہ پوائنٹس دیکھ کر فارمولا واپس کرے گا تو میں اس کی کاپی کرا کر فارمولا واپس سٹور کر دوں گا اور کارڈ اسے واپس دے دوں گا اور وہ مطمئن ہو کر چلا جائے گا۔ اصل فارمولا بھی سٹور میں جمع ہو جائے گا اور اس کی کاپی بھی آپ کے پاس پہنچ جائے گی"...... جنرل فرینک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کل کس وقت"...... عمران نے کہا۔

"کل اسی وقت"...... جنرل فرینک نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں دروازہ کھول کر سپیشل روم سے باہر آگئے۔ دونوں کے چہروں پر اطمینان کے گہرے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران ہوٹل گرانڈ کے کمرے میں موجود تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی یہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب سپر کلب سے ابھی واپس آئے تھے۔ عمران نے انہیں راستے میں جنرل فرینک سے ہونے والی تمام بات چیت بتا دی تھی اور ان سب کے چہرے بے اختیار چمک اٹھے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ مشن بغیر ہاتھ پیر ہلائے مکمل ہو گیا۔ ویری گڈ۔ یہ تو شاید ہماری زندگی کا سب سے آسان مشن ثابت ہوا ہے"۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا چہرہ بتا رہا ہے کہ آپ اس سودے پر الجھے ہوئے ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"تمہارا خیال درست ہے۔ دراصل جس انداز میں یہ سب کچھ

ہوا ہے اس پر مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا۔ میں نے بس ویسے ہی علم قیافہ کی رو سے اس جنرل فرینک کی ٹھوڑی کی بناوٹ دیکھ کر اندھیرے میں تیر پھینکا تھا کہ وہ فطری طور پر لالچی آدمی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ لالچ میں آ جائے اور میرا تیر اس قدر ٹھیک نشانے پر لگا۔ اب میں خود الجھ گیا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اس میں الجھنے کی کیا بات ہے۔ تم خود سائنس دان ہو اس فارمولے کو اچھی طرح چیک کر لینا۔ ویسے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کو خود اس پر یقین نہیں آتا کہ یہ سب اس نے کیا ہے"...... جولیا نے کہا اور پھر باری باری سب نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا تو عمران نے فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"البرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے البرٹ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں البرٹ۔ کیا ٹارسن کی چیکنگ جاری ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"جاری ہے جناب اور جب تک آپ روکنے کا حکم نہیں دیں گے یہ جاری رہے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی خاص بات"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ آپ کے مطلب کی کوئی بات نہیں ہوئی"...... البرٹ نے جواب دیا۔

"ٹارسن نے مارشل ایریا کے جنرل فرینک سے دوبارہ بات کی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ وہی پہلے جو بات ہوئی تھی کہ وہ الرٹ رہے۔ پھر تو کوئی بات نہیں ہوئی اور نہ ہی ٹارسن نے اسے کال کیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بہرحال ابھی چیکنگ جاری رکھنا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میری الجھن بے فائدہ ہے۔ جنرل فرینک واقعی لالچی آدمی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اچانک ہی وہ ایک بات سوچ کر چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے دوبارہ رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چونکہ فون ڈائریکٹ کرنے والا بٹن پہلے سے ہی پریسڈ تھا اس لئے اسے دوبارہ اسے پریس کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

"البرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی البرٹ کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ میں نے اس لئے دوبارہ کال کی ہے کہ تم سے جنرل فرینک کا فون نمبر پوچھ سکوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ اسے فون کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن کس حیثیت سے کریں گے"...... البرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ ویسے کسی بھی وقت کام آ سکتا ہے"...... عمران

نے کہا تو البرٹ نے فون نمبر بتا دیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد تک وہ خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ اس کے ساتھی بھی خاموش بیٹھے تھے کیونکہ وہ سب عمران کے مزاج شناس تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ عمران جب کسی گہری سوچ میں ہو تو اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہئے۔ پھر عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور البرٹ کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس" .... ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"جنرل فرینک سے بات کرائیں میں ٹارسن بول رہا ہوں"۔ عمران نے ٹارسن کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو" .... چند لمحوں بعد جنرل فرینک کی آواز سنائی دی۔

"ٹارسن بول رہا ہوں" .... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ فرمائیے" .... جنرل فرینک نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ کل کوئی سائنس دان مارشل ایریا میں آ رہا ہے اور آپ نے سٹور کھولنا ہے" .... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کو درست اطلاع ملی ہے۔ کل ڈاکٹر ولیم ڈیگو شا سے آ رہے ہیں" .... جنرل فرینک نے جواب دیا۔

"لیکن پاکیشیائی ایجنٹ بھی تو یہاں موجود ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ عین موقع پر آن ٹپکیں" .... عمران نے کہا۔

"آپ فکر مت کریں۔ میں نے یہاں ریڈ الرٹ کر رکھا ہے۔ کچھ نہیں ہو گا" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بہرحال آپ ہر طرح سے محتاط رہیں۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔

"کس نتیجے پر پہنچے ہیں آپ" .... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"معاملات درست ہیں۔ میں نے چیکنگ کی تھی لیکن جنرل فرینک نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ کل ہمیں فارمولے کی کاپی مل جائے گی اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا" .... عمران نے کہا تو سب نے اطمینان بھرا سانس لیا اور پھر تھوڑی دیر تک گپ شپ کرنے کے بعد وہ سب اٹھ کر اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

ہیلی کاپٹر مارشل ایریئے کے مخصوص ہیلی پیڈ پر اترا تو اس میں موجود ٹارسن نیچے اتر آیا۔ جنرل فرینک بذات خود اس کے استقبال کے لئے موجود تھا اور پھر وہ دونوں جنرل فرینک کے آفس میں آکر بیٹھ گئے۔

"آپ نے واقعی کمال کی اداکاری کی ہے جنرل فرینک"۔ ٹارسن نے کہا تو جنرل فرینک بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے میری اداکاری کیسے دیکھ لی"...... جنرل فرینک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس میز پر جو باتیں ہوئیں وہ بھی میں نے سنی ہیں اور سپیشل روم نمبر فور میں نہ صرف میں آپ کی باتیں سن رہا تھا بلکہ آپ کو سکرین پر بھی دیکھ رہا تھا۔ آپ نے واقعی کمال کر دیا۔ عمران جیسے شاطر آدمی کو آپ نے ایسے شیشے میں اتارا کہ آخری لمحے تک اسے

بات نہ پڑ سکا"...... ٹارسن نے کہا تو جنرل فرینک بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرے لئے یہ واقعی انتہائی دلچسپ تجربہ تھا۔ ویسے یہ شخص واقعی بے حد عیار ذہن کا مالک ہے۔ اس نے تمام پہلوؤں پر تسلی کرنے کی کوشش کی اور اگر ہم اس کے لئے تیار نہ ہوتے تو وہ یقیناً اصل بات کی تہہ تک آسانی سے پہنچ جاتا۔ آپ وہ فارمولا لے آئے ہیں"۔ جنرل فرینک نے کہا۔

"ہاں۔ یہ لیجئے۔ یہ اصل فارمولا ہے اور یہ ڈاکٹر ولیم کا کارڈ۔ اسے آپ سٹور میں رکھ دیں"...... ٹارسن نے ایک سائیڈ پر رکھے ہوئے بریف کیس کو اٹھا کر کھولتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک فائل نکال کر اس نے جنرل فرینک کو دے دی۔ ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا کارڈ تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے سٹور کر کے واپس آتا ہوں"...... جنرل فرینک نے کہا اور اٹھ کر آفس سے باہر آگیا۔ اس نے مخصوص انداز میں سٹور کے کمپیوٹر کو آپریٹ کر کے فائل کو سٹور کیا اور پھر سٹور لاک کر کے وہ کارڈ اٹھا کر واپس مڑا اور آفس میں پہنچ گیا۔

"یہ لیجئے کارڈ۔ فارمولا واپس سٹور ہو چکا ہے"...... جنرل فرینک نے کہا اور کارڈ ٹارسن کی طرف بڑھا دیا۔

"اب یہ لیجئے فارمولے کی وہ کاپی جس میں تبدیلیاں کی جا چکی ہیں اور یہ کاپی آپ نے عمران کو دینی ہے"...... ٹارسن نے ایک اور

فائل اٹھا کر جنرل فرینک کو دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جنرل فرینک نے کہا اور فائل لے کر اس نے میز کی دراز میں رکھی اور دراز کو لاک کر دیا۔

"اب یہ بتائیں جناب کہ جو رقم مجھے دی جا رہی ہے اس کا کیا کیا جائے"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"کسی فلاحی ادارے میں جمع کرا دیں"...... ٹارسن نے کہا تو جنرل فرینک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو اب معاملہ طے ہو گیا۔ کل یہ فائل عمران تک پہنچ جائے گی اور ہمارا منصوبہ مکمل ہو جائے گا"...... جنرل فرینک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ابھی مطمئن نہ ہوں۔ عمران بے حد ہوشیار اور وہمی آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جس طرح آسانی سے یہ ڈیل ہوئی ہے اس سے وہ شک میں پڑ گیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی انداز میں تصدیق کرے"...... ٹارسن نے کہا۔

"کس قسم کی تصدیق"...... جنرل فرینک نے چونک کر پوچھا۔

"اس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ دوسروں کے لہجے اور آواز کی ہو بہو نقل کر لیتا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ میری آواز میں کسی دوسرے کی آواز میں آپ سے بات کرے۔ دوسری بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ کل فارمولا وصول کر کے کسی بھی ذریعے سے معلوم کرانے کی کوشش کرے کہ واقعی ڈاکٹر ولیم یہاں آیا ہے یا

نہیں"۔ ٹارسن نے کہا۔

"اوہ واقعی۔ یہ خیال تو مجھے بھی نہیں آیا جبکہ ڈاکٹر ولیم تو یہاں نہیں آ رہا ہے"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ کل باقاعدہ ڈاکٹر ولیم ہیلی کاپٹر پر یہاں آئے گا اور تقریباً ایک گھنٹہ یہاں گزار کر واپس جائے گا"...... ٹارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی۔ لیکن"...... جنرل فرینک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واقعی نہیں۔ نقلی ڈاکٹر ولیم۔ یہ میری ایجنسی کا آدمی ہو گا ڈاکٹر ولیم کے میک اپ میں"...... ٹارسن نے کہا تو جنرل فرینک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جنرل فرینک نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جنرل فرینک نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"جناب ٹارسن آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے جنرل فرینک کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ کراؤ بات"۔ جنرل فرینک نے چونک کر کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"بات کریں جناب"...... چند لمحوں بعد سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... جنرل فرینک نے کہا۔

"ن بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو
... کے ساتھ وہاں موجود ٹارسن بھی بے اختیار چونک پڑا۔
"... آپ۔ فرمایئے"....... جنرل فرینک نے حیرت بھرے لہجے
... اور پھر کچھ دیر تک ان دونوں کے درمیان بات چیت ہوتی
... جب کال ختم ہوئی تو جنرل فرینک نے رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے۔ اس قدر کامیاب نقل۔ اگر آپ میرے سامنے نہ
ہوتے اور آپ نے مجھے پہلے سے نہ بتایا ہوتا تو شاید میں زندگی
... اس بات پر یقین نہ کرتا"....... جنرل فرینک نے انتہائی حیرت
... لہجے میں کہا۔

"میں خود اپنی آواز سن کر حیران رہ گیا ہوں۔ واقعی یہ شخص
ماورائی صلاحیتوں کا مالک ہے"....... ٹارسن نے کہا۔

"لیکن آپ بھی اس سے کم نہیں ہیں۔ آپ نے جس انداز میں
اسے چکر دینے کی منصوبہ بندی کی ہے وہ بھی لاجواب ہے"۔ جنرل
فرینک نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ اب مجھے اجازت دیں۔ کل ڈاکٹر ولیم آ
جائیں گے اور پھر شام کو آپ نے فائل اسے دینی ہے"....... ٹارسن
نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ آدمی واقعی بے حد ہوشیار ثابت ہوا ہے"....... جنرل فرینک
نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر مت کریں۔ میں نے بھی ہر پہلو پر سوچ سمجھ کر کام کیا

ہے"....... ٹارسن نے کہا تو جنرل فرینک نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
پھر وہ دونوں ہیلی پیڈ پر پہنچے اور ٹارسن اس سے مصافحہ کر کے جب
ہیلی کاپٹر میں سوار ہوا تو جنرل فرینک واپس اپنے آفس میں آ گیا۔
اسے اس بات کی خوشی تھی کہ وہ مفت میں دو لاکھ ڈالر کا مالک بن
گیا ہے کیونکہ دولت بہرحال اس کی کمزوری تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل گرانڈ کے کمرے میں موجو
تھا۔ وہ تھوڑی دیر پہلے سر کلب سے واپس آئے تھے جہاں عمران نے مارشل ایریا کے جنرل فرینک سے دوبارہ ملاقات کی تھی اور جنرل فرینک نے اسے سپیشل روم نمبر فور میں بیٹھ کر لارج ویو فارمولے کی کاپی دے دی تو عمران نے اسے سرسری طور پر دیکھ کر تسلی کر لی تھی کہ یہ واقعی فارمولے کی ہی کاپی ہے اور مکمل ہے تو اس نے ایک لاکھ ڈالر کا گارینٹڈ چیک جنرل فرینک کے حوالے کر دیا۔ جنرل فرینک نے اسے رازداری رکھنے کی ایک بار پھر درخواست کی ا
عمران نے اسے تسلی دی اور پھر سپیشل روم سے نکل کر وہ دوبار
ہال میں آکر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت سر کلب سے واپس گرانڈ ہوٹل پہنچ گیا جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔

"کمال ہے۔ آج تک ایسا نہیں ہوا کہ اس آسانی سے اس ق

کٹھن مشن مکمل ہو گیا ہو"...... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب صفدر کی تائید کر رہے ہوں۔

"تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے کہ یہ واقعی اصل فارمولا ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے جیب میں سے تہہ شدہ فائل نکالی اور اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ باقی سب کے چہروں پر امید کے تاثرات نمایاں طور پر نظر آرہے تھے۔ وہ سب عمران کے چہرے کو اس انداز میں دیکھ رہے تھے جیسے عمران کے چہرے پر ابھرآنے والے تاثرات سے ہی وہ فیصلہ کر لیں گے کہ کیا واقعی مشن کامیاب رہا ہے یا نہیں۔ گو فائل میں زیادہ صفحے نہیں تھے لیکن عمران نے انہیں پڑھتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ لگا دیا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے فائل بند کر کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"وکٹری"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ ان کے ستے ہوئے چہرے عمران کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھے تھے۔

"نہ صرف فارمولا اصل ہے بلکہ مکمل بھی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ہم نے واپس جانا ہے اور بس"۔ جولیا

یکن"...... عمران نے کہا تو اس کے منہ سے لیکن کا لفظ

ب بے اختیار چونک پڑے۔

لیا"...... ان سب نے ہی بے اختیار ہو کر پوچھا۔

یال ہے کہ آخری چیکنگ بھی کر لی جائے۔ دراصل جس

یں یقین نہیں آرہا کہ اتنی آسانی سے یہ انتہائی مشکل مشن

ہا ہے اسی طرح مجھے بھی یقین نہیں آرہا۔ میں چاہتا ہوں کہ

ںدشات دور کر کے جائیں"...... عمران نے کہا۔

طلب"...... جولیا نے کہا۔

طری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ڈیگوشیا جزیرے پر ڈاکٹر

بات کی جائے کہ کیا وہ مارشل ایریا میں آیا ہے یا نہیں اور

ان نے سٹور سے نکالا بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

ان آپ کس حیثیت سے اس سے بات کریں گے"۔ صفدر

نزل فرینک کے حوالے سے"...... عمران نے کہا۔

یکن جنرل فرینک سے تو وہ مل کر گیا ہے۔ پھر جنرل فرینک کو

ہتائے گا کہ کیا ہوا اور کیسے ہوا"...... اس بار جولیا نے کہا۔

اس کے علاوہ تو اور کوئی ایسا آدمی میرے ذہن میں نہیں ہے جو

بات کر سکے اور میں نے جنرل فرینک کی آواز بھی سنی ہوئی

نارسن کا کوئی تعلق اس سے نہیں ہو گا اس لئے ہو سکتا ہے کہ

اس انداز میں بات کی جائے کہ اصل بات سامنے آجائے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا آپ کو اس کا نمبر معلوم ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نمبر میں نے جنرل فرینک سے معلوم کر لیا ہے۔ پہلے تو اس نے صاف انکار کر دیا لیکن پھر میرے اصرار پر کہ میں صرف یہ جاننے کے لئے کہ کیا واقعی وہ یہاں مارشل ایریئے میں آرہا ہے تو پوچھ رہا ہوں۔ اگر وہ آرہا تھا تو لامحالہ جنرل فرینک کو نمبر معلوم ہو گا ورنہ نہیں۔ میری اس بات پر اس نے نمبر بتا دیا اور ساتھ ہی یہ بات بھی کہی کہ اس سے بات نہ کی جائے کیونکہ اس طرح یہ راز کھل بھی سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ڈیگوشیا جزیرے کا یہاں سے رابطہ نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

"یس۔ لارج ویو پراجیکٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ولیم سے بات کرائیں۔ میں جنرل فرینک بول رہا ہوں

مارشل ایریا ایکریمیا سے"...... عمران نے جنرل فرینک کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جنرل فرینک بول رہا ہوں ڈاکٹر ولیم۔ کیا آپ بخیریت پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے آپ کو اپنے بخیریت پہنچنے کی تو باقاعدہ اطلاع دے دی ہے۔ پھر آپ کیوں دوبارہ پوچھ رہے ہیں"...... دوسری طرف سے نتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اس لئے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ راستے میں آپ کا جہاز خراب و گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"جہاز۔ کیا مطلب۔ میں تو ہیلی کاپٹر پر آیا تھا۔ یہ جہاز کا کیا طلب ہوا"...... دوسری طرف سے مزید حیرت بھرے لہجے میں کہا یا۔

"مجھے تو یہی بتایا گیا تھا کہ آپ ہیلی کاپٹر چھوڑ کر جہاز پر ڈیگو شیا ئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ آپ کو غلط اطلاعات مل رہی ہیں۔ میں ٹھیک ہوں ر بخیریت پہنچ گیا ہوں"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے راض سے لہجے میں کہا گیا۔

"ڈاکٹر ولیم۔ آپ کو جو فارمولا دیا گیا ہے کیا آپ نے اسے اچھی طرح پڑھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"اس لئے کہ اس فارمولے کی کاپی کرنے والی مشین کے بارے میں ابھی معلوم ہوا ہے کہ اس میں نقص تھا۔ میں نے سوچا کہ کہیں کاپی میں کوئی نقص نہ پڑ گیا ہو اور آپ تو سائنس دان ہیں اس لئے زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ معمولی سے نقص سے الفاظ بدل جاتے ہیں اور اس طرح گڑبڑ ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں نے اسے پڑھا ہے۔ یہ ہر لحاظ سے صحیح اور درست ہے۔ آپ کی تشویش کا شکریہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"اب شک کی کوئی گنجائش نہیں رہی۔ اس لئے اب ہماری واپسی ہو گی اور بس۔ مشن مکمل ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار لمبے اور اطمینان بھرے سانس لئے۔

"آپ اس فارمولے کو کسی کوریئر سروس سے بھجوا دیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس کی ضرورت ہی نہیں۔ کسی کو یہاں علم ہی نہیں ہے کہ ہم نے فارمولے کی کاپی حاصل کر لی ہے اس لئے کوئی ہمارے پیچھے نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات

میں سرہلا دیئے اور پھر اس کے بعد واپسی کا پروگرام بننے لگا۔ کچھ فوری طور پر جانے کے حق میں تھے جبکہ کچھ کل شام کی فلائٹ سے واپس جانا چاہتے تھے تاکہ اس دوران یہاں اطمینان بھرے انداز میں سیر و تفریح کر سکیں کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"البرٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ البرٹ۔ میں تمہیں فون کرنے ہی والا تھا کہ اب ٹارسن کی نگرانی اور چیکنگ کی ضرورت نہیں رہی۔ ہم ویسے بھی واپس جا رہے ہیں کیونکہ ہمارے چیف نے مشن ختم کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مشن ختم ہو گیا ہے یا مشن مکمل ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ٹارسن نے اپنے آفس کی بجائے آفیسرز کلب کے فون سے راسن کو جزیرہ ہوائی میں کال کیا ہے۔ چونکہ ہم اس کی نگرانی کر رہے تھے اور ہمارے پاس لانگ رینج چیکر موجود تھا اس لئے ٹارسن اور راسن کے درمیان ہونے والی گفتگو ہم نے مانیٹر کر لی ہے۔ اس گفتگو کے لحاظ سے ٹارسن نے راسن کو بتایا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مشن مکمل ہو گیا ہے اور وہ اب مطمئن ہو کر

واپس چلے جائیں گے۔ راسن کے پوچھنے پر کہ یہ سب کیسے ہوا ہے، پہلے تو ٹارسن نے تفصیل بتانے سے انکار کر دیا لیکن پھر راسن کے بے حد اصرار پر ٹارسن نے صرف اتنا کہا کہ عمران کو فارمولا مہیا کر دیا گیا ہے اس لئے اس کا مشن مکمل ہو گیا ہے اور اب وہ مطمئن ہو کر واپس چلا جائے گا۔ البتہ اس امر کا علم تو بہت بعد میں عمران ہو گا کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ اس سے زیادہ بات نہیں کی اور یہ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا کہ جب وہ ایکریمیا واپس آئے گا تو پھر تفصیل سے بات ہو گی۔ یہ گفتگو سن کر میں نے آپ کو کال کیا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ مشن ختم کر دیا گیا ہے اس لئے میں نے پوچھا تھا کہ مشن ختم ہوا ہے یا مکمل ہو چکا ہے"...... البرٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ گفتگو ٹیپ کی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... البرٹ نے جواب دیا۔

"کیا تم فون پر مجھے یہ ٹیپ سنوا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں۔ کیونکہ اب آپ کے کمرے کا فون چیک نہیں ہو رہا حالانکہ ٹارسن کے ایجنٹ اسے چیک کر رہے تھے لیکن اب مجھے رپورٹ ملی ہے کہ وہ لوگ چیکنگ چھوڑ کر جا چکے ہیں"۔ البرٹ نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی البرٹ کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ کیسے معلوم ہوا تمہیں کہ ہمارا فون چیک ہو رہا ہے۔

اور کس طرح چیک ہو رہا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب وہ چھوڑ کر گئے ہیں تب معلوم ہوا ہے۔ میرے آدمی آپ کی نگرانی کر رہے تھے لیکن وہ ان ٹارسن کے آدمیوں کو چیک نہ کر سکے کیونکہ انہوں نے آپ کے کمرے کے ساتھ والا کمرہ لیا ہوا تھا اور وہاں انہوں نے باقاعدہ ایسی مشینی ڈیوائس نصب کی ہوئی تھی کہ آپ کے کمرے میں ہونے والی تمام بات چیت اور فون پر ہونے والی تمام گفتگو وہ ٹیپ کرتے رہے تھے جبکہ ہم صرف ون لائن چیک کرتے تھے۔ ان کے جانے کے بعد کمرہ خالی ہوا تو اس کی اصول کے مطابق صفائی ہوئی تو وہاں سے ایسے خالی سپولز ملے جو ایسی مشینری میں استعمال ہوتے ہیں۔ ہمارے آدمیوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے ان سپولز کو چیک کرنے کے بعد کمرہ چیک کیا تو یہ بات حتمی طور پر سامنے آگئی کہ ایسا ہو رہا تھا اور یہ سب کچھ کرنے والے ٹارسن کے آدمی تھے کیونکہ وہاں سے ٹارسن کلب کے پیڈ کا ایک صفحہ بھی مڑے تڑے انداز میں ملا ہے"...... البرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال وہ ٹیپ سنواؤ"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے ٹارسن کی آواز سنائی دی۔ پھر راسن کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد ان دونوں کے درمیان بات چیت ہونے لگی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ تھا اس لئے عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی ان دونوں کے درمیان ہونے گفتگو بخوبی

...رہے تھے۔

"آپ نے سن لی ٹیپ"...... ٹیپ ختم ہونے کے بعد البرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ اور اب یہ بتاؤ کہ یہ ٹارسن کس کلب میں بیٹھتا ہے"۔ ...ان نے کہا۔

"آفیسرز کلب میں۔ وہ اس وقت بھی وہاں موجود ہے"۔ البرٹ ...اب دیا۔

"تمہارے آدمی بھی وہاں موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ اس کی مسلسل نگرانی کر رہے ہیں"...... دوسری ...سے کہا گیا۔

"ٹارسن کتنا وقت مزید وہاں گزارے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"ابھی دو تین گھنٹے وہ وہیں رہے گا۔ یہ اس کا روزانہ کا معمول ..."...... البرٹ نے جواب دیا۔

"آفیسرز کلب کہاں ہے اور کیا یہ اوپن کلب ہے یا یہاں جانے ...خصوصی کارڈ کی ضرورت پڑتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ممبرز اور مہمانوں کے علاوہ اور کوئی وہاں نہیں جا سکتا۔ اگر ...ہاں جانا چاہیں تو اس کا انتظام ہو سکتا ہے"...... البرٹ نے ...

"...وہ کیسے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے آدمی وہاں موجود ہیں۔ وہ مہمانوں کے کارڈز قم دے کر

حاصل کر لیں گے اور آپ کو کلب کے باہر پہنچا دیں گے۔ ان کا
ا، مدد سے آپ آسانی سے کلب میں جا سکتے ہیں"...... البرٹ
واب دیا۔

"ٹارسن کی رہائش گاہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کی رہائش گاہ سپیشل آفیسرز کالونی میں ہے جو ٹراڈ رو
ہے۔ کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی بلاک۔ لیکن وہاں چیک پو
ہے جو بغیر اجازت کسی مہمان کو اندر نہیں جانے دیتے"۔ ال
نے جواب دیا۔

"وہاں جانے کا کوئی ایسا طریقہ کہ ٹارسن کو اس کی اطلاع
سکے"...... عمران نے کہا۔

"اس کالونی کے عقب میں ویسٹرن مارکیٹ ہے۔ اس مار
کے اندر سے ایک چھوٹا سا راستہ کالونی میں جاتا ہے جس پ
چیکنگ نہیں کی جاتی۔ یہ راستہ ٹاپ سٹار موٹرز کے شوروم ت
ایک سٹریٹ میں ہے"...... البرٹ نے جواب دیا۔

"تمہارے آدمی وہاں بھی نگرانی کرتے ہیں"...... عمران
کہا۔

"نہیں جناب۔ وہاں نگرانی کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... ا
نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ بے حد شکریہ۔ بہرحال اب نگرا
ضرورت نہیں ہے کیونکہ مشن واقعی مکمل ہو چکا ہے۔ تمہیں

معاوضہ پہنچ جائے گا"...... عمران نے کہا اور پھر البرٹ کا شکریہ ادا کر
کے اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ہونا کیا ہے۔ ہم مکمل طور پر احمق بنائے گئے ہیں"...... عمران
نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب تو یہ ہے کہ یہ فارمولا درست نہیں ہے"۔ صفدر
نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ اس فارمولے میں باقاعدہ
ایسی گڑبڑ کی گئی ہے کہ آخر میں وہ نتیجہ نہ نکل سکے جو نکلنا چاہئے اور یہ
سارا کھیل اس ٹارسن کا ہے۔ اس نے واقعی شاندار انداز میں یہ
کھیل کھیلا ہے اور ہم حقیقتاً احمق بن گئے ہیں۔ اگر البرٹ یہ کال نہ
کرتا اور میرے منہ سے لفظ ختم نہ نکلتا تو واقعی انتہائی شرمناک
شکست کا سامنا ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کھیل کیا کھیلا گیا ہے۔ ٹارسن تو کسی سٹیج پر سامنے نہیں
آیا۔ آپ نے جنرل فرینک کے مارشل ایریئے میں فون کر کے چیک
کیا اور پھر ڈیگوشیا میں ڈاکٹر ولیم کو فون کر کے چیک کیا ہے۔ اس
کے باوجود یہ سب کچھ کیسے ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔

"یقیناً ٹارسن نے اس کھیل کو ڈائریکٹ کیا ہے اور ویسے بھی وہ
اپنی شاندار پلاننگز میں بے حد مشہور ہے۔ آج تک میں نے صرف سنا
تھا لیکن آج عملی طور پر اس کا مظاہرہ بھی ہو گیا ہے۔ جنرل فرینک

اور ڈاکٹر ولیم دونوں اس کھیل کے اداکار تھے اور یقیناً اس ٹارسن ہر پہلو کا خیال رکھا ہے۔ بہر حال اب تفصیل بھی ٹارسن خود بتا گا"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ اب آپ ٹارسن سے کیا پوچھنے جا رہ ہیں"...... اچانک صالحہ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" اس فارمولے کے بارے میں اور کیا پوچھنا ہے"...... عمرا نے چونک کر جواب دیا۔

" میرا خیال ہے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں معلوم کہ فارمولا مارشل ایریا میں موجود ہے۔ وہ لوگ مطمئن ہو چکے ہیں کہ ہم احمق بن چکے ہیں اس لئے اب ٹارسن کو چھیڑنے کی بجا کیوں نہ ہم بظاہر یہاں سے واپس پاکیشیا چلے جائیں تاکہ یہ لوگ پوری طرح مطمئن ہو جائیں اور پھر راستے میں ڈراپ ہو کر نئے کاغذات اور نئے میک اپ میں یہاں پہنچیں اور جنرل فرینک کو قا میں کر کے اصل فارمولا حاصل کر لیں"...... صالحہ نے کہا۔

" گڈ شو۔ واقعی تم نے بہترین تجویز دی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ سٹور کو اوپن نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ڈاکٹر ولیم کا کارڈ نہ ہو اور ڈاکٹر ولیم ڈیگو شیا میں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" پھر تو بات سیدھی ہے کہ یہاں دھکے کھانے کی بجائے ڈیگو شیا پہنچ جائیں۔ وہ ڈاکٹر ولیم تو ظاہر ہے اصل فارمولا لے گیا ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ٹارسن نے وہاں سے کارڈ منگوا لیا ہو گا اور اسے ویسے ہی بریف کر دیا گیا ہو گا تاکہ وہ ہمیں ڈاج دے سکے ورنہ اگر اصل فارمولے کی کاپی وہاں رکھی جاتی تو یہ کام پہلے بھی ہو سکتا تھا۔ ویسے بھی اب ڈاکٹر ولیم سے ہونے والی گفتگو مشکوک ہو گئی ہے۔ شک تو مجھے پہلے بھی پڑ رہا تھا کہ یہاں سے ڈیگو شیا جزیرے کا طویل فاصلہ ہیلی کاپٹر پر کیوں طے کیا گیا لیکن پھر میں خاموش ہو گیا تھا کہ شاید کسی خاص سیکورٹی کی وجہ سے ایسا کیا گیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

" تو پھر اس سٹور کو تباہ کر دیا جائے اور پھر وہاں سے فارمولا حاصل کیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ اس سے وہ فائل بھی ساتھ ہی تباہ ہو جائے گی"۔ عمران نے جواب دیا۔

" پھر ایسا ہے کہ پہلے ڈیگو شیا پہنچا جائے۔ وہاں سے کارڈ حاصل کیا جائے اور پھر یہاں واپس آ کر فارمولا حاصل کیا جائے۔ اس کے علاوہ اور تو کوئی صورت نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اس طرح صالحہ کی تجویز بھی پیش نظر رہے گی کہ بظاہر ہم یہاں سے مطمئن ہو کر واپس چلے گئے ہیں۔ لیکن ہم ڈیگو شیا سے کارڈ حاصل کر کے واپس آ جائیں گے اور پھر یہاں سے فارمولا حاصل کر لیں گے"...... جولیا نے کہا۔

" اگر ٹارسن نے پہلے کارڈ منگوا کر کھیل کھیلا ہے تو وہ دوبارہ بھی

کارڈ منگوا سکتا ہے"...... اچانک تنویر نے کہا۔

" وہاں سے کارڈ آنے میں کافی وقت لگے گا اور اتنے طویل عرصے تک ٹارسن کو پابند نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے یہی ہو سکتا ہے کہ ہم براہ راست مارشل ایریا میں ریڈ کریں اور پھر وہاں جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ کارڈ پر پرائم منسٹر کے صرف دستخط سے کمپیوٹر اوپن نہیں ہوتا ہو گا بلکہ اس کارڈ پر کوئی خصوصی نمبر الاٹ کیا گیا ہو گا اور یہ سسٹم اس نمبر سے اوپن ہوتا ہو گا۔ البتہ یہ نمبر پرائم منسٹر کے دستخطوں سے جاری کردہ کارڈ پر ہوتے ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

" ویری گڈ کیپٹن شکیل۔ تم نے واقعی بہترین بات سوچی ہے۔ نجانے کیا بات ہے اس مشن میں واقعی میرا ذہن کام نہیں کر رہا ورنہ یہ بات مجھے سوچنی چاہئے تھی"...... عمران نے کہا۔

" تمہارا ذہن صرف فتح کی طرف سوچتا ہے۔ اس بار چونکہ تمہارے ذہن کو احساس ہوا ہے کہ صرف تم ہی ذہین نہیں ہے بلکہ تم سے بھی زیادہ ذہین لوگ موجود ہیں تو اس نے کام کرنا ہی چھوڑ دیا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے اور عمران بھی ان میں شامل تھا۔

ٹارسن اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے سامنے راسن اور ڈیزی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ابھی تھوڑی دیر پہلے جزیرہ ہوائی سے واپس آئے تھے اور ایئر پورٹ سے سیدھے آفس پہنچے تھے۔ ٹارسن کا چہرہ فتح مندی اور کامیابی سے بھرپور مسکراہٹ سے جگمگا رہا تھا جبکہ راسن اور ڈیزی دونوں کے چہروں پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کوئی دیو مالائی کہانی سن رہے ہوں۔ ایسی کہانی جس میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات عام دنیا میں وقوع پذیر نہ ہو سکتے ہوں۔

" عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا ہے یا نہیں"۔ ٹارسن کے خاموش ہوتے ہی راسن نے پوچھا۔

" ہاں۔ وہ واپس چلا گیا ہے۔ میرے آدمی انہیں باقاعدہ ایئر پورٹ پر چیک کرتے رہے ہیں"...... ٹارسن نے جواب دیا۔

" آپ نے کمال کر دیا باس۔ آپ نے اس زمانے کے سب سے

شاطر آدمی کو بھی ایسا چکر دیا ہے کہ جس کا شاید وہ کبھی تصور بھی نہ کر سکے۔ اور وہ سمجھ رہا ہو گا کہ اس نے چکر دے کر فارمولا حاصل کر لیا ہے"...... راسن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ اصل گیم تو یہی تھی کہ اسے آخری لمحے تک یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اسے باقاعدہ ٹریپ کیا جا رہا ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

" باس۔ کیا آپ نے معلوم کیا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت واپس پاکیشیا پہنچ چکا ہے یا نہیں"...... اچانک ڈیزی نے کہا جو شروع سے اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی اور اس کی بات سن کر ٹارسن اور راسن دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" کیوں۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ ظاہر ہے اب فارمولا لے کر اس نے پاکیشیا ہی جانا ہے اور کہاں جانا ہے"...... ٹارسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے دراصل اب تک یقین نہیں آ رہا کہ عمران کو اس طرح ڈاج بھی دیا جا سکتا ہے لیکن بظاہر حالات یہی نظر آتے ہیں کہ وہ مکمل طور پر ڈاج کھا گیا ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ خوش قسمتی بھی عمران کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اس لئے بعض اوقات ایسے امکانات ہو جاتے ہیں کہ اسے ان باتوں کا بھی علم ہو جاتا ہے جن کے بارے میں شاید پہلے اسے کبھی بھی علم نہ ہو سکے اس لئے اگر وہ راستے میں ڈراپ ہو گیا ہے تو یہ سمجھ لیں کہ اس کی یہاں سے روانگی صرف آپ کو ڈاج دینے کے لئے تھی اور اسے اصل بات کا علم ہو چکا ہے"...... ڈیزی

نے کہا۔

" اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے ڈیزی۔ آخر کوئی وجہ بھی تو ہو"۔ راسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ڈیزی کی بات درست ہے۔ عمران کے ساتھ واقعی ایسے ہی ہوتا ہے۔ مجھے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔ بہرحال ابھی معلوم ہو جائے گا"...... ٹارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" راجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ٹارسن بول رہا ہوں راجر"...... ٹارسن نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

" ایئر پورٹ حکام سے معلوم کرو کہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا پہنچے ہیں یا راستے میں کہیں ڈراپ ہو گئے ہیں۔ انہیں کہو کہ وہ مکمل انکوائری کر کے رپورٹ دیں اور رپورٹ جلد از جلد حاصل کرو"...... ٹارسن نے کہا۔

" یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹارسن نے رسیور رکھ دیا۔

" ابھی تھوڑی دیر میں معلوم ہو جائے گا کیونکہ مسافروں کے بارے میں رپورٹس ایئر پورٹ سے مل جاتی ہیں"...... ٹارسن نے

کہا تو راسن اور ڈیزی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹارسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ٹارسن بول رہا ہوں"...... ٹارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تاکہ ڈیزی اور راسن دونوں راجر کی طرف سے دی گئی رپورٹ سن سکیں۔

"راجر بول رہا ہوں باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے یہاں سے پاکیشیا کے لئے سیٹیں بک کرائی تھیں لیکن وہ پہلے سٹاپ آسٹروم میں ہی ڈراپ ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹارسن کے ساتھ ساتھ راسن بھی بے اختیار اچھل پڑا جبکہ ڈیزی کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"آسٹروم میں۔ کیوں"...... ٹارسن نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

"باس۔ میں نے آسٹروم میں ہماری ایجنسی کے لئے کام کرنے والے آدمی کے ذریعے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کے مطابق یہ لوگ جو ڈراپ ہوئے تھے ایئرپورٹ سے ہوٹل ایمبیسڈر پہنچے اور پھر چند گھنٹوں بعد ہوٹل سے چلے گئے۔ البتہ یہ بات بھی حتمی طور پر سامنے آئی ہے کہ وہ لوگ آسٹروم سے باہر نہیں گئے کیونکہ ایئرپورٹ سے ان کے کہیں جانے کا ریکارڈ نہیں مل سکا"...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ لازماً میک اپ

کر کے اور نئے کاغذات بنوا کر کہیں گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ واپس ایکریمیا ہی آ گئے ہوں۔ تم فوراً آسٹروم کے ایجنٹ سے کہو کہ وہ اس کی تفصیلی انکوائری کرے۔ فوراً اور جلد از جلد"...... ٹارسن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹارسن نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈیزی کی بات درست ثابت ہوئی ہے۔ عمران کو اصل بات کا علم ہو گیا ہے۔ اگر ایسا ہوا ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ اب تک کی ہماری تمام محنت ضائع چلی گئی"۔ ٹارسن نے کہا۔

"باس۔ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ ایسا ہوا ہے تو پھر اب موجودہ پوزیشن میں عمران کیسے فارمولا حاصل کر سکتا ہے"۔ راسن نے کہا تو ٹارسن بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ یہ بات واقعی سوچنے کی ہے۔ ہمارے لئے چند پوائنٹس موجود ہیں جنہیں پیش نظر رکھ کر ہم اس معاملے پر غور کر سکتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اب عمران کو معلوم ہو چکا ہے کہ فارمولا مارشل ایریا کے خصوصی سٹور میں ہے اور اس مارشل ایریا کا انچارج جنرل فرینک ہے۔ دوسری بات یہ بھی عمران کو معلوم ہو چکی ہے کہ جب تک ڈیگوشیا کے پراجیکٹ انچارج ڈاکٹر ولیم کا کارڈ مارشل ایریئے میں نہیں پہنچے گا تب تک فارمولا سٹور سے باہر نہیں آ سکتا۔ ٹارسن نے کہا۔

"اور اگر وہ سٹور کو تباہ کر دیں تب"...... راسن نے کہا۔

"نہیں۔ اول تو سٹور تباہ ہی نہیں ہو سکتا۔ دوسری بات یہ کہ اگر تباہ کر دیا جائے تب تو فارمولا بھی ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ اس لئے عمران اسے تباہ کرنے کی بجائے باقاعدہ آپریٹ کر کے فارمولا باہر نکالنے کی کوشش کرے گا"...... ٹارسن نے کہا۔

"میرا خیال ہے باس کہ عمران یہاں سے گیا ہی اس لئے ہے کہ آپ مطمئن ہو جائیں اور وہ آسٹروم سے ڈیگوشیا پہنچے۔ وہاں سے کارڈ حاصل کرے اور پھر واپس یہاں آکر وہ سٹور سے فارمولا حاصل کرے"...... ڈیزی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے اور عمران اپنی صلاحیت بھی استعمال کر سکتا ہے کہ وہ پرائم منسٹر کی آواز یا میری آواز کی نقل کر کے ڈاکٹر ولیم سے کارڈ حاصل کرے اس لئے ڈاکٹر ولیم کو اس بارے میں الرٹ کرنا ہو گا"...... ٹارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ لارج ڈیو پراجیکٹ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹارسن بول رہا ہوں ایکریمیا سے۔ ڈاکٹر ولیم سے بات کرائیں"۔ ٹارسن نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر ولیم کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ولیم۔ آپ کو میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ ہم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ڈاج دینے کے لئے جو سکیم بنائی تھی وہ ناکام رہی ہے اور انہیں ہماری سکیم کے بارے میں علم ہو گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اب وہ مارشل ایریا سے لارج ڈیو کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے دوبارہ کوشش کریں اور آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے کارڈ کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے اور اس بات کا علم انہیں بھی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ڈیگوشیا پہنچ کر پراجیکٹ پر ریڈ کریں یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ پرائم منسٹر صاحب یا میری آواز میں آپ سے کہیں کہ آپ کارڈ ایکریمیا بھجوا دیں یا اور بھی کوئی دوسری بات کریں تو آپ نے اس معاملے میں اب انتہائی الرٹ رہنا ہے"...... ٹارسن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیسے علم ہو گیا انہیں حالانکہ انہوں نے پہلے بھی جنرل فرینک کی آواز میں مجھ سے بات کی تھی جس کے بارے میں، میں نے آپ کو رپورٹ دی تھی اور آپ نے بتایا تھا کہ یہی وہ ایجنٹ ہے"۔ ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

"معلوم نہیں۔ اچانک اطلاع ملی ہے کہ وہ لوگ چوکنا ہو گئے ہیں۔ بہر حال آپ نے ہر طرح سے محتاط رہنا ہے کیونکہ آپ کے کارڈ کے بغیر وہ کسی صورت بھی فارمولا حاصل نہیں کر سکتے"۔ ٹارسن

نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں۔ نہ صرف میں محتاط رہوں گا بلکہ اب میں پراجیکٹ پر ریڈ الرٹ کر دیتا ہوں تاکہ اگر وہ یہاں آئیں تو سیکورٹی کے ہاتھوں ختم ہو جائیں"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

" اگر آپ کہیں تو میں اپنی ایجنسی کے ماہر ایجنٹ حفاظت کے لئے بھجوا دوں"...... ٹارسن نے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے۔یہاں سیکورٹی کا کام ویسے بھی بلیک ایجنسی کے سپرد ہے"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ گڈ بائی"...... ٹارسن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" مارشل ایریا"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" ٹارسن بول رہا ہوں۔جنرل فرینک سے بات کرائیں"۔ ٹارسن نے کہا۔

" یس سر۔ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ جنرل فرینک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جنرل فرینک کی آواز سنائی دی۔

" ٹارسن بول رہا ہوں جنرل فرینک"...... ٹارسن نے کہا۔

" اوہ آپ۔ فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس فارمولے پر شک پڑ گیا ہے اس لئے اطلاع ملی ہے کہ وہ ایکریمیا سے پاکیشیا جانے کی بجائے آسٹروم میں ڈراپ ہو گئے ہیں اور پھر وہاں سے غائب ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ کسی بھی وجہ سے مشکوک ہو گئے ہیں اور اب یقیناً انہوں نے خود فارمولا یا اس کی کاپی حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اب وہ براہ راست مارشل ایریا کے سٹور پر حملہ کریں اس لئے آپ مارشل ایریئے میں نہ صرف ریڈ الرٹ کرا دیں بلکہ آپ پلیز خود بھی مارشل ایریا سے باہر نہ جائیں جب تک معاملات فائنل نہ ہو جائیں"...... ٹارسن نے کہا۔

" لیکن وہ بغیر ڈاکٹر ولیم کے کارڈ کے فارمولا کسی صورت بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ پھر وہ کیا کریں گے"...... جنرل فرینک نے کہا۔

" میں نے ڈاکٹر ولیم کو بھی الرٹ کر دیا ہے لیکن آپ پھر بھی محتاط رہیں۔ وہ لوگ حد درجہ شاطر ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی ترکیب سوچ لیں اور ہم اطمینان سے بیٹھے رہ جائیں"...... ٹارسن نے کہا۔

" لیکن میں کب تک مارشل ایریا میں محدود ہو کر رہ جاؤں۔ آخر اس کی کوئی حد تو ہو"...... جنرل فرینک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" صرف چند روز کی بات ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

" نہیں جناب۔ یہ چند روز کی بات کیسے ہو سکتی ہے۔ نجانے وہ لوگ کب یہاں آئیں۔ آپ انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیں تاکہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے "...... جنرل فرینک نے کہا۔

" میرے ایجنٹ ان کے خلاف کام کریں گے لیکن بہرحال انہیں ٹریس کرنے میں وقت لگے گا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں اپنے ایجنٹ مارشل ایریا میں بھجوا دوں کیونکہ وہ جہاں بھی ہوں گے اور جس روپ میں بھی ہوں گے بہرحال پہنچیں گے وہ آپ کے پاس ہی "۔ ٹارسن نے کہا۔

" نہیں۔ یہاں ان کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں پہلے ہی ریڈ الرٹ ہے۔ آپ انہیں باہر ہی ٹریس کرا کر ختم کریں "...... جنرل فرینک نے کہا۔

" اوکے ٹھیک ہے۔ بہرحال آپ محتاط رہیں۔ گڈ بائی "۔ ٹارسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" باس۔ آپ ہمیں حکم دیں۔ ہم ان کو ٹریس کر کے ہلاک کر دیتے ہیں "...... راسن نے کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے ڈیزی "...... ٹارسن نے ڈیزی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" باس۔ اب واقعی آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ہم انہیں ٹریس کر کے ختم کر دیں ورنہ یہ لوگ تو مستقل سر درد بنے رہیں گے "۔ ڈیزی نے کہا۔

" اوکے۔ پھر تم دونوں اپنے طور پر کام کرو اور ان کا خاتمہ کر دو۔ میں تمہارے سیکشن کو آرڈر کر دیتا ہوں "...... ٹارسن نے کہا تو راسن اور ڈیزی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

آسٹروم کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ انہوں نے اپنے پلان کے مطابق ایکریمیا سے پاکیشیا کے لئے سیٹیں ریزرو کرائی تھیں اور پھر ایئرپورٹ پر ہی انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ چند لوگ ان کی باقاعدہ چیکنگ کر رہے ہیں اور انہوں نے بکنگ کاؤنٹر سے معلومات بھی کی تھیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کہاں کے لئے بکنگ کرائی ہے اور پھر وہ آسٹروم میں ہی ڈراپ ہو گئے اور ایئر پورٹ سے پہلے ایک ہوٹل میں گئے لیکن پھر صفدر نے مارکیٹ جا کر وہاں سے میک اپ کا سامان خریدا اور پھر ہوٹل میں ہی انہوں نے ایکریمین میک اپ کئے۔ عمران نے آسٹروم کی ایک پراپرٹی ڈیلنگ کمپنی کے ذریعے ہوٹل سے ہی ایک کوٹھی کی بکنگ کرائی اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے علیحدہ علیحدہ ہوٹل سے نکلے اور اس کوٹھی

میں پہنچ گئے۔ عمران نے آسٹروم میں موجود فارن ایجنٹ کو اس کوٹھی میں کال کر کے اسے اپنے نئے میک اپ کے لحاظ سے نئے کاغذات بنوانے کے لئے کہا اور اب وہ سب اس کوٹھی میں بیٹھے کاغذات کا انتظار کر رہے تھے۔

"تو اب ہم دوبارہ ولنگٹن جائیں گے اور مارشل ایریئے پر ریڈ کر کے وہاں سے فارمولا حاصل کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ پہلے ڈیگوشیا جانا چاہئے۔ وہاں سے کارڈ حاصل کریں یا پھر اگر وہاں فارمولا موجود ہو تو فارمولا وہیں سے حاصل کر کے واپس پاکیشیا چلے جائیں ورنہ مارشل ایریئے پر ریڈ فضول جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"جو کچھ مجھے جنرل فرینک نے بتایا ہے اس لحاظ سے تو براہ راست مارشل ایریا کے سٹور پر حملے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ لیکن یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اگر ہم نے ڈیگوشیا سے کارڈ حاصل کیا تو اس کی اطلاع فوراً وہاں پہنچ جائے گی اور پھر شاید ایکریمیا مارشل ایریا میں اپنے ملک کی پوری فوج ہی پہنچا دے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آخر تم نے کیا سوچا ہے"...... جولیا نے زچ ہو جانے والے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل بتائے گا کہ میں نے کیا سوچا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاموش بیٹھا ہوا کیپٹن شکیل عمران کی بات

سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"میری سوچ کے مطابق"...... کیپٹن شکیل نے بولنا شروع کیا۔

"تم اپنی نہیں میری سوچ کی بات کرو"...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کی سوچ کے بارے میں صرف اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور میرے اندازے کے مطابق آپ نے یہ پلان بنایا ہے کہ پہلے مارشل ایریئے کے سٹور پر کام کیا جائے۔ اگر تو فارمولا وہاں سے نکل سکا ہے تو ٹھیک ورنہ دوسری صورت میں سٹور کو تباہ کر دیا جائے اور پھر ایکریمیا سے ڈیگوشیا پہنچا جائے اور وہاں لارج ویو پراجیکٹ کو تباہ کر کے وہاں سے ان کا ورکنگ فارمولا حاصل کر کیا جائے۔ ورکنگ فارمولے پر سائنس دان کام کر کے اصل فارمولے تک پہنچ سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے جبکہ عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھ سے سر پکڑ لیا۔

"کیا کیپٹن شکیل کی بات درست ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ کہیں میرے سر کے اوپر کوئی سکرین تو نصب نہیں ہو گئی کہ جو میں ذہن کی گہرائیوں میں سوچتا ہوں وہ باہر سکرین پر آجاتا ہے اور کیپٹن شکیل اسے دیکھ کر بتا دیتا"۔ عمران نے کہا۔

"کیا واقعی عمران صاحب۔ آپ نے یہی پلان بنایا تھا"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بنایا تھا نہیں، بنایا ہوا ہے۔ واقعی میرا پلان یہی ہے اور موجودہ صورت حال میں اس سے بہتر پلان بن ہی نہیں سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ اگر آخر میں ڈیگوشیا میں ہی کام کرنا ہے تو پھر کیوں نہ صرف وہیں کام کیا جائے۔ پھر مارشل ایریئے میں کام کرنے کا کیا فائدہ"...... جولیا نے کہا۔

"اصل فارمولا تو مارشل ایریئے میں ہی ہے اس لئے ہمیں پہلے وہیں کوشش کرنی چاہئے۔ بفرض محال اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو پھر ہم ورکنگ فارمولے تک اپنے آپ کو محدود کر لیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو صفدر اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ آسٹروم میں فارن ایجنٹ جیکب بھی تھا۔ جیکب نے جیب سے کاغذات نکالے اور عمران کی طرف بڑھا دیئے۔

"بیٹھو"...... عمران نے کاغذات لیتے ہوئے کہا تو جیکب سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران کافی دیر تک کاغذات کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر

اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو جیکب۔ تم نے واقعی کام کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"شکریہ جناب۔ آپ کی یہ تعریف میرے لئے اعزاز ہے"۔ جیکب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب یہ بتاؤ کہ ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن میں ایک فوجی چھاؤنی ہے جسے مارشل ایریا کہا جاتا ہے۔ اس مارشل ایریا میں کسی آدمی کو تم جانتے ہو یا تمہارے ذہن میں اس بارے میں کوئی ٹپ ہو"....... عمران نے کہا۔

"میرا براہ راست تو کوئی تعلق نہیں ہے مسٹر مائیکل۔ البتہ ولنگٹن میں ایک کلب ہے جس کا نام تو بیکڑم ہے لیکن اسے عرف عام میں فوجی کلب کہا جاتا ہے کیونکہ کرنل اور میجر رینک کے افسران کا یہ پسندیدہ کلب ہے۔ اس کا مالک اور جنرل مینجر ہوسٹن میرا گہرا دوست ہے اور ہوسٹن کے تعلقات فوج کے اعلیٰ ترین افسروں کے ساتھ انتہائی گہرے ہیں۔ وہ آپ کی مدد کر سکتا ہے۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوسٹن اپنے دوستوں کے خلاف ہماری مدد کرے گا"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اگر اسے بھاری معاوضہ دیا جائے تو ضرور کرے گا۔ اس کا ماٹو ہی دولت کمانا ہے لیکن ایک بات ہے کہ وہ اگر کام کرنے پر آمادہ ہو جائے تو پھر کسی قسم کی بے ایمانی نہیں کرتا۔ یہ اس کی

زندگی کا اصول ہے"....... جیکب نے جواب دیا۔

"کیا تم اس سے فون پر بات کر سکتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن آپ نے وہاں کرنا کیا ہے"....... جیکب نے کہا۔

"مارشل ایریا میں ایک سپیشل سٹور ہے جو مارشل ایریا کے انچارج جنرل فرینک کی کسٹڈی میں ہے۔ وہی اسے آپریٹ کر سکتا ہے اور جنرل فرینک کو کسی طرح بھی ہم اپنے کام کے لئے آمادہ نہیں کر سکتے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں خصوصی انتظامات کئے گئے ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہاں اس طرح داخل ہو جائیں کہ جنرل فرینک اور اس کے عملے کو یا وہاں کی سیکورٹی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ کام وہ آسانی سے کر لے گا"....... جیکب نے کہا اور اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"بیکڑم کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں آسٹروم سے جیکب بول رہا ہوں۔ ہوسٹن سے بات کراؤ"۔ جیکب نے کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہوسٹن بول رہا ہوں"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ

سنائی دی۔

"ہوسٹن۔ میں آسٹروم سے جیکب بول رہا ہوں۔ کیا تمہارا فون محفوظ ہے"...... جیکب نے کہا۔

"محفوظ ۔ اوہ کیا کوئی خاص بات ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہاں۔ میں چاہتا ہوں تمہیں بھاری دولت کمانے کا موقع مہیا کروں"...... جیکب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ نیکی اور پوچھ پوچھ ۔ تم واقعی اچھے دوست ہو۔ ایک بات"...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور عمران سمجھ گیا کہ ہوسٹن کی زندگی کا مقصد ہی دولت کمانا ہے۔

"ہیلو۔ اب فون محفوظ ہے ۔ کھل کر بات کرو"...... چند لمحوں بعد ہوسٹن کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"میرے دوستوں کا ایک گروپ مارشل ایریا میں کام کرنا چاہتا ہے"...... جیکب نے کہا۔

"کیا کام ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"تم انہیں کسی بھی انداز میں مارشل ایریا میں ایڈجسٹ کرا دو۔ کسی بھی انداز میں۔ کام وہ خود کر لیں گے۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا"...... جیکب نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں جیکب۔ ایسا ان دنوں ممکن نہیں ہے کیونکہ وہاں ریڈ الرٹ ہو چکا ہے اور اب نہ وہاں کوئی ریڈ پاس کے بغیر داخل ہو

سکتا ہے اور نہ باہر آ سکتا ہے اور ریڈ پاس جنرل فرینک جاری کرتا ہے اور تم نہیں جانتے کہ جنرل فرینک کس قدر وہمی آدمی ہے حتیٰ کہ جنرل فرینک نے اپنے آپ پر پابندی لگا رکھی ہے۔ وہ باقاعدگی سے سر کلب جاتا تھا لیکن کل سے وہ سر کلب بھی نہیں جا رہا اس لئے آج کل تو ایسا ممکن ہی نہیں رہا۔ ہاں جب حالات نارمل ہو جائیں گے تو پھر کام ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر جیکب کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"سیکورٹی آفیسر اور اس کے آدمی مارشل ایریئے سے باہر رہتے ہوں گے۔ ان پر تو یہ پابندی لاگو نہیں ہوتی ہو گی"...... عمران نے جیکب کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو جیکب کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہا۔

"پہلے باہر رہتے تھے لیکن اب ریڈ الرٹ کے بعد یہ مارشل ایریا کے اندر چلے گئے ہیں۔ اب وہ بھی باہر نہیں جا سکتے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی صورت نکالو ہوسٹن۔ معاوضہ تمہارے مطلب کا مل سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کتنے افراد کا گروپ ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"چار مرد اور دو عورتیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ سوری جیکب۔ ایک آدمی کی بھی گنجائش نہیں ہے۔

لتنے افراد کیسے جا سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تمہارا شکریہ جیکب۔ اب ہم خود ہی کوئی راستہ نکال لیں گے"۔ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے جیکب سے کہا۔

" اب مجھے اجازت"...... جیکب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو جیکب اٹھا اور سلام کر کے واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ صفدر بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ گیا تا کہ بیرونی پھاٹک بند کر سکے۔

"اس کا مطلب ہے کہ ٹارسن کو معلوم ہو چکا ہے کہ اس کی سکیم ناکام رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن کیسے اسے معلوم ہو سکتا ہے۔ اس کے مطابق تو ہم فارمولے کی کاپی لے کر واپس پاکیشیا جا چکے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اسے ہمارے یہاں آسٹروم میں ڈراپ ہونے اور پھر ہوٹل سے غائب ہونے پر شک پڑا ہے۔ وہ ایجنسی کا چیف ہے اس لئے وہ فوراً اس نتیجے پر پہنچ گیا ہو گا کہ ہمیں اس کی گیم کے بارے میں شک پڑ گیا ہے اور اب یقیناً اس نے ڈیگوشیا میں بھی ریڈ الرٹ کرا دیا ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آ گیا۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

" وہی جو پہلے تھا۔ البتہ اب یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اب وہاں تنویر ایکشن کرنا پڑے گا۔ تب ہی کام ہو گا"...... عمران نے کہا تو خاموش بیٹھا ہوا تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

" تم یہ مشن میرے ذمے لگا دو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

" پلاؤ کھائیں گے احباب والا نتیجہ نکلے گا اور کیا ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ تنویر ایکشن ہو گا اور خود ہی ایسی فضول باتیں کر رہے ہو"...... جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا تو تنویر کا بگڑا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

" میں نے تنویر ایکشن کی بات کی ہے مجسم تنویر کی بات نہیں کی۔ مجھے اپنا رقیب ویسے بھی بے حد عزیز ہے"...... عمران نے کہا تو اس بار سب کے ساتھ جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

راسن اپنے آفس میں موجود تھا۔ ڈیزی بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ شادی کے بعد وہ دونوں اکٹھے ہی کام کرتے تھے۔ وہ دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بیٹھے بات چیت کر رہے تھے۔

"کیا تمہیں یقین ہے راسن کہ ہارڈی گروپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسٹرڈم میں تلاش کر لے گا"...... ڈیزی نے کہا۔

"ہاں۔ ہارڈی گروپ ایسے کاموں کا ماہر ہے۔ تم بے فکر رہو"۔ راسن نے جواب دیا۔

"لیکن اگر وہ آسٹرڈم سے باہر جا چکے ہوں تو پھر"...... ڈیزی نے کہا۔

"ایسی صورت میں یہ گروپ ہمیں اس کی پوری تفصیل مہیا کر دے گا۔ اس کا کام ہی یہی ہے"...... راسن نے کہا اور پھر اس سے

پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور راسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"آسٹرڈم سے ہارڈی کی کال ہے باس"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... راسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہارڈی بول رہا ہوں آسٹرڈم سے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ راسن اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے"...... راسن نے کہا تو ڈیزی چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"ایشیائی ایجنٹ ایکریمیا روانہ ہو گئے ہیں"...... ہارڈی نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ ہارڈی۔ یہ ضروری ہے۔ تم نے انہیں کیسے ٹریس کیا۔ وہ کب گئے، کس طریقے سے گئے اور کس میک اپ میں ہیں اور انہوں نے اپنے نئے نام کیا رکھے ہیں"...... راسن نے کہا۔

"میں آپ کو تفصیلی رپورٹ فیکس کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے صرف نتیجہ بتایا تھا۔ بہرحال اگر آپ فون پر ہی رپورٹ سننا چاہتے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ ہم نے آسٹرڈم میں ان کی تلاش شروع کی تو ہمیں اطلاع مل گئی کہ چار مردوں اور دو عورتوں کے گروپ نے جو ایکریمین ہیں ایک رہائشی کالونی میں کوٹھی ایک مقامی پراپرٹی ڈیلر سے حاصل کی ہے۔ چنانچہ ہم نے اس کوٹھی کی نگرانی کی اور سا کس

کی مدد سے کوٹھی میں ہونے والی بات چیت سنی تو اندر موجود افراد کسی ایشیائی زبان میں بات چیت کر رہے تھے۔ اس لئے ہم اس کی بات چیت تو نہ سمجھ سکے لیکن بہرحال یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارا مطلوبہ گروپ ہے۔ پھر ان سے ملنے ایک مقامی آدمی بھی آیا۔ اس مقامی آدمی نے وہاں سے ایکریمیا میں بیکٹرم کلب کے مالک ہوسٹن کو کال کیا۔ چونکہ وہ مقامی زبان میں بات کر رہا تھا اس لئے یہ بات چیت ہم سمجھ گئے۔ اس بات چیت میں اس مقامی آدمی نے جس کا نام جیکب تھا ہوسٹن سے کہا کہ اس کے دوستوں کا ایک گروپ مارشل ایریا میں ایڈجسٹ ہونا چاہتا ہے لیکن ہوسٹن نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وہاں ریڈ الرٹ ہو چکا ہے اس لئے وہ کسی صورت بھی ان کی مدد نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد وہ مقامی آدمی واپس چلا گیا۔ ہم نگرانی کرتے رہے۔ پھر اس گروپ نے ایئرپورٹ سے ولنگٹن کے لئے بکنگ کرائی اور ابھی دس منٹ قبل فلائٹ آسٹروم سے ولنگٹن کے لئے روانہ ہوئی ہے"...... ہارڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کے حلیئے کیا ہیں"...... راسن نے پوچھا تو دوسری طرف سے ہارڈی نے حلیوں کی تفصیل بتا دی۔

"بکنگ کن ناموں سے کرائی گئی ہے"...... راسن نے پوچھا۔

"وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے روانہ ہوئے ہیں اور یہ طیارہ مائیکل کے نام سے بک کرایا گیا ہے"...... ہارڈی نے جواب دیا۔

"طیارے کی کیا تفصیلات ہیں"...... راسن نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی۔

"اوکے۔ شکریہ"...... راسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"دیکھا تم نے یہ لوگ کس طرح کام کرتے ہیں"...... راسن نے کہا تو ڈیزی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کیا انہیں ایئرپورٹ پر نشانہ بنایا جائے"...... ڈیزی نے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہ شاطر لوگ ہیں۔ اگر انہیں احساس بھی ہو گیا کہ ہمیں ان کے بارے میں علم ہو چکا ہے تو یہ غائب ہو جائیں گے اور بہرحال ایئرپورٹ سے اترتے ہی سیدھے مارشل ایریئے تو نہیں پہنچ جائیں گے۔ پہلے کسی جگہ رہائش رکھیں گے۔ کاروں یا جیپوں اور اسلحے کا بندوبست کریں گے پھر مارشل ایریا میں جا کر اس کا جائزہ لیں گے اور اس کے بعد کارروائی کریں گے۔ چونکہ انہیں یہ احساس تک نہیں ہو گا کہ انہیں مارک کر لیا گیا ہے اس لئے یہ سب کام اطمینان سے کریں گے۔ ہمارے آدمی لانگ فیلڈ ساکس سے ان کی نگرانی کرتے رہیں گے۔ جب یہ کسی رہائش گاہ پر پہنچیں گے تو وہاں بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس فائر کی جائے گی اور اس کے بعد انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"...... راسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے موجود سفید رنگ کا ایک بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی

سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ مارکر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راسن بول رہا ہوں"...... راسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"چار مردوں اور دو عورتوں کا ایک گروپ آسٹروم سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن پہنچ رہا ہے۔ ان کے حلیئے اور فلائٹ کی تفصیلات نوٹ کر لو"...... راسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہارڈی کے بتائے ہوئے حلیئے اور فلائٹ کی تفصیلات بتا دیں۔

"یس باس۔ میں نے تفصیلات نوٹ کر لی ہیں"...... مارکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور میک اپ میں ہیں۔ تم نے لانگ فیلڈ ساکس کی مدد سے ان کی نگرانی کرنی ہے تاکہ انہیں معمولی سا شک بھی نہ پڑ سکے۔ جب یہ کسی رہائش گاہ پر پہنچ جائیں تو پھر تم نے فوری طور پر کوٹھی کے اندر آر ایکس گیس فائر کرنی ہے اور اس کے بعد مجھے اطلاع دینی ہے"...... راسن نے کہا۔

"لیکن باس اگر یہ کسی ہوٹل میں رہائش پذیر ہوئے تو"۔ مارکر نے کہا۔

"جس کام کے لئے یہ آ رہے ہیں اس کے لئے لازماً یہ کوئی رہائش گاہ حاصل کریں گے لیکن خیال رکھنا تم نے آر ایکس گیس اس وقت

فائر کرنی ہے جب یہ گروپ اندر موجود ہو"...... راسن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں تمہاری اطلاع کا شدت سے منتظر رہوں گا۔ ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ پوری ہوشیاری سے کام لینا ہے۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ تمہاری معمولی سی غفلت بہت بھیانک نتائج پیدا کر دے گی"...... راسن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں ہر لحاظ سے محتاط رہوں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو راسن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آسٹروم سے چارٹرڈ فلائٹ کس وقت ولنگٹن پہنچے گی"...... ڈیزی نے کہا۔

"تقریباً دو گھنٹے بعد"...... راسن نے جواب دیا۔

"تم نے مارکر کو ہی کہہ دینا تھا کہ وہ انہیں بے ہوش کرنے کے بعد اندر جا کر انہیں ہلاک کر دیتا"...... ڈیزی نے کہا۔

"نہیں۔ میں خود انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کریڈٹ میں خود لینا چاہتا ہوں"...... راسن نے کہا۔

"لیکن یہ خیال رکھنا کہ تم نے انہیں ہوش میں نہیں لے آنا۔ یہ لوگ جادوگر ہیں۔ ناممکن سچوئیشن کو بھی تبدیل کر لیتے ہیں"۔ ڈیزی نے کہا۔

"ڈیزی تم ابھی میری صلاحیتوں سے پوری طرح واقف نہیں ہو اور اب تم نے یہ بات کر کے میری انا کو ٹھیس پہنچائی ہے اس لئے

اب میں پہلے انہیں ہوش میں لاؤں گا اور انہیں آفر کروں گا کہ وہ اپنی صلاحیتیں استعمال کر کے دیکھ لیں اور جب یہ ناکام ہو جائیں گے تو پھر انہیں ہلاک کر دوں گا"...... راسن نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈیزی بے اختیار ہنس پڑی۔

"مجھے شادی کے بعد معلوم ہوا ہے کہ تم بے حد انا پرست واقع ہوئے ہو اور مجھے تمہاری صلاحیتوں کا بھی بخوبی علم ہے لیکن میں ایک بار پھر کہوں گی کہ تم انہیں ہوش میں لانے سے پہلے ہی ہلاک کر دینا۔ میں بیوہ نہیں ہونا چاہتی"...... ڈیزی نے کہا تو راسن کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح سرخ ہو گیا۔

"اوکے۔ اب دیکھنا میں ان کا کیا حشر کرتا ہوں"...... راسن نے انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈیزی بے اختیار مسکرا دی۔

"ٹھیک ہے جو مناسب سمجھو کرو۔ میرا کام صرف تمہیں آگاہ کرنا تھا"...... ڈیزی نے کہا اور اٹھ کر ایک طرف موجود ریک کی طرف بڑھ گئی جس میں شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔ اس نے شراب کی بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں لا کر میز پر رکھا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بس اب غصہ تھوک دو۔ میں نے تمہارے لئے خلوص سے بات کی تھی۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہیں کوئی گزند پہنچے"...... ڈیزی نے گلاس میں شراب انڈیل کر راسن کی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تھینک یو ڈیزی۔ بس یہ خیال رکھا کرو۔ میری انا کو ٹھیس نہ پہنچایا کرو۔ پھر بات میرے لئے ناقابل برداشت ہو جاتی ہے"۔ راسن نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ خیال رکھوں گی"...... ڈیزی نے کہا اور پھر وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔ شراب پینے کے ساتھ ساتھ وہ ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... راسن نے کہا۔

"بارکر کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... راسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ہیلو باس۔ میں بارکر بول رہا ہوں"...... بارکر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... راسن نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ یہ گروپ چارٹرڈ طیارے پر ولنگٹن پہنچا۔ ہم پہلے سے ان کی نگرانی کے لئے تیار تھے۔ لانگ رینج ساکس کی مدد سے ہم نے ان کی نگرانی کی۔ یہ گروپ ایئر پورٹ سے ٹیکسیوں میں بیٹھ کر ہائپر کالونی کی کوٹھی نمبر گیارہ میں

پہنچا۔ جیسے ہی ٹیکسیاں واپس گئیں ہم نے اندر آر ایکس گیس فائر دی اور ہم نے اندر جا کر چیک کر لیا ہے اور یہ لوگ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... مارکر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

" تم انہیں وہاں سے اٹھا کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دو۔ میں راڈش کو کہہ دیتا ہوں"...... راسن نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو راسن نے کریڈل دبایا اور پھر ہاتھ اٹھا لیا۔

" یس سر"...... پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" راڈش سے بات کراؤ"...... راسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ڈیزی خاموش بیٹھی شراب پینے میں مصروف تھی۔ اس نے کوئی بات نہ کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راسن نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... راسن نے کہا۔

" راڈش لائن پر ہے جناب"...... دوسری طرف سے پی اے نے کہا۔

" کراؤ بات"...... راسن نے کہا۔

" ہیلو۔ راڈش بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" راڈش۔ مارکر چار مردوں اور دو عورتوں کے ایک گروپ کو سپیشل پوائنٹ پر لا رہا ہے۔ یہ لوگ آر ایکس سے بے ہوش کئے گئے

ہیں۔ تم نے انہیں راڈز چیئرز پر جکڑ دینا ہے اور پھر ان کے میک اپ واش کرنے ہیں لیکن خیال رکھنا انہیں ہوش میں نہیں آنا چاہئے جب میک اپ واش ہو جائیں تو مجھے اطلاع دینا"...... راسن نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو راسن نے رسیور رکھ دیا۔

" میرا خیال ہے کہ چیف ٹارسن کو اطلاع دے دو"...... ڈیزی نے کہا۔

" ابھی نہیں۔ میں ان کی لاشیں اس کے سامنے لانا چاہتا ہوں ورنہ چیف ٹارسن خود انہیں ہلاک کرنے پر بضد ہو جائے گا اور اس طرح ان کی ہلاکت کا کریڈٹ اسے مل جائے گا"...... راسن نے جواب دیا تو ڈیزی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد راڈش کی کال آ گئی۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے باس"...... راڈش نے کہا۔

" میک اپ صاف کئے ہیں ان کے"...... راسن نے پوچھا۔

" یس باس۔ ان میں سے ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ باقی افراد ایشیائی ہیں"...... راڈش نے جواب دیا۔

" سوئس نژاد۔ وہ کہاں سے آ گئی اس گروپ میں"...... راسن نے حیران ہو کر کہا۔

" کسی کی گرل فرینڈ ہو گی"...... ڈیزی نے کہا تو راسن نے

اثبات میں سر ہلادیا۔

"اوکے راڈش۔ میں اور ڈیزی آرہے ہیں"...... راسن نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ ڈیزی۔ اب ان کی بے بسی اور موت کا تماشہ دیکھیں"۔ راسن نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈیزی نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ بھی اٹھ کر راسن کے پیچھے چل پڑی۔

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی میں روشنی کا ایک نقطہ نمودار ہوا اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔اس کے ساتھ ہی عمران کا شعور جاگ اٹھا۔اس کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ساتھ ہی اسے اپنے پورے جسم میں درد کی انتہائی تیز لہریں سی دوڑتی محسوس ہوئیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس لاشعوری کوشش نے اس کے ذہن کو مزید جھنجھوڑ دیا اور اب اسے اپنے آپ کا اور ماحول کا صحیح اوراک ہونے لگا۔اس نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے میں دیوار کے ساتھ لگی ہوئی سفید رنگ کی فولادی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کے گرد راڈز بھی ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رسی کی مدد سے بھی باندھا گیا ہے۔دوسری کرسیوں پر اس کے ساتھی بھی اسی حالت میں موجود تھے اور ایک آدمی سب سے آخر میں موجود صالحہ کے بازو میں

انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔ اس کی پشت عمران کی طرف تھی۔ ویسے وہ قوی ہیکل جسامت کا مالک تھا۔ اس نے جینز کی پینٹ اور سرخ رنگ کی ڈھیلی ڈھالی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اسی لمحے وہ آدمی مڑا تو عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا۔ اس آدمی کا ناک پچکا ہوا تھا اور چہرے پر مندمل زخموں کے اتنے نشانات تھے کہ جیسے کسی نے اس کے چہرے پر تجریدی آرٹ کی مشق کی ہو۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ تنگ پیشانی اور آگے کو نکلی ہوئی ہتھوڑے نما ٹھوڑی اور بھاری جبڑوں کو دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہ انسانوں کی اس قبیل سے تعلق رکھتا ہے جو رحم، مروت اور ہمدردی جیسی صفات سے یکسر عاری ہوتے ہیں اور جن کی فطرت میں سفاکی اور بے رحمی کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔

"تمہارا نام بچر ہے"...... عمران نے کہا تو دروازے کی طرف جاتا ہوا وہ آدمی یکلخت چونک کر عمران کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر سرخی کی تیز لہر کسی شعلے کی طرح بھڑکی لیکن دوسرے لمحے وہ نارمل ہو گیا۔

"میرا نام راڈش ہے لیکن تمہارے لئے میں بچر ہی ثابت ہوں گا"...... اس آدمی نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا آقا کون ہے"...... عمران نے کہا تو راڈش ایک بار پھر چونک پڑا۔

"آقا۔ کیا مطلب"...... راڈش نے کہا۔

"تم شاید اسے باس کہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"راسن باس ہے اور وہ ابھی آ رہا ہے"...... راڈش نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ اسی لمحے عمران کے ساتھیوں کو بھی ہوش آنا شروع ہو گیا۔ راسن کا نام سن کر عمران کو حیرت ہوئی تھی لیکن بہرحال اس نے سب سے پہلے تو اپنی انگلیوں کے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو مخصوص انداز میں باہر نکالا اور پھر ان کی مدد سے اس نے رسیوں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے راڈز پر بھی توجہ دی اور پھر ایک ہی نظر میں اسے معلوم ہو گیا کہ کرسیوں کے یہ راڈز میکنزم کی مدد سے آپریٹ ہوتے ہیں کیونکہ سامنے دروازے کے ساتھ ہی سوئچ بورڈ پر مخصوص ساخت کے اتنے بٹن ایک قطار میں موجود تھے جتنی تعداد میں کرسیاں تھیں۔ رسیاں کاٹنے کے ساتھ ساتھ عمران نے اپنے بوٹ کی ٹو سے کرسی کے دونوں پایوں کے ساتھ اس میکنزم کی تار کو چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر جیسے ہی رسیاں اس حد تک کٹ گئیں کہ اب صرف ایک جھٹکے سے وہ کھل کر نیچے گر سکتی تھیں تو عمران نے اب اپنی پوری توجہ میکنزم کی آپریٹنگ تار کی طرف کر دی۔ اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آ گئے تھے لیکن عمران ابھی ان کی طرف متوجہ نہ ہوا تھا اور پھر چند لمحوں بعد جب اس کے بوٹ کی ٹو نے نہ صرف تار کو چیک کر لیا بلکہ اس نے اسے اس حد تک ایڈجسٹ بھی کر لیا کہ عمران جب

باہ پیر کی ایک حرکت سے اس تار کو توڑ دے گا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ اس قدر بزدل کون ہے کہ راڈز کے ساتھ ساتھ رسیاں بھی باندھ دی ہیں"...... جولیا نے کہا۔ وہ سب سے آخر میں بیٹھی صالحہ کے ساتھ والی کرسی پر موجود تھی۔

"راسن کا نام بتایا گیا ہے۔ ویسے شکر کرو کہ اس نے بے ہوشی کے عالم میں ہمیں گولیوں سے نہیں اڑا دیا"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی تھی اور ہمیں یہاں پہنچتے ہی چھاپ لیا گیا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لگتا ہے انہوں نے آسٹروم میں ہی چیک کر لیا تھا لیکن انہوں نے وہاں ہم پر ہاتھ نہیں ڈالا کہ شاید ہم واپس چلے جائیں لیکن جیسے ہی ہم نے ایکریمیا کا رخ کیا انہوں نے ہم پر ہاتھ ڈال دیا"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور راسن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ڈیزی تھی اور سب سے آخر میں راڈش تھا جس نے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا پکڑا ہوا تھا۔ راڈش دروازے کے قریب رک گیا جبکہ راسن اور ڈیزی دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"واقعی چاند سورج کی جوڑی ہے۔ پاکیشیا کا چکر لگنے کا یہ فائدہ تو تمہیں ہو ہی گیا کہ تم دونوں نے شادی کر لی"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے عمران کہ تم نے ایکریمیا کے خلاف ایسا مشن لے لیا جس میں ہم دونوں ملوث تھے اور تمہیں معلوم ہے کہ ہم اپنے ملک کے مقابلے میں کسی رشتے اور تعلقات کی پرواہ نہیں کرتے"۔ ڈیزی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہی اصول میرا بھی ہے۔ ویسے بھی تم دونوں نے پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو ہلاک کیا ہے اور اس کی لیبارٹری تباہ کی ہے اس لئے تم دونوں پاکیشیا کے مجرم ہو اور پاکیشیائی اپنے مجرموں کو معاف کرنے کے قائل ہی نہیں ہیں۔ البتہ یہ دوسری بات ہے کہ میرا خیال تمہاری بجائے مشن کی طرف تھا ورنہ شاید میں اپنے ساتھیوں سمیت جزیرہ ہوائی پہنچ جاتا اور اب تمہاری بد قسمتی ہے کہ تم دونوں ازخود راستے میں آگئے ہو"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے ہوش دلایا ہے کہ تم اپنی پوری کوشش کر لو تاکہ تمہارے دل میں مرنے سے پہلے کوئی حسرت باقی نہ رہے ورنہ تو میں تمہیں بے ہوشی کے دوران ہی ختم کر سکتا تھا۔ لیکن اب تم نے یہ بات کر کے اپنی موت پر خود ہی مہر لگا دی ہے اس لئے اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... راسن نے انتہائی مشتعل لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے مشین پسٹل باہر نکال لیا۔

"صرف ایک منٹ رک جاؤ اور میری بات سن لو"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہاری کوئی بات نہیں سننا چاہتا اور یہ بھی سن لو کہ میں پہلے تمہاری ساتھی عورتوں کو ہلاک کروں گا اور پھر تمہارے ساتھی مردوں کو اور آخر میں تمہارا نمبر آئے گا تاکہ تم اپنے ساتھیوں کی موت کا تماشہ اچھی طرح دیکھ سکو"...... راسن نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ سب سے آخر میں بیٹھی ہوئی صالحہ کی طرف کیا ہی تھا کہ یکلخت کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔ راسن کھٹاک کی آواز سن کر بجلی کی سی تیزی سے مڑا ہی تھا کہ عمران کسی شکاری پرندے کی طرح اڑتا ہوا اس سے ٹکرایا اور راسن چیختا ہوا اچھل کر کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت نیچے جا گرا تھا جبکہ عمران نے اس کے نیچے گرتے ہی انتہائی پھرتی سے قلابازی کھائی اور اس کی لات ساتھ والی کرسی کے سامنے حیرت سے بت بنی کھڑی ڈیزی کی ٹھوڑی پر پڑی اور وہ بھی بری طرح چیختی ہوئی کرسی پر گری اور پھر کرسی سمیت چیختی ہوئی ایک دھماکے سے نیچے جا گری جبکہ عمران قلابازی کھا کر سیدھا دروازے کے قریب کھڑے راڈش کے سامنے جا کر سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے راڈش کے ہاتھ میں موجود کوڑا کھینچ کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے غوطہ لگایا۔ اس بار وہ راسن کی الٹی قلابازی کھا کر ضرب لگانے کی

کوشش سے بال بال بچا تھا جبکہ عمران کی قلابازی کھا کر دونوں ٹانگوں کی ضرب پوری قوت سے راڈش کے سینے پر پڑی اور راڈش چیختا ہوا ایک جھٹکے سے عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کے ساتھ ہی شڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ڈیزی چیختی ہوئی اچھل کر ایک طرف جا گری۔ وہ اپنی جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال چکی تھی اور پھر کمرہ کوڑے کی شڑاپ شڑاپ کی تیز آوازوں اور راسن، ڈیزی اور راڈش تینوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران انہیں ایک لمحے کے لئے بھی سنبھلنے کا موقع نہ دے رہا تھا اور چند ہی ضربوں کے بعد وہ تینوں بے ہوش ہو کر ساکت ہو چکے تھے۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی اور پھرتی سے ہوا تھا کہ عمران کے ساتھی صرف پلکیں ہی جھپکتے رہ گئے تھے۔ ان تینوں کے ساکت ہوتے ہی عمران نے کوڑا ایک طرف پھینکا اور تیزی سے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا اور پھر اس نے یکے بعد دیگرے بٹن پریس کئے تو اس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے لیکن ابھی رسیاں بندھی ہوئی تھیں۔ عمران بٹن پریس کر کے مڑا ہی تھی کہ یکلخت جس طرح بند سرنگ کھلتا ہے اس طرح راڈش کا جسم حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے وہ کسی اڑنے والے سانپ کی طرح اچھل کر مڑتے ہوئے عمران سے ٹکرایا اور عمران کا سر ایک زور دار جھٹکے سے عقبی دیوار سے ٹکرایا اور عمران کا جسم ریت کے خالی ہوتے ہوئے تھیلے کی طرح اکٹھا ہو کر نیچے فرش پر جا گرا۔ راڈش نے حملہ کرنے کے بعد ایک بار پھر انتہائی پھرتی سے

...ی کھائی اور سیدھا ہوتے ہی وہ تیزی سے ایک طرف پڑے۔ ... اپنے اس خاردار کوڑے کی طرف جھپٹا اور پھر کوڑا اٹھا کر وہ ... ہی مڑا عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اپنے سر کو ... انداز میں جھٹک رہا تھا جیسے اس کے سر پر ٹنوں کے حساب سے ... پڑا ہوا ہو اور وہ اسے اتارنا چاہتا ہو۔ راڈش نے کوڑا اٹھا کر ... ہی پوری قوت سے کوڑا گھمایا اور کوڑا پوری قوت سے عمران ... جسم سے ٹکرایا اور عمران اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ خاردار کوڑے ... عمران کا لباس پھاڑ دیا تھا۔ راڈش نے انتہائی پھرتی سے دوسری ... کوڑا لہرایا لیکن اس بار عمران کا جسم بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں ... طرح اچھلا جیسے کوئی کھلاڑی ہائی جمپ کے لئے اچھلتا ہے اور ... کی آواز کے ساتھ ہی کوڑا اس کے جسم کے نیچے سے گزرتا چلا ... لیکن دوسرے لمحے جیسے ہی عمران کے پیر زمین پر لگے وہ توپ سے ... والے گولے کی طرح پوری قوت سے راڈش کے جسم سے ٹکرایا ... راڈش سمیت اچھل کر نیچے فرش پر جا گرا۔ پھر راڈش اور عمران ... ہی بیک وقت اٹھے لیکن اس خوفناک ٹکراؤ سے راڈش کے ہاتھ سے کوڑا نکل کر ایک طرف جا گرا تھا اور اب وہ دونوں خالی ہاتھ ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔ راڈش کے جسم پر کوڑوں کی ضربات کے دو نشانات موجود تھے جبکہ عمران کے جسم پر کوڑے کی ایک ضرب کا نشان موجود تھا۔

"میں تمہیں پیس کر رکھ دوں گا۔ میرا نام راڈش ہے"۔ راڈش

نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی تم بچے ہو راڈش۔ تمہارے لئے یہ غنیمت ہے کہ تم مجھے کوڑے کی ضرب لگانے میں کامیاب ہو گئے ہو اس لئے کہ میرا سر دیوار سے ٹکرایا تھا اور دماغ پر بوجھ پڑ گیا تھا"....... عمران نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا راڈش نے یکلخت عمران پر چھلانگ لگا دی۔ اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اپنے جسم کو دائیں ہاتھ سکیڑ کر چھلانگ لگائی تھی لیکن دوران چھلانگ اس کا جسم انتہائی ماہرانہ انداز میں بائیں طرف کو گھوم گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ عمران اس کے جسم کے زاویے کو دیکھ کر نفسیاتی طور پر بائیں طرف کو غوطہ مارے گا اس طرح وہ اسے بھرپور ضرب لگانے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن عمران غوطہ مارنے کی بجائے ساکت و جامد اپنی جگہ پر کھڑا رہا اور پھر جیسے ہی راڈش کا جسم بائیں طرف کو گھوما عمران کا جسم کسی لٹو کی طرح گھوما اور راڈش کا جسم ہوا میں رول ہوتا ہوا پوری قوت سے سائیڈ دیوار سے ٹکرا کر نیچے جا گرا۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے اس کے فضا میں اٹھے ہوئے جسم کو اس انداز میں ضرب لگائی تھی کہ راڈش کا جسم گھومتا ہوا دیوار کے جا ٹکرایا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ راڈش نیچے فرش پر گر کر اٹھتا عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر جھکا اور دوسرے لمحے راڈش کا دیو ہیکل جسم ہوا میں اٹھتا ہوا اس طرح گھوما جیسے پتھر کو گھما کر سمندر میں پھینکا جاتا ہے اور اس بار کمرہ راڈش کے حلق سے

نکلنے والی انتہائی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا۔ راڈش کا جسم فضا میں گھومتا ہوا انتہائی خوفناک دھماکے سے اس دیوار سے جا ٹکرایا تھا جس میں سوئچ بورڈ لگا ہوا تھا۔ عمران نے اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے ایک زور دار جھٹکے سے فضا میں اٹھایا اور گھما کر چھوڑ دیا تھا۔ اس بار راڈش چیختا ہوا جب نیچے گرا تو اس کے جسم نے معمولی سی حرکت کی لیکن پھر ساکت ہو گیا۔ اس کا سر دو ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا تھا اور سر سے خون نکل کر فرش پر پھیلتا چلا جا رہا تھا۔ عمران کے اس اچانک وار کی وجہ سے راڈش اپنے سر کو دیوار سے پوری قوت سے ٹکرانے سے نہ بچا سکا تھا اور پھر ٹکراؤ اس قدر زور دار اور خوفناک تھا کہ راڈش کے گنجے سر کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔ عمران چند لمحے کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹ گیا جو خاموش بیٹھے یہ خوفناک لڑائی دیکھ رہے تھے۔

"یہ واقعی انتہائی پھرتیلا اور ماہر لڑاکا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"میرا سر دیوار میں اس انداز میں ٹکرایا تھا کہ چوٹ کی وجہ سے میں سنبھل نہ سکا تھا ورنہ شاید یہ کام بہت پہلے ہو چکا ہوتا جو اب ہوا ہے"...... عمران نے کہا اور تیزی سے صفدر کے عقب میں آکر اس نے مخصوص انداز میں بندھی ہوئی رسی کی گانٹھ کا سرا کھینچ کر کھول دیا۔

"تم باقی ساتھیوں کو رہا کراؤ اور پھر ان دونوں کو کرسیوں پر جکڑ دو۔ میں باہر جا کر چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے

بڑھ کر اس نے فرش کے کونے میں پڑا ہوا راسن کا مشین پسٹل اٹھایا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازے کو کھولا اور باہر آگیا۔ یہ ایک رہائشی کوٹھی تھی جس کے تہہ خانے میں یہ سب کچھ ہوا تھا اور یہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ گیراج میں دو کاریں موجود تھیں۔ عمران نے پوری کوٹھی گھوم ڈالی لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ کوٹھی کے ایک کمرے میں باقاعدہ اسلحہ سٹاک کیا گیا تھا اور دوسرے کمرے میں لاشوں کو راکھ میں تبدیل کرنے والی برقی بھٹی موجود تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ راسن کا کوئی خفیہ پوائنٹ ہے جہاں صرف راڈش رہتا تھا۔ عمران واپس تہہ خانے میں پہنچا تو اس کے سارے ساتھی رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے اور راسن اور ڈیزی دونوں کو کرسیوں میں جکڑا جا چکا تھا۔

"یہاں اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ البتہ تم لوگ باہر کا خیال رکھو۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اچانک آجائے۔ صرف صالحہ اور جولیا یہاں رہیں گی"...... عمران نے کہا تو سوائے جولیا اور صالحہ کے باقی سب کمرے سے باہر چلے گئے۔

"ڈیزی کو ہوش میں لے آؤ جولیا"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر اس نے ڈیزی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ڈیزی کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھرنے لگے تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ اس کے پیچھے ہٹتے ہی عمران کھڑا ہو گیا اور اس نے راسن کی ناک اور منہ دونوں

اں سے بند کر دیا۔ پھر جب راسن کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے دونوں ہاتھ ہٹا۔ اور پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا اور صالحہ پہلے ہی کرسیوں پر بیٹھ چکی تھیں۔

" تمہیں زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔ ویسے آج سے پہلے تو تمہاری حالت کبھی نہ ہوئی تھی"...... جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

" آج جو کچھ ہوا ہے اس سے مجھے احساس ہونے لگ گیا ہے کہ میں اب بوڑھا ہوتا جا رہا ہوں اس لئے اب مجھے ریٹائر ہو کر صرف گاف کھیلنا چاہئے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ یہ گاف کھیلنے کی بات آپ نے خصوصی طور پر کیوں کی ہے"...... جولیا کے بولنے سے پہلے صالحہ نے کہا۔

" یہ کہا جاتا ہے کہ چور چوری سے چلا جائے تب بھی ہیرا پھیری سے نہیں جاتا۔ ہماری ساری عمر دوسروں سے لڑنے اور انہیں چوٹیں لگانے میں گزر گئی ہے تو ریٹائر منٹ کے بعد ہیرا پھیری کے طور پر گیند کو ضرب لگانے سے تو نہیں رہا جا سکتا۔ اس مقصد کے لئے گاف جیسا کھیل ہی کام دے سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن گاف ہی کیوں۔ ہاکی اور فٹ بال میں بھی تو یہ کام ہوتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ گیند کو ضرب لگانے کا"...... صالحہ نے کہا۔

" جو ہاکی اور فٹ بال کھیلنے کے قابل ہو وہ ریٹائر کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تو واحد کھیل گاف ہے جس میں ریٹائرڈ آدمی اپنی حسرت پوری کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس بار صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

" بوڑھے گھوڑے کو گولی مار دی جاتی ہے۔ سمجھے۔ اس لئے آئندہ ایسی بات منہ سے نہ نکالنا"...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ارے شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مرد اور گھوڑا دونوں بوڑھے نہیں ہوتے۔ شاید گولی کھانے سے ڈرتے ہوں گے"...... عمران نے بے ساختہ جواب دیا اور اس بار جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

" تم۔ تم کیسے راڈز اور رسیوں سے آزاد ہو گئے"...... اسی لمحے راسن کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور وہ تینوں اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ڈیزی اور راسن دونوں ہوش میں آ چکے تھے۔ ڈیزی کا چہرہ خوف سے بگڑا ہوا تھا جبکہ راسن کے چہرے پر حیرت تھی۔

" مجھے یقین ہے کہ ڈیزی نے تمہیں سمجھایا ہو گا کہ ہمیں ہوش میں لانے کی غلطی نہ کرنا لیکن جس طبیعت اور فطرت کے تم مالک ہو تم نے اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن آخر یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ میکنزم

آف کئے بغیر راڈز غائب ہو جائیں اور رسیاں بھی کھل جائیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ کیا تم جادو جانتے ہو"...... راسن نے اسی طر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے سوئچ بورڈ پر موجود مخصوص بٹن دیکھ کر ہی معلوم ہو تھا کہ ان کرسیوں کے راڈز میکنزم سے آپریٹ ہوتے ہیں لیکن مجھ بھی معلوم ہے کہ جہاں اس قسم کا میکنزم استعمال کیا جائے وہا فرش سے نکل کر میکنزم کو آپریٹ کرنے والی تار کرسی کے پائے کے اندر لے جائی جاتی ہے۔ چنانچہ ہوش میں آتے ہی سب پہلے میں نے اس تار کو ٹریس کیا اور پھر اپنے بوٹ کی نو اس انداز رکھی کہ ایک جھٹکے سے یہ تار توڑی جا سکے اور میکنزم کے خاتمے ساتھ ہی راڈز خود بخود غائب ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک رسیوں کا تعل ہے تو میرے ناخنوں میں فولادی بلیڈ موجود ہیں۔ ان کی مدد رسیاں اس حد تک کاٹ دی گئی تھیں کہ ایک زوردار جھٹکے سے ٹوٹ جائیں اور اس کام کی مہلت تمہارے راڈش نے ہمیں یہ یں لانے اور تمہاری آمد کے درمیان وقفے سے مجھے آسانی سے مل تھی"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو راسن نے ب اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم واقعی انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ آج تک میں نے تمہارے بارے میں صرف سنا تھا لیکن مجھے اعتراف ہے میں اسے صرف پراپیگنڈہ ہی سمجھتا رہا لیکن آج مجھے احساس ہوا ہے

تم واقعی ویسے ہی ہو جیسا کہ تمہارے بارے میں بتایا جاتا ہے"۔ راسن نے کہا۔

" اس تعریف کا شکریہ راسن۔ لیکن میں نے تمہیں اس لئے نہیں کرسی کے راڈز میں جکڑا اور ہوش میں لے آیا کہ مجھے تمہاری طرف سے تعریف کی ضرورت تھی۔ میں چاہتا تو راڈش کی طرح تم دونوں کا بھی خاتمہ کر دیتا"...... عمران نے کہا تو راسن اور ڈیزی دونوں اس انداز میں چونک پڑے جیسے انہیں پہلی بار راڈش کی موت کا علم ہوا ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا راڈش ہلاک ہو چکا ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے"...... راسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" راڈش بے حد پھرتیلا، تیز اور طاقتور لڑاکا تھا لیکن پھرتی، تیزی اور طاقت اور چیز ہوتی ہے اور مارشل آرٹ میں مہارت اور چیز ہوتی ہے اس لئے یہ اپنا سر دو ٹکڑوں میں تقسیم کرا بیٹھا۔ بہرحال اب تم دونوں مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے ہمارا سراغ کیسے لگایا اور ہم یہاں تک کیسے پہنچے تاکہ مذاکرات کو کسی حتمی نتیجے پر پہنچایا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

" عمران۔ پلیز ہمیں معاف کر دو۔ ہم تمہاری منت کرتے ہیں"۔ ڈیزی نے یکلخت انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس بات کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ ویسے تمہیں معلوم تو ہے کہ مجھے خواہ مخواہ کی قتل و غارت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ راڈش کو

بھی شاید میں ہلاک نہ کرتا لیکن اس نے خود ہی مجھ پر حملہ کر
حماقت کر ڈالی۔ اگر تم لوگ مکمل تعاون کرو گے تو ہو سکتا
تمہارے ساتھ نرم رویہ اختیار کیا جائے ورنہ دوسری صورت
جانتے ہو کہ تم نے بہرحال ہمارے ملک کے سائنس دان
کیا ہے"...... عمران نے انتہائی خشک اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جہاں تک سائنس دان کی ہلاکت کا تعلق ہے تو یہ کام
مشن کے دوران کیا ہے اور مشن کے دوران ہونے والے کام
داری مشن مکمل کرنے والوں پر نہیں ہوتی۔ تم نے بھی
تک لاکھوں نہیں تو سینکڑوں سائنس دانوں کو ہلاک کیا
اس انداز میں انتقام لیا جانے لگے تو شاید دنیا کا کوئی ایجنٹ
بچے"...... راسن نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے کہ تم نے مشن کے سلسلے میں
لیکن یہ ذہن میں رکھنا کہ ہم بھی اس وقت مشن پر کام کر
کسی ذاتی انتقام کے سلسلے میں نہیں"...... عمران نے
ہوئے کہا۔

" عمران۔ ہم تم سے ہر ممکن تعاون کریں گے۔ پلیز"
نے ایک بار پھر انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو"...... عمران
تو راسن نے اسے ہارڈی گروپ کی آسٹرڈم میں خدمات حاصل
سے لے کر ان کے یہاں پہنچنے اور پھر اس کے ایکشن گر

ح مارکر کی طرف سے رپورٹ سے لے کر ان کی رہائش گاہ تک
لینڈ ساکس سے ان کی مسلسل نگرانی اور پھر آر ایکس فائر کر
انہیں بے ہوش کر کے یہاں سپیشل پوائنٹ تک لے آنے کی
ل روئیداد تفصیل سے بتا دی۔

" تم نے ٹارسن کو ہمارے بارے میں کیا بتایا ہے"...... عمران
پوچھا۔

" میں نے باس کو کچھ نہیں بتایا اور نہ ہی باس کو اس ساری
صیل کا علم ہے۔ میرا خیال تھا کہ تمہاری ہلاکت کے بعد میں
کال کروں گا"...... راسن نے جواب دیا۔

" مارکر کے کتنے ساتھی ہیں اور ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔
ان نے کہا۔

" وہ میرے سیکشن کا مین گروپ ہے۔ ویسے ہم اسے ایکشن گروپ
ہیں۔ سوزی لینڈ نامی کالونی میں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور اٹھارہ
ل اس کے ماتحت کام کرتے ہیں"...... راسن نے جواب دیا۔

" اس کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو راسن نے فون
بتا دیا۔

" تم جا کر اوپر سے فون پیس لے آؤ۔ یہاں فون کا کنکشن موجود
"...... عمران نے جولیا سے کہا۔

" میں لے آتی ہوں"...... صالحہ نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر
ی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" مارشل ایریا کے انچارج جنرل فرینک سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں"....... عمران نے کہا۔

" جنرل فرینک۔ وہ کون ہے۔ میں تو اسے نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے کبھی فوج کے ساتھ کوئی تعلق رکھا ہے"....... راسن نے چونک کر کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

" تمہارے چیف ٹارسن کے تو ہوں گے"....... عمران نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کیونکہ وہ بہرحال چیف ہے"....... راسن نے جواب دیا۔ اسی لمحے صالحہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔

" یہ وسیع رینج میں کام کرنے والا فون ہے اس لئے مین فون پیس یہاں لانے کی ضرورت نہیں ہے"....... صالحہ نے کارڈلیس فون پیس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فون پیس لے کر اس نے ساتھ والی تپائی پر رکھ دیا۔

" ٹارسن کا براہ راست فون نمبر کیا ہے"....... عمران نے راسن سے پوچھا۔

" سوری۔ یہ میں نہیں بتا سکتا"....... راسن نے کہا تو عمران سمیت جولیا اور صالحہ بھی بے اختیار چونک پڑیں حتیٰ کہ ڈیزی کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کیوں"....... عمران نے کہا۔

" اس لئے کہ یہ ایجنسی سے غداری ہے اور میں غداری نہیں کر سکتا"....... راسن نے جواب دیا۔

" صفدر کو بلاؤ"....... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ ایک بار پھر اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" تم ٹارسن کو کیا کہنا چاہتے ہو"....... ڈیزی نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" میں اسے یہاں بلانا چاہتا ہوں"....... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ وہ انتہائی وہمی آدمی ہے۔ وہ کسی صورت بھی یہاں نہیں آئے گا"....... ڈیزی نے جواب دیا۔

" تمہارا کیا خیال ہے راسن۔ ویسے ایک بات بتا دوں کہ تم میکنزم کی جس تار کو اب تک انتہائی بے چینی سے تلاش کر رہے ہو وہ تمہیں نہیں مل سکے گی اس لئے کہ تم نے کبھی اس میکنزم اور اس سسٹم پر غور ہی نہیں کیا ہو گا جبکہ ہمیں چونکہ ہر مشن میں ایسی کرسیوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے اس لئے ہم نے نہ صرف اس سسٹم بلکہ ایسے بے شمار سسٹمز پر باقاعدہ ریسرچ کی ہوئی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں نے تو کچھ نہیں کیا"....... راسن نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا دایاں پیر مسلسل کرسی کے پایوں کے ساتھ حرکت کر رہا ہے۔ چونکہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ میں

نے کس طرح تار توڑ کر میکنزم کو آف کیا تھا اس لئے تم بھی کوشش کر رہے ہو۔ ویسے کوشش کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن میں نے تمہیں اس لئے بتایا ہے کہ تم اسے کسی صورت بھی تلاش نہ کر سکو گے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے صالحہ واپس آئی تو اس کے پیچھے صفدر بھی اندر آگیا۔

"صفدر تم راسن کی کرسی کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ اور اس کا منہ بند کر دو اور جولیا تم یہی کام ڈیزی کے ساتھ کرو"...... عمران نے صفدر اور جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی کرسی سے اٹھی اور ڈیزی کی کرسی کی طرف بڑھی جبکہ صفدر راسن کی طرف بڑھ گیا۔

"مگر۔ مگر کیوں۔ کیا مطلب"...... ڈیزی اور راسن دونوں نے ہی انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ مت۔ تمہارے منہ ہمیشہ کے لئے بند نہیں کئے جا رہے"۔ عمران نے کہا اور اسی لمحے صفدر اور جولیا نے عمران کی ہدایات پر عمل کر دیا تو عمران نے فون پیس اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ٹارسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ٹارسن کی آواز سنائی دی۔

"راسن بول رہا ہوں باس"...... عمران نے راسن کی آواز اور

لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے جو تم نے اس وقت کال کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... ٹارسن نے چونک کر کہا۔

"میں نے آسٹروم میں ہارڈی گروپ کو ہائر کیا ہے۔ انہوں نے اس کا سراغ لگایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیسے۔ اتنے بڑے شہر میں انہوں نے کیسے سراغ لگا لیا"۔ ٹارسن نے کہا تو عمران نے راسن کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

"ویری گڈ۔ پھر"...... ٹارسن نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے اطلاع دی ہے کہ یہ لوگ چارٹرڈ طیارے سے ولنگٹن پہنچ چکے ہیں جس پر میں نے مارکر کے ذمے لگایا کہ وہ ان کو تلاش کرے کیونکہ وہ جن حلیوں میں یہاں پہنچے ہیں اس کی تفصیل ہارڈی نے بتا دی تھی اور مارکر نے رپورٹ دی ہے کہ یہ گروپ مارشل ایریئے کے قریب واقع ایک ہوٹل میں موجود ہے اور سب سے حیرت انگیز بات جو بتائی گئی ہے وہ یہ کہ مارشل ایریئے کا چیف جنرل فرینک ان سے ملنے آیا ہے اور وہ کافی دیر ان کے کمرے میں رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جنرل فرینک۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے۔ اس کا مطلب

ہے کہ جنرل فرینک لالچ میں آگیا ہے۔ پہلے بھی اس نے میرے پلان کے تحت بھاری رقم اس عمران سے وصول کی تھی اور جس کے بارے میں طے ہوا تھا کہ وہ اسے کسی فلاحی ادارے کو دے دے گا لیکن مجھے حتمی اطلاع ملی ہے کہ اس نے یہ رقم خود رکھ لی اور اب بھی یقیناً وہ اس سے ساز باز کر رہا ہو گا۔ ویری بیڈ۔ مجھے اس کی تصدیق کر کے ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرنا پڑے گی"...... ٹارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

" لیکن باس جنرل فرینک کیا کر سکتا ہے۔ وہ خود تو سٹور سے فارمولا نہیں نکال سکتا جب تک کہ پرائم منسٹر صاحب کا دستخط شدہ کارڈ موجود نہ ہو اور وہ اس کے پاس موجود نہیں ہے۔ پھر وہ کیا کرے گا"...... عمران نے راسن کے لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ تمہیں اس کے بارے میں کیسے علم ہو گیا"...... ٹارسن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے خود ہی تو بتایا تھا باس"...... عمران نے کہا۔

" اوہ اچھا۔ مجھے یاد نہیں رہا ہو گا۔ بہرحال بظاہر تو تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن اگر جنرل فرینک چاہے تو بغیر ڈاکٹر ولیم سے کارڈ منگوائے بغیر بھی فارمولا سٹور سے نکال سکتا ہے کیونکہ ایمرجنسی کی صورت میں ایسا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے لئے اسے صرف ڈیفنس سیکرٹری کی طرف سے اجازت کی ضرورت ہو گی اور ڈیفنس سیکرٹری سے وہ کسی بھی انداز میں اجازت حاصل کر سکتا ہے"۔ ٹارسن نے

کہا۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی ایسا ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہاں۔ اب مجھے ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرنا ہو گی لیکن ظاہر ہے جنرل فرینک نے انکار کر دینا ہے اس لئے تم مارکر سے کہو کہ وہ اس بارے میں کوئی حتمی ثبوت حاصل کرے لیکن فوراً۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جنرل فرینک اصل فارمولے کی کوئی کاپی عمران کو دے دے"...... ٹارسن نے کہا۔

" باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیوں نہ ہلاک کر دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

" ایسا تو ان کی واپسی کے وقت بھی ہو سکتا ہے لیکن اگر جنرل فرینک کے دل میں کھوٹ آ چکا ہے تو پھر اس کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ اب ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی اچانک ہوا میں تو غائب نہ ہو جائیں گے"...... ٹارسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ میں مارکر کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ ایسا حتمی ثبوت مہیا کرے جس کو ڈیفنس سیکرٹری صاحب بھی تسلیم کر لینے پر مجبور ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

" یہ کام جلد از جلد ہو جانا چاہئے"...... ٹارسن نے کہا۔

" یس باس"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے پر عمران نے بھی بٹن آف کر دیا لیکن پھر اس نے فون آن کیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے

ایک بار پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا کیونکہ پہلے فون آف کرنے سے وہ پھر پہلی پوزیشن میں آگیا تھا۔

"مارکر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راسن بول رہا ہوں"...... عمران نے راسن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارا پورا گروپ تمہارے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے یا نہیں"۔ عمران نے راسن کے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ تمام گروپ موجود ہے۔ حکم فرمائیں"...... مارکر نے کہا۔

"تم وہیں رہو۔ میں خود آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر کے اسے دوبارہ آن کر دیا اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس آفس سے بول رہا ہوں۔ پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری"۔ عمران نے لہجے کو تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ فون نمبر کس جگہ اور کس نام سے نصب ہے اور یہ سن لو کہ اٹ از ڈیفنس سیکرٹ۔ اس لئے نہ صرف اس بارے میں تمہاری زبان خاموش رہنی چاہئے بلکہ تم نے پوری توجہ سے معلومات مہیا کرنی ہیں"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ فون نمبر بتائیں سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران نے مارکر کا فون نمبر بتا دیا۔

"ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں سر"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ یہ نمبر سوزی لینڈ کالونی کی کوٹھی نمبر پندرہ میں نصب ہے اور مارکر کریٹی کے نام سے ہے"...... آپریٹر نے جواب دیا۔

"کیا تم نے پوری تسلی کر لی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"دوبارہ یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از ڈیفنس سیکرٹ"۔ عمران نے کہا۔

"نو سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر فون آف کیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی

اور عمران نے چونک کر فون آن کر دیا۔

"یس"....... عمران نے راسن کے لہجے میں کہا۔

"مارکر بول رہا ہوں"....... دوسری طرف سے مارکر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"....... عمران نے راسن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ آپ نے پہلے تو کبھی ایسا آرڈر نہیں دیا تھا"....... دوسری طرف سے مارکر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ میں نے کیا آرڈر دیا ہے۔ سمجھے۔ تفصیلی بات وہیں ہو گی"....... عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رابطہ ختم کر کے فون پیس سائیڈ تپائی پر رکھ دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مارکر نے صرف کنفرمیشن کے لئے ایسا کیا ہے اور اب چونکہ کنفرمیشن ہو گئی ہے اس لئے اب وہ مطمئن رہے گا۔

"ہاتھ ہٹا دو"....... عمران نے کہا تو صفدر اور جولیا دونوں نے راسن اور ڈیزی کے منہ سے ہاتھ ہٹائے اور پھر کرسیوں کے پیچھے سے نکل کر وہ عمران کی طرف آگئے۔ راسن اور ڈیزی دونوں لمبے لمبے سانس لے رہے تھے۔

"صفدر تم دو ساتھیوں سمیت کار لے کر جاؤ۔ یہاں ایک کمرے میں اسلحہ بھی موجود ہے اور بے ہوش کر دینے والی گیس کے پسٹل

میگزین بھی موجود ہیں۔ تم نے ہوزی لینڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ره میں جانا ہے۔ وہاں راسن کا ایکشن گروپ موجود ہے۔ باہر سے اندر گیس فائر کرنا اور پھر اندر جا کر ان سب کا خاتمہ کر دو"۔ ان نے صفدر سے کہا۔

"ٹھیک ہے"....... صفدر نے کہا اور تیزی سے دروازے کی ف بڑھنے لگا۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ تو قتل عام ہو گا"....... راسن نے یکلخت ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ یہ سب کچھ مشن کے دوران ہو رہا ہے اس لئے ے نظریئے کے مطابق ایسا کرنا قابل جواب وہی نہیں ہے"۔ ان نے خشک لہجے میں کہا۔ اس دوران صفدر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم نے ہمارے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے"....... ڈیزی نے

"جو فیصلہ تم نے ہمارے بارے میں کیا تھا۔ ویسے میں تمہیں منٹ دے رہا ہوں تاکہ تم اگر چاہو تو دس منٹ کے اندر خود ان کرسیوں سے نجات حاصل کر لو ورنہ دس منٹ بعد تم دونوں تمہ کر دیا جائے گا"....... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"پلیز عمران۔ پلیز"....... ڈیزی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"سوری ڈیزی۔ اب تم راسن کی بیوی ہو اس لئے اب میرے

پاس تمہارے لئے کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔اس سے پہلے تم
مرحوم شوہر کے ساتھ وابستہ تھیں جس کے ساتھ میرے گہ
تعلقات تھے لیکن اب ایسا نہیں ہے۔اس کے باوجود میں تمہیں
منٹ دے رہا ہوں۔آؤ جولیا اور صالحہ"...... عمران نے کہا اور وا
دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یہ دس منٹ کس خوشی میں تم نے دیئے ہیں۔یہ لوگ تو
ایک لمحہ بھی دینے پر تیار نہیں تھے"...... جولیا نے کاٹ کھانے وا
لہجے میں کہا تو عمران نے کوئی جواب نہ دیا لیکن ابھی وہ درو
تک ہی پہنچا تھا کہ جولیا کے مشین پسٹل کی ریٹ ریٹ کے ساتھ
راسن اور ڈیزی کی چیخیں سنائی دیں اور عمران نے بے اختیار
بھینچ لے لیکن وہ مڑا نہیں بلکہ دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

نارسن کو جب یہ معلوم ہوا کہ جنرل فرینک دولت کے لالچ میں
اری پر آمادہ ہے تو وہ انتہائی بے چین ہو رہا تھا۔کئی بار اس کا دل
کہ وہ جنرل فرینک سے بات کرے لیکن پھر وہ اس لئے خاموش
گیا تھا کہ جنرل فرینک نے اس بات کو سرے سے تسلیم ہی نہیں
نا اور اگر وہ فارمولے کی کاپی خاموشی سے عمران کے حوالے کر
ے تو کوئی بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔کئی بار اس نے سوچا کہ
ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرے لیکن پھر وہ اس لئے خاموش ہو
یا تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری نے بغیر کسی حتمی ثبوت کے اس کی بات پر
اعتبار نہیں کرنا کیونکہ جنرل فرینک بہرحال فوج کا ایک اہم
عہدیدار تھا اور پھر مارشل ایریئے کا انچارج ہونے کی وجہ سے اس کی
نمایاں حیثیت بھی تھی۔گو اسے معلوم تھا کہ راسن کا دست راست
ار کر بے حد ہوشیار اور تیز آدمی ہے وہ لازماً ثبوت مہیا کر دے گا لیکن

جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا ٹارسن کی بے چینی میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ہاتھ سے کوئی نکلتی جا رہی ہو۔ دو تین گھنٹے تو اس نے کسی نہ کسی طرح نکال لیکن جب معاملات اس کی برداشت سے باہر ہو گئے تو اس نے را سے حتمی بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس ہوٹل میں جائے جہاں عمران اور اس کے ساتھی ٹھہرے ہو تھے اور اپنے سامنے مارکر اور اس کے آدمیوں کے ذریعے ان کا خا کرائے۔ اس نے راسن کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کوشش سے اس لئے منع کر دیا تھا کہ اس کے خیال کے مط عمران جو اب صرف فارمولے کے حصول کے لئے کوشش کر رہا پھر ٹارسن کے خلاف بھی کام شروع کر دے گا۔ اس طرح معاملا بگڑ بھی سکتے ہیں لیکن اب اس نے خود اپنی نگرانی میں اس کا نمٹانے کا فیصلہ کیا تھا اور اسے یقین تھا کہ اس کی نگرانی اور احکا کے تحت جب مارکر اور اس کے ساتھی کام کریں گے تو پھر عمران اس کے ساتھیوں کے بچ نکلنے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہے گا اس اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ٹارسن بول رہا ہوں۔ راسن سے بات کراؤ"...... ٹارسن تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہیں سر"...... دوسری طر

سے راسن کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں ہے"...... ٹارسن نے چونک کر پوچھا۔

"وہ تین چار گھنٹے پہلے یہاں سے سپیشل پوائنٹ پر گئے تھے۔ مادام ایزی ان کے ساتھ تھیں۔ اس کے بعد ان کی کال نہیں آئی"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"سپیشل پوائنٹ کا فون نمبر کیا ہے"...... راسن نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"اور مارکر کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر کیا ہے"...... ٹارسن نے پوچھا تو پی اے نے وہ نمبر بھی بتا دیا تو ٹارسن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے سپیشل پوائنٹ کا نمبر پریس کیا لیکن دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو ٹارسن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سپیشل پوائنٹ پر راسن کا خاص آدمی راڈش موجود رہتا ہے۔ کافی دیر تک جب گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو ٹارسن کے ذہن میں کھٹک سی پیدا ہوئی۔ اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے مارکر کے ہیڈ کوارٹر کے نمبر پریس کر دیئے لیکن یہاں بھی وہی صورت حال تھی۔ کوئی فون ہی اٹنڈ نہ کر رہا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"...... ٹارسن نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے راسن کے ہیڈ کوارٹر کا نمبر پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی راسن کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ٹارسن بول رہا ہوں۔ تمہارے علاوہ یہاں اور کون موجود ہے"...... ٹارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر انچارج ہنری موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سے بات کراؤ"...... ٹارسن نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو چیف۔ میں ہنری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہنری تم فوراً سپیشل پوائنٹ پر پہنچو۔ وہاں سے کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی جبکہ راسن اور ڈیزی وہاں موجود ہونے چاہئیں یا کم از کم راڈش کی وہاں موجودگی تو لازمی ہوتی ہے لیکن وہاں کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا اور اپنے کسی آدمی کو مارکر کے ہیڈ کوارٹر بھیجو۔ وہاں سے بھی کال اٹنڈ نہیں ہو رہی اور پھر مجھے فوری رپورٹ دو کہ وہاں کیا پوزیشن ہے"...... ٹارسن نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹارسن نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹارسن نے جھپٹ کر رسیور اٹھایا کیونکہ وہ کال کا انتہائی بے چینی سے انتظار

رہا تھا۔

"یس۔ ٹارسن بول رہا ہوں"...... ٹارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہنری بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ہنری کی انتہائی متوحش آواز سنائی دی تو ٹارسن اس کا لہجہ سن کر ہی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ہوا ہے"...... ٹارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف۔ سپیشل پوائنٹ پر باس راسن، مادام ڈیزی اور راڈش تینوں کی لاشیں پڑی ہوئی ملی ہیں"...... ہنری نے اسی طرح متوحش لہجے میں جواب دیا۔

"لاشیں۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ٹارسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے وہاں بھی اپنا آدمی بھیجا تھا۔ اس نے رپورٹ دی ہے کہ ٹارچنگ روم میں، فرش پر راڈش کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ اس کا سر دو ٹکڑوں میں تقسیم ہے۔ لگتا ہے کہ اس کے سر کو دیوار کے ساتھ مار کر پھوڑا گیا ہے جبکہ باس راسن اور مادام ڈیزی راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود ہیں اور ان کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے اور اس ٹارچنگ روم میں فون کا کارڈلیس سیٹ بھی پڑا ہوا ملا ہے"...... ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مارکر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... ٹارسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ابھی وہاں سے رپورٹ تو نہیں آئی۔ایک منٹ جناب۔
آدمی کی کال آرہی ہے۔ہولڈ کریں جناب"...... دوسری طرف
کہا گیا تو ٹارسن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔راسن اور ڈیزی
موت کی خبر سن کر اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔
"ہیلو چیف"...... چند لمحوں بعد ہنری کی آواز سنائی دی۔
"یس"...... ٹارسن نے کہا۔
"چیف۔مارکر کے ہیڈ کوارٹر کی بھی یہی پوزیشن ہے۔وہاں
عام کیا گیا ہے۔مارکر اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے۔
لاشیں جس انداز میں ملی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں پہلے
ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے اور پھر ان سب کو گولیاں
کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔مارکر اور اس کے اٹھارہ ساتھیوں کی
وہاں موجود ہیں"...... ہنری نے پہلے سے زیادہ متوحش لہجے میں
"اوہ۔اوہ۔ویری بیڈ۔ویری بیڈ۔تم فوراً ان لاشوں کو
برقی بھٹی میں ڈلوا دو کیونکہ اتنی زیادہ لاشوں کے سامنے آنے پر
حکام چیخ پڑیں گے اور ہو سکتا ہے کہ تنظیم کو ہی ختم کر دیا جائے
لئے ان سب لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دو۔اب را
جگہ تم لو گے۔میں احکامات جاری کر دوں گا"...... ٹارسن نے کہا
"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹارسن نے
کریڈل پر پٹخ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔
"یہ سب کیا ہے۔مارکر اور اس کے ساتھی تو اپنے ہیڈ کوارٹر

موجود ہیں۔پھر راسن نے کیسے یہ بات کر دی تھی کہ مارشل ایریئے
میں وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کر رہے ہیں اور پھر
اچانک جس طرح بجلی کوندتی ہے اس طرح ٹارسن کے ذہن میں
خیال آیا اور وہ بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔اوہ۔تو وہ کال راسن کی نہیں تھی بلکہ راسن کی آواز میں
عمران بات کر رہا تھا"...... ٹارسن نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے
کہا کیونکہ اسے خیال آگیا تھا کہ عمران میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ
وہ کسی بھی آدمی کی آواز اور لہجے کی ایسی نقل کر لیتا ہے کہ کوئی
دوسرا پہچان ہی نہیں سکتا اور پھر جب یہ خیال اس کے ذہن میں آیا تو
اس کے ذہن میں خود بخود ایک نقشہ سا ابھرتا چلا گیا۔وہ اب ساری
سچوئیشن سمجھ گیا تھا کہ راسن نے یقیناً ہارڈی گروپ کی طرف سے
اطلاع ملنے پر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ہاتھ ڈالا ہو گا اور انہیں
بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر لے گیا ہو گا اور پھر اپنی انا کی
تسکین کے لئے اس نے انہیں ہوش دلایا ہو گا اور یہ کام یقیناً مارکر
اور اس کے ساتھیوں کے ذریعے کرایا گیا ہو گا اور ہوش میں آنے کے
بعد عمران اور اس کے ساتھیوں نے سچوئیشن تبدیل کر دی اور راڈش
عمران یا اس کے کسی ساتھی سے مقابلہ کرتے ہوئے ہلاک ہو گیا
راسن اور ڈیزی کو انہوں نے راڈز میں جکڑ کر پوچھ گچھ کی ہو گی اور
سے مارکر اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل
کے عمران کے ساتھیوں نے وہاں قتل عام کر دیا ہو گا کیونکہ مار

اوراس کے ساتھیوں نے انہیں اس کے موجودہ حلیوں میں ٹریس کیا تھا اس لئے عمران نے ان کا خاتمہ ضروری سمجھا اور عمران نے یقیناً اس سے بات اس لئے کی کہ وہ جنرل فرینک کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوگا اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں اپنی کہی ہوئی بات آگئی کہ اس نے عمران کو راسن سمجھتے ہوئے بتایا تھا کہ جنرل فرینک اگر چاہے تو بغیر ڈاکٹر ولیم کو جاری کئے گئے پرائم منسٹر صاحب کے دستخطوں والے کارڈ کے فارمولا ایمرجنسی کی صورت میں سٹور سے نکال سکتا ہے۔ یہ بات یاد آتے ہی اس نے تیزی سے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹارسن بول رہا ہوں۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ"۔ ٹارسن نے کہا۔

"باس تو گریٹ لینڈ کے ایک ہفتے کے دورے پر ہیں جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا"...... ٹارسن نے کہا اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جنرل فرینک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جنرل فرینک کی آواز سنائی دی۔

"ٹارسن بول رہا ہوں"...... ٹارسن نے کہا۔

"اوہ یس۔ کیا کوئی خاص بات ہوگئی ہے"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اطلاعات ملی ہیں کہ وہ فارمولا حاصل کرنے کے لئے دوبارہ ولنگٹن پہنچ چکے ہیں اور میرے آدمی انہیں ٹریس کر رہے ہیں لیکن بہرحال ان کا مقصد فارمولا حاصل کرنا ہے اس لئے لامحالہ وہ مارشل ایریئے پر ریڈ کریں گے اس لئے تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہاں ویسے بھی ریڈ الرٹ ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ریڈ الرٹ کی صورت میں یہاں کوئی داخل ہی نہیں ہو سکتا"۔ جنرل فرینک نے جواب دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں جنرل فرینک۔ تم نے دیکھا کہ حالانکہ ہم نے ہر لحاظ سے کامیاب پلاننگ کی تھی کہ انہیں مطمئن کر کے واپس بھیج دیا جائے لیکن اس کے باوجود انہیں اصل بات کا علم ہو گیا اور وہ دوبارہ واپس آگئے ہیں اس لئے مجھے بار بار کہنا پڑ رہا ہے کہ تم صرف ریڈ الرٹ کے بھروسے پر نہ رہ جانا بلکہ ہر سطح پر محتاط رہنا"...... ٹارسن نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں اس لئے میں نے خود بھی ریڈ الرٹ کی پابندی اپنے آپ پر لاگو کر رکھی ہے۔ میں خود بھی اب مارشل ایریئے میں پابند ہو کر بیٹھا ہوا ہوں اس سے زیادہ اور کیا احتیاط کر سکتا ہوں"۔ جنرل فرینک نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہم انہیں جلد ہی ٹریس کر کے ختم کر دیں گے"...... ٹارسن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کر دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماسٹر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ٹارسن بول رہا ہوں ماسٹر"...... ٹارسن نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا کیونکہ ماسٹر بھی راسن کی طرح اس کا دوسرا ماتحت تھا۔ اس کا سیکشن علیحدہ تھا اور وہ بھی راسن کی طرح تیز ایجنٹ تھا۔ اس ٹارسن ایجنسی میں آنے سے پہلے وہ طویل عرصے تک ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی میں کام کر چکا تھا۔

"ماسٹر۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ عمران کو تو جانتے ہو گے"۔ ٹارسن نے کہا۔

"یس باس۔ اچھی طرح جانتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت نہ صرف ولنگٹن میں موجود ہے بلکہ اس کے ہاتھوں راسن، ڈیزی، مارکر اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

"کیا۔ کیا باس۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا مطلب"...... ماسٹر نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"...... ٹارسن نے کہا اور پھر اس نے ...ں سے لے کر اب تک کے تمام واقعات مختصر طور پر ماسٹر کو بتا ...۔

"اوہ۔ اوہ باس۔ آپ نے مجھے کال کر لینا تھا۔ ڈیزی کے مرحوم ...ر کے تو عمران سے بے حد گہرے تعلقات تھے اور یقیناً عمران نے ... تعلقات کو استعمال کرتے ہوئے ڈیزی کو دھوکے میں رکھ کر یہ ...ی کارروائی کی ہو گی۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ اپنے مفاد کے لئے وہ ... کو بھی کسی بھی انداز میں استعمال کر سکتا ہے"...... ماسٹر نے ...اب دیا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ بہرحال جو کچھ ہوا ہے اس کا نتیجہ اب ... عمران کو ہر حالت میں بھگتنا ہو گا۔ اب میرے احکامات غور سے ...۔ عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ مارشل ایریا پر ریڈ کریں گے ... وہاں جنرل فرینک نے ریڈ الرٹ کر رکھا ہے اس لئے وہ اندر تو ...ل نہیں ہو سکتے لیکن اب ان کا خاتمہ تمہارے ہاتھوں ہی ہونا ... اس لئے تم اپنے پورے سیکشن سمیت مارشل ایریئے کو باہر ... گھیر لو اور ان کو وہاں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دو۔ فی الحال ... کے بارے میں تمہیں یہی بتایا جا سکتا ہے کہ یہ گروپ چار ...وں اور دو عورتوں پر مشتمل ہے"...... ٹارسن نے کہا۔

"کیا وہ اپنے اصل حلیوں میں ہیں باس"...... ماسٹر نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ماسٹر۔ وہ یقیناً ایکریمین میک اپ میں ہوں

گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مارشل ایریئے میں داخل ہونے
لئے فوجی یونیفارمز اور گاڑیاں کہیں سے حاصل کر لیں اس لئے
نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے"...... ثارسن نے تیز لہجے میں کہا۔
" ٹھیک ہے باس۔ میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ
حلیئے میں بھی ہوں گے میں انہیں ٹریس کر لوں گا۔ میں نے
ایجنسی میں کام کے دوران کئی بار اس عمران اور اس کے ساتھ
کے خلاف کام کیا ہے اس لئے میں انہیں قدوقامت سے ہی پہچا
لوں گا"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" مجھے ہر صورت میں کامیابی کی رپورٹ چاہئے"...... ثارسن
کہا۔
" یس باس۔ آپ بے فکر رہیں"...... ماسٹر نے انتہائی ا
بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
" اور سنو۔ انہیں بے ہوش کرنے اور پھر ہوش میں لانے کے
میں نہ پڑنا۔ بغیر کسی توقف کے انہیں ہلاک کر دینا"...... ثار
نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
" آپ بے فکر رہیں باس۔ میں یہ بات اچھی طرح سمجھتا ہوں
عمران کو معمولی سا موقع دینا بھی اپنے آپ کے ساتھ ظلم کرنا ہے"
ماسٹر نے جواب دیا۔
" ساتھ ساتھ مجھے آگاہ رکھنا اور میں اب مستقل طور پر
پوائنٹ پر موجود رہوں گا"...... ثارسن نے کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ثارسن نے اوکے
کر رسیور رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ
جب تک عمران اور اس کے ساتھی ختم نہیں ہو جاتے وہ
گوارٹر کی بجائے سپر پوائنٹ پر رہے گا تاکہ عمران یہاں اس پر ریڈ
کر سکے۔

عمران، جولیا اور تنویر تینوں ٹیکسی سے اترے۔ تنویر نے
ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ تینوں سٹار پلازہ کے مین گیٹ
داخل ہو گئے۔ یہ ولنگٹن کا سب سے معروف کاروباری پلازہ تھا
اس میں ایسی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے دفاتر تھے جن کا تعلق ای
سے تھا۔ ان میں ایک معروف تعمیراتی کمپنی اسار کو بھی تھی۔ ا
فوجی چھاؤنیوں کی تعمیر کے لئے نہ صرف ایکریمیا بلکہ پور۔
میں معروف تھی اور بے شمار ملکوں میں اس کمپنی نے بڑی
بے شمار فوجی چھاؤنیاں نہ صرف ڈیزائن کی تھیں بلکہ ان کی تعم
مکمل کی تھی۔ اس کا چیف ڈیزائنر ڈاکٹر اسالڈو تھا۔ اسالڈ
ایکریمیا کی معروف نیشنل یونیورسٹی سے ڈیفنس تعمیرا
ڈاکٹریٹ کی ہوئی تھی اور فوجی چھاؤنیوں کی ڈیزائننگ اور مل
کے سلسلے میں اس نے ریسرچ ہی نہیں کی تھی بلکہ اس کے ملا

یا کے معروف رسالوں میں شائع ہوتے رہتے تھے اور اس
پر اسے اتھارٹی سمجھا جاتا تھا۔ اس کا آفس سٹارہ پلازہ کی
منزل پر تھا۔ اس کمپنی کا انتظامی آفس تو ساتویں منزل پر تھا
ائننگ شعبے کا مکمل آفس آٹھویں منزل پر ہی تھا اور اس آفس
ڈاکٹر اسالڈو تھا اور عمران اس وقت ڈاکٹر اسالڈو سے ہی
لئے آیا تھا۔ اس نے ڈیفنس سیکرٹریٹ سے معلوم کر لیا تھا
ایہیئے کی فوجی چھاؤنی اور سٹور کی تعمیر اسار کو کمپنی نے کی
اس کا نقشہ اور ڈیزائن ڈاکٹر اسالڈو کا تیار کردہ ہے۔ عمران
الڈو کے مضامین پڑھتا رہتا تھا اس لئے جیسے ہی اسے اسالڈو
میں علم ہوا وہ اس سے ملنے کے لئے تیار ہو گیا اور پھر جولیا
کو ساتھ لے کر وہ ٹیکسی میں سوار ہو کر سٹار پلازہ پہنچے تھے۔
جب ڈاکٹر اسالڈو سے ملنے کے لئے تنویر کو ساتھ چلنے کے
صالحہ، کیپٹن شکیل اور صفدر کے ساتھ ساتھ جولیا بھی
ئی تھی۔ کیونکہ تنویر اپنے مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کرنے
تھا اور ظاہر ہے کہ ایسی پوچھ گچھ کسی مجرم، غنڈے یا
سے تو کی جا سکتی تھی لیکن کسی اعلیٰ تعلیم یافتہ آدمی سے
میں پوچھ گچھ نہ ہو سکتی تھی اس لئے سب نے جب حیرت کا
تو عمران نے انہیں صرف یہ کہہ کر خاموش کرا دیا کہ تنویر
ایک غراہٹ بھری آواز ہی ڈاکٹر اسالڈو کو زبان کھولنے پر
گی۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں آٹھویں منزل پر ڈاکٹر اسالڈو

کے شاندار آفس میں موجود تھے۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما ک
میں صوفے رکھے ہوئے تھے۔ ایک طرف اندھے شیشے ک
جس کے باہر ایک بیضوی شکل کا کاؤنٹر موجود تھا جس پر
کا فون رکھا ہوا تھا اور کاؤنٹر کے پیچھے ایک نوجوان ایکر
بیٹھی ہوئی تھی۔ صوفوں پر اس وقت چار مرد اور تین عورتیں
تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کارمن میک اپ میں تھے
نے مارکر اور اس کے گروپ، راسن اور ڈیزی کے خاتمہ کے بعد
اپنی رہائش گاہ پر جا کر میک اپ تبدیل کر لئے تھے۔ عمران
ساتھیوں سمیت سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"...... کاؤنٹر کے پیچھے موجود لڑکی نے چونک کر
اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر اسالڈو سے کہو کہ کارمن سے ڈاکٹر اولف اپنے
اور اسسٹنٹ کے ساتھ ملنے آیا ہے"...... عمران نے کارمن
بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کی اپائنٹمنٹ ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب بے حد مصروف
ہیں"...... اس لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم شاید ڈاکٹر اسالڈو کی سیکرٹری ہو"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"تو تمہیں خود معلوم ہونا چاہئے کہ کارمن کا ڈاکٹر اولف
ڈیزائننگ میں ڈاکٹر اسالڈو کا ہم پلہ ہے اور یہ ڈاکٹر اسالڈو کے

کہ ہم خود چل کر اس سے ملنے کے لئے آئے ہیں ورنہ اگر ہم
ان کر دیتے تو وہ خود چل کر ہم سے ملنے کے لئے آنا اپنے لئے
"...... عمران نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا سر۔ آئی ایم سوری۔ میں بات کرتی ہوں سر"۔
عمران کے اس انداز میں تعارف پر بری طرح گھبرا گئی۔ اس نے
رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

ی بول رہی ہوں کاؤنٹر سے سر۔ کارمن سے ڈاکٹر اولف آپ
کے لئے تشریف لائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ بھی آپ کی
الملس ڈیزائننگ میں نام رکھتے ہیں"...... سیکرٹری نے کہا۔

یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف کی بات سن کر اس لڑکی
اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور کاؤنٹر کی ایک سائیڈ کا
لہ ہٹا کر وہ کاؤنٹر سے باہر آ گئی۔

سر۔ میں آپ کو سپیشل سٹنگ روم میں لے چلتی ہوں۔
صاحب وہیں آ رہے ہیں"...... لڑکی نے کہا اور پھر وہ ایک
پر موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دروازہ کھولا اور
داخل ہو گئی۔ یہ کمرہ واقعی خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا۔ اس
دیوار پر ڈاکٹر اسالڈو کا ایک بڑا پورٹریٹ موجود تھا۔

تشریف رکھیں جناب۔ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"۔ سیکرٹری
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

نہیں۔ ہمارے پینے پلانے کے مخصوص اوقات ہیں۔ آپ کا

شکریہ"...... عمران نے کہا تو سیکرٹری سرہلاتی ہوئی مڑی
سے باہر چلی گئی۔ عمران کے ساتھ جولیا اور تنویر بھی
گئے۔

"کیا تمہیں ڈیفنس ڈیزائننگ کے بارے میں معلو
ہیں"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ جب تنویر جیسا رقیب
ڈیفنس کیسے کیا جا سکتا ہے اور میرے خیال میں ایسا ڈیفنس
اسالڈد کو بھی نہ آتا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

"تمہارا ڈیفنس اس وقت تک تمہارے کام آئے گا جب
سوچنے تک محدود رہو گے"...... عمران کی بات ختم ہوتے
نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔
چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید یہ اس
تھی جس نے اسے مسرت بخشی تھی کہ دو مرد اس کے
دوسرے سے رقابت رکھتے تھے۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ
بات ہوتی کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آد
کے بال خشک اور بکھرے ہوئے تھے آنکھوں پر موٹے
عینک تھی اور جسم پر موجود سوٹ میں بے شمار سلوٹیں
تھیں اندر داخل ہوا تو عمران بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ اس
ہی جولیا اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ میں سے ڈاکٹر اولف صاحب کون ہیں۔ میرا نا

لاؤ ہے"...... آنے والے نے عمران اور تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کسی اچھے ڈاکٹر سے اپنی آئی سائیڈ چیک کرانا چاہئے
اسالڈو۔ کارمن میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں آپ
ساتھ والی سیٹ پر میں بیٹھا تھا اور ہم دونوں چار گھنٹوں تک
باتیں کرتے رہے تھے اور اب آپ پوچھ رہے ہیں کہ ڈاکٹر
کون ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کارمن لہجے میں
ڈاکٹر اسالڈو بے اختیار چونک پڑا۔ وہ موٹے شیشوں کی عینک
غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے
ثرات تھے۔

م۔ مگر۔ مجھے تو آپ کا چہرہ یاد ہی نہیں آ رہا اور جہاں تک میری
داشت کام کر رہی ہے میں ڈاکٹر اولف سے کبھی نہیں ملا۔ بس
اتنا معلوم ہے کہ ڈاکٹر اولف کارمن کا سب سے ماہر ڈیفنس
ائنر ہے"...... ڈاکٹر اسالڈو نے حیرت بھرے اور الجھے ہوئے لہجے
کہا

"تو پھر آپ مجھے کیسے پہچان سکتے ہیں ڈاکٹر اسالڈو۔ میں نے یہ
ت اس لئے کی تھی تاکہ آپ کی یادداشت چیک کر سکوں کیونکہ
یہاں آیا ہی اس لئے ہوں۔ مجھ سے ملو۔ میرا نام ڈاکٹر اولف ہے
اور یہ میری سیکرٹری مارگریٹ اور یہ میرا اسسٹنٹ ہے جانسن"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا
دیا۔

" میری یادداشت چیک کرنے کے لئے ۔ کیوں وجہ"۔
اسالڈو نے مصافحہ کرتے ہوئے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
" اس لئے کہ مجھے مارشل ایریئے جیسی چھاؤنی ڈیزائن کر
ٹاسک ملا ہے اور یہ چھاؤنی چونکہ آپ کی ڈیزائن کردہ ہے او
پرانی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے آپ کی یادداشت چ
لوں پھر آگے بات ہو گی اور مجھے خوشی ہے کہ آپ کی یا
شاندار ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر اسا
چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے ۔
" مارشل ایریا تو میرا ہی ڈیزائن کردہ ہے لیکن کیا ڈاکٹر اولف
میرے ڈیزائن کو فالو کرے گا"...... ڈاکٹر اسالڈو نے اس بار
فخریہ لہجے میں کہا۔ اسے شاید یہ سن کر بے حد تسکین پہنچی تھی
ڈاکٹر اولف جیسا ماہر اس کی پیروی کرے گا۔
" ڈاکٹر اسالڈو۔ مجھے اعتراف ہے کہ ڈاکٹر اولف چاہے کتنا
کیوں نہ ہو جائے بہرحال ڈاکٹر اسالڈو کے اعلیٰ ذہن تک نہیں
سکتا۔ دنیا چاہے کچھ بھی کیوں نہ کہے مجھے بہرحال اس کا اعتراف
کہ آپ اس وقت دنیا کے سب سے بڑے ڈیفنس ڈیزائننگ
ہیں۔ ویسے میں نے اپنے دفتر میں آپ کا سپر سٹار ایریئے کا ڈیزائن
کر کے لگوایا ہوا ہے۔ وہ ڈیزائن جس پر آپ کو ایکریمیا کا سب
ایوارڈ دیا گیا تھا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر اسالڈو کا چہرہ
مسرت سے گلنار سا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی

" اوہ۔ اوہ۔ شکریہ۔ یہ آپ کی مہربانی ہے ورنہ آپ خود کسی سے
نہیں ہیں۔ بیٹھیں بیٹھیں۔ مجھے آپ جیسے ماہر سے مل کر انتہائی
رت ہو رہی ہے"...... ڈاکٹر اسالڈو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے
کہا۔
" آپ میری مسرت کا اندازہ نہیں لگا سکتے ڈاکٹر اسالڈو جو مجھے آپ
مل کر ہو رہی ہے۔ یہ لمحات میری زندگی کے شاندار لمحے ہیں"۔
ران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی انتہائی خلوص بھرے انداز
ڈاکٹر اسالڈو کو خراج تحسین پیش کر رہا ہو۔
" شکریہ۔ شکریہ۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... ڈاکٹر اسالڈو
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
" کچھ نہیں۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ آپ کے پاس
مارشل ایریئے کے نقشے کی کاپی موجود ہو گی۔ میں صرف ایک نظر
دیکھنا چاہتا ہوں اور بس۔ ویسے میرا چارٹرڈ طیارہ ایئرپورٹ پر
کے لئے تیار کھڑا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کا وقت
ہائی قیمتی ہے"...... عمران نے کہا۔
" اوہ اچھا۔ آپ تشریف رکھیں میں کاپی لے آتا ہوں"...... ڈاکٹر
لڈو نے کہا اور اٹھ کر واپس اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا
ں سے وہ آیا تھا۔
" بڑی آسانی سے مان گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔
" نہ مانتا تو تنویر منوالیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو

جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" اچھا تو تم تنویر کو اس لئے ساتھ لے آئے ہو"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تم نے مجھے جلاد سمجھ رکھا ہے۔ کیا تم خود اس سے نہیں سکتے تھے"...... تنویر نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ بہت پڑھا لکھا آدمی ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ ایک لکھا آدمی دوسرے پڑھے لکھے آدمی پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا"... نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور میں جاہل ہوں۔ کیوں"...... تنویر، عمران کا طنز سمجھ گیا اس لئے اس نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" میں تمہیں جاہل کیسے کہہ سکتا ہوں۔ جہالت تو تاریکی نام ہے اور تم تو تنویر ہو۔ مطلب ہے روشنی"...... عمران جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پھر تم نے یہ بات کیوں کی تھی"...... تنویر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" پڑھا لکھا ہونا اور بات ہے اور لکھا پڑھا ہونا اور بات عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" ویسے تم نے ڈاکٹر اسالڈو کو چکر خوب دیا ہے۔ پہلے واقفیت ظاہر کرنے کی کوشش کی لیکن جب وہ تمہیں پہچان یادداشت کا چکر چلا دیا"...... جولیا نے کہا۔

" میرے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا کہ ڈاکٹر اسالڈو، ڈاکٹر اولف کو پہچانتا بھی ہے یا نہیں کیونکہ میں نے ڈاکٹر اولف کو دیکھا نہیں ہے کہ میں اس کا میک اپ کر لیتا۔ ڈاکٹر اولف میرے زیر مطالعہ رہا ہے اس لئے مجھے یہ سارا کھیل کھیلنا پڑا۔ یہ تو شکر ہے کہ ڈاکٹر اسالڈو خوشامد پسند نکلا اس لئے بات بن گئی ورنہ پھر تنویر کا کام شروع ہو جاتا اور میں فارغ"...... عمران نے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن کیا اس سٹور کا نقشہ بھی اس ڈاکٹر اسالڈو نے ہی تیار کیا ہو"...... جولیا نے کہا۔

" دیکھو۔ اب نقشہ آئے گا تو پتہ چلے گا۔ ویسے میرا مقصد سٹور کا نقشہ دیکھنا نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ نگ سٹور کس ٹائپ کے ہوتے ہیں۔ میں تو اس لئے یہ نقشہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ڈیزی اور راسن کی موت کی اطلاع ٹارسن تک پہنچ چکی ہو گی اور یقیناً ٹارسن نے اب مارشل ایریا میں ہائی ریڈ الرٹ کرا دیا ہو گا اور ایسے حالات میں ہم کسی طرح بھی مارشل ایریا میں داخل نہیں ہو سکتے جبکہ مجھے ڈاکٹر اسالڈو کی سوچ کا اندازہ ہے۔ اس میں یہ ایک ہی خصوصیت ہے کہ یہ فوجی چھاؤنیوں کے نقشے اس انداز میں تیار کرتا ہے کہ اس میں ایسے خفیہ راستے رکھے جاتے ہیں جن کا علم صرف چھاؤنی کے انچارج کو ہی ہوتا ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ اگر دشمن کسی فوجی چھاؤنی کو فتح کر لے تو فوجیوں کو ان

خفیہ راستوں سے نکال کر فوج کو دشمن کے سامنے ہتھیار پھینکنے
ذلت سے بچایا جاسکے اس لئے یقیناً اس مارشل ایریئے میں بھی ا
خفیہ راستے موجود ہوں گے"...... عمران نے کہا تو تنویر اور جولیا
اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹر اسالڈو
اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ موجود تھا۔

"یہ دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ میرا ڈیزائن کردہ یہ نقشہ کیسا ہے"
ڈاکٹر اسالڈو نے بڑے فخریہ انداز میں ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ عمران
کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تو عمران نے نقشہ اٹھا کر اسے غور
دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ نقشہ کمپیوٹر میموری سے تیار کیا گیا
عمران کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے اور پھر اس نے اس
نقشے کی ایسی تعریفیں کیں کہ ڈاکٹر اسالڈو بمشکل اپنے آپ کو اٹھ
ناچنے سے باز رکھ سکا ورنہ اس کی کیفیت واقعی ایسی ہی تھی
بے اختیار اٹھ کر ناچنا شروع کر دے۔ جولیا اور تنویر دونوں
اسالڈو کی اس کیفیت سے پوری طرح محظوظ ہو رہے تھے۔
اسے واقعی بانس پر اس قدر اونچا چڑھا دیا تھا کہ شاید اب
ساری زندگی اس بانس سے نیچے اترنے کی کوشش ہی نہ کر
پھر عمران اور ڈاکٹر اسالڈو کے درمیان باقاعدہ ڈیزائننگ
میں ایسی بحث شروع ہو گئی کہ جولیا اور تنویر دونوں کی
حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ عمران اس وقت واقعی
ڈیزائننگ کا بڑا ماہر لگ رہا تھا۔ ایسی ایسی اصطلاحات استعما

ہی تھیں کہ آج تک ان دونوں نے ان کا ایک لفظ بھی نہ سنا تھا اور
پھر تھوڑی دیر بعد عمران ڈاکٹر اسالڈو سے کارمن آنے کا وعدہ لے کر
اس کمرے سے باہر آگیا۔

"حیرت ہے۔ تمہارے دماغ میں نجانے کیا بھرا ہوا ہے۔ مجھے تو
تھا کہ تم نے ساری عمر کام ہی یہی کیا ہے"...... تنویر نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"اس قسمت کا چکر ہے تنویر کہ میں تمہارے چیف کے چنگل میں
پھنس گیا ہوں۔ ورنہ ایک نقشہ بنا کر میں اتنا کما سکتا تھا کہ اس
اس چیف خرید کر ہلاک کر دیتا"...... عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ خبردار اگر آئندہ ایسی کوئی بات منہ سے نکالی۔ یہ
چیف کی مہربانی ہے کہ اس نے تمہیں اتنی اہمیت دے رکھی ہے
ورنہ تم سوائے جوکری کے اور کیا کر سکتے ہو نانسنس"...... جولیا
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے چیف کہا ہے ڈپٹی چیف نہیں کہا۔ ڈپٹی چیف تو
بہرحال ڈپٹی چیف ہی ہوتا ہے یا ہوتی ہے"...... عمران نے بڑے
معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی رنگے سیار ہو۔ ایسا رنگ بدلتے ہو کہ حیرت ہوتی
ہے"...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"رنگے سیار نہیں۔ ملٹی کلر سیار۔ ویسے سیار کہتے کسے ہیں"۔ عمران

نے کہا تو تنویر بھی چونک پڑا۔

"سیار۔ اوہ۔ میں نے تو آج تک اس کے معنی پر غور ہی نہ کیا۔ اچھا تم بتاؤ کسے کہتے ہیں"...... تنویر نے اپنی عادت کے مطابق صاف انداز میں اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"تنویر کو"...... عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو جولیا اس کے اس انداز پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور تنویر نے بے اختیار برا سا منہ بنالیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے جہاں صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل ان کا انتظار کر رہے تھے۔

"کوئی بات بن گئی ہے یا نہیں"...... صفدر نے پوچھا تو جولیا نے عمران کے خوشامدانہ انداز اور فقروں کی اس طرح نقل کرنا شروع کر دی کہ صفدر تو صفدر کیپٹن شکیل جیسا شخص بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تو کوئی راستہ نظر آیا آپ کو"...... صفدر نے ہنستے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک راستہ۔ وہاں آٹھ راستے ہیں۔ ویسے ان میں سے ایک راستہ ایسا ہے جو سیدھا جنرل فرینک کے آفس میں نکلتا ہے اور یہی راستہ ہم نے استعمال کرنا ہے۔ تم لوگ تیار ہو جاؤ۔ اب ہم نے مشن کو فائنل کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"فائنل تو پہلے ہی ہو گیا تھا لیکن اب دوبارہ اسے فائنل کرنا پڑ رہا

ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس بار واقعی عمران بھی چکر کھا گیا تھا۔ بہرحال یہ شاید پہلا مشن ہے جسے ری مشن کہا جا سکتا ہے کہ ایک ہی مشن کو دوسری بار مکمل کرنا پڑ رہا ہے"...... جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آ
بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر درمیانے قد ا
ورزشی جسم کا مالک ماسٹر بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ا
نوجوان لڑکی موجود تھی جس نے سیاہ رنگ کی جینز اور سیاہ رنگ
جیکٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ ماسٹر کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوٹ تھا۔

" تمہیں یقین ہے ماسٹر کہ جونز نے جنہیں ٹریس کیا ہے
عمران اور اس کے ساتھی ہیں"...... لڑکی نے ماسٹر سے مخاطب
ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ سو فیصد یقین ہے اس لئے کہ جونز نے جس اسلحے
بارے میں بتایا ہے یہ اسلحہ کسی سٹور کو اڑانے کے کام آتا ہے۔ عام
استعمال میں نہیں آتا اور پھر جونز نے بتایا ہے کہ یہ گروپ چا
مردوں اور دو عورتوں پر مشتمل ہے اور پھر وہ مارشل ایریا کے ق

لب میں موجود ہیں۔ یہ ساری باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ یہ لوگ
عمران اور اس کے ساتھی ہیں"...... ماسٹر نے تفصیل سے جواب
دئے کہا۔

لیکن یہ لوگ آخر کس طرح مارشل ایریا میں داخل ہوں گے۔
ں کا جائزہ تم نے خود لیا ہے۔ وہاں تو اب ایک مکھی بھی داخل
ہو سکتی"...... لڑکی نے کہا۔

مکھی داخل ہو سکے یا نہیں لیکن یہ عمران داخل ہو سکتا ہے۔
اس کو جانتا ہوں۔ تم نہیں جانتی"...... ماسٹر نے جواب دیا۔

کیا وہ مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے"...... لڑکی نے منہ
ہوئے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

نہیں۔ لیکن اس کا ذہن مافوق الفطرت صلاحیتیں رکھتا ہے"۔
ٹر نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک موڑ مڑ کر کچھ آگے ہی
ی ہو گی کہ ماسٹر نے اسے تیزی سے ایک سائیڈ روڈ پر موڑا اور پھر
ای دیر بعد ہی وہ کار ایک زرعی فارم کے انداز میں بنی ہوئی چھوٹی
عمارت کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ ماسٹر نے دو بار مخصوص
از میں ہارن بجایا تو گیٹ کھل گیا اور ماسٹر کار اندر لے گیا۔ سامنے
دے کے قریب ایک عارضی سا شیڈ بنا ہوا تھا جس کے نیچے ایک
سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ ماسٹر نے بھی اس کار کے پیچھے لے
اپنی کار روک دی۔

"آؤ مارلین۔ جلدی آؤ۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں جونز انہیں ...م نہ کر

بیٹھے "...... ماسٹر نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی
دوڑتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ لڑکی جس کا نام مارلین تھا
سے اتری اور ماسٹر کے پیچھے دوڑتی ہوئی برآمدے کی طرف بڑھ گئی
تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک تہہ خانے میں داخل ہو رہے تھے۔
خانے میں ایک میز کے اوپر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود
جس میں سے ایک گول پائپ سا اوپر چھت کے ایک سوراخ میں
کر غائب ہو رہا تھا۔ میز کے سامنے چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں
میں سے ایک کرسی پر ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا نوجوان
ہوا تھا۔ وہ ماسٹر اور مارلین کو دیکھ کر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
مشین کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین تھی جس پر ایک ہال کا
منظر نظر آ رہا تھا جس میں عورتیں اور مرد بیٹھے کھانے پینے اور باتیں
کرنے میں مصروف نظر آ رہے تھے۔

" کہاں ہے وہ گروپ جونز"...... ماسٹر نے قریب جا کر بے
سے لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

" دائیں ہاتھ کے کونے پر آخری میز پر موجود ہیں یہ لوگ"
نوجوان نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں۔ بالکل یہی ہے عمران۔ بالکل یہ گرے سوٹ والا۔
ہے۔ ویری گڈ۔ تم نے درست تلاش کیا ہے انہیں"...... ماسٹر نے
اچھلتے ہوئے کہا۔

" کون سا۔ کون سا"...... ساتھ کھڑی ہوئی مارلین نے کہا۔

دائیں طرف جو گرے سوٹ پہنے ہوئے بیٹھا ہے۔ یہی ہے
"...... ماسٹر نے کہا۔

بھولا بھالا اور معصوم سا آدمی۔ یہ ہے عمران"...... مارلین
ائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اں یہی ہے۔ جونز ہال میں ہمارا کوئی آدمی ہے"...... ماسٹر نے
لین کو جواب دیا اور پھر جونز سے مخاطب ہو کر کہا۔

گیٹ کے ساتھ تیسری میز پر راسکر موجود ہے باس"...... جونز
ہا۔

اوہ۔ ٹھیک ہے۔ باہر کتنے آدمی موجود ہیں"...... ماسٹر نے کہا۔

چار آدمی باس"...... جونز نے جواب دیا۔

اوکے۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ تم راسکر کو ٹرانسمیٹر پر کہہ دو کہ
ران اور اس کے ساتھیوں کو کسی صورت نظروں سے اوجھل نہ
دے اور باہر موجود افراد کو بھی کہہ دو کہ اگر میرے وہاں پہنچنے
لوگ کلب سے باہر آ جائیں تو وہ ان کا تعاقب کریں۔ میں
ون پر ان سے رابطہ کر لوں گا"...... ماسٹر نے کہا۔

یس باس"...... جونز نے کہا۔

آؤ مارلین۔ اب ان کا شکار کھیلیں"...... ماسٹر نے مسرت
لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔
ی دیر بعد اس کی کار ایک بار پھر سڑک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی
بڑھی چلی جا رہی تھی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت مارشل ایریئے کے قریب ایک
کے ہال میں موجود تھا۔ انہوں نے اب ایکریمین میک اپ
تھا۔ وہ سب دائیں ہاتھ پر آخری میز پر موجود تھے۔ عمران نے
بتایا تھا کہ اس نے ایک آدمی کو خصوصی طور پر ہائر کیا ہے
ایریئے کا ہی رہنے والا ہے اور وہ اس پوائنٹ کو چیک کر کے
رپورٹ دے گا جہاں ڈاکٹر اسالڈو کے دیئے ہوئے نقشے کے
اس خفیہ راستے کا دہانہ موجود ہے جو راستہ براہ راست جنرل
کے خصوصی آفس میں جا نکلتا ہے اس لئے وہ سب اطمینان
کافی پینے اور ایکریمین زبان اور لہجے میں باتیں کرنے میں
تھے۔ اپنے انداز سے وہ خوش باش ٹائپ کے سیاح لگتے تھے
اور ہر جگہ ایڈجسٹ ہو جایا کرتے تھے۔

" یہ جائزہ تو ہم میں سے کوئی بھی جا کر کر سکتا تھا پھر اس

ی دوسرے کی خدمات کیوں ہائر کی گئی ہیں مائیکل "...... صفدر
کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم بہرحال اجنبی ہیں اور وہاں ہائی ریڈ
ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہ آدمی ایسے کاموں کا ماہر ہے اور
ی ہے اور تیسری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہماری نگرانی
ی ہے "...... عمران نے بھی ایکریمین زبان اور لہجے میں جواب
سب اس کی آخری بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"نگرانی ہو رہی ہے۔ کون کر رہا ہے "...... سب نے حیرت
لہجے میں کہا۔

"تو اس وقت پوچھا جائے گا جب ان سے ٹکراؤ ہو گا۔ فی الحال
نگرانی ہو رہی ہے اس لئے میں بھی خاموش ہوں "...... عمران
اب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں مسٹر مائیکل گیٹ کے پاس تیسری ٹیبل پر جو
ا ہے وہی ہماری نگرانی کر رہا ہے "...... کیپٹن شکیل نے
مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ وہی ہے اور باہر بھی یقیناً اس کے ساتھی موجود ہوں
م نے اسے کیسے پہچانا ہے "...... عمران نے کہا۔

" اس کے انداز پر شک پڑا تھا لیکن میں نے اس خیال کو اس
ڈال دیا تھا کہ اب ہماری نگرانی کون کرے گا کیونکہ جنہوں
چیک کرنا تھا وہ تو ختم ہو چکے ہیں "...... کیپٹن شکیل نے

کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات
ویٹر تیزی سے ان کے قریب آیا اور پھر اس نے ایک کارڈلیس
پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"جناب۔ آپ کی ٹیبل کے لئے کال ہے"...... ویٹر نے
لہجے میں کہا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔ عمران نے فون پیس اٹھا
اسے آن کر کے کان سے لگا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے آہستہ سے کہا

"مارٹی بول رہا ہوں مسٹر مائیکل"...... دوسری طرف سے
مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ سائیڈ خالی ہے مسٹر مائیکل۔ آپ وہاں سے اطمینان
سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مکمل انکوائری کر لی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس مسٹر مائیکل۔ مکمل اور تفصیلی چیکنگ کے بعد رپو
دے رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس
میز پر رکھا اور پھر ویٹر کو اشارہ کیا تو ویٹر تیزی سے اس کے
اور اس نے فون پیس اٹھا لیا۔

"بل لے آؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"پوزیشن اوکے ہے۔ اب ہم نے چلنا ہے"...... عمران نے کہا
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن اسی لمحے عمران جو ویٹر کے
انتظار میں کاؤنٹر کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں ویٹر بل بنوانے میں
مصروف تھا، بے اختیار چونک پڑا۔ ہال کے مین گیٹ سے ایک مرد
اور ایک عورت اندر داخل ہوئے۔ مرد درمیانے قد اور ورزشی جسم کا
مالک تھا اور اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوٹ تھا جبکہ عورت ایک
عورت اور نوجوان لڑکی تھی اور اس نے سیاہ رنگ کی جینز اور
سیاہ رنگ کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ مرد اس آدمی کی طرف بڑھ گیا
جس پر عمران اور کیپٹن شکیل دونوں کو نگرانی کرنے کا شک تھا
جبکہ عورت نے اس انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف
دیکھنا شروع کر دیا کہ عمران اس کے دیکھنے کے انداز کی وجہ سے ہی
چوکنا ہو گیا۔ عورت نے جیکٹ کی ایک جیب میں ہاتھ ڈالا ہوا تھا
اور جیکٹ کی اس جیب کا مخصوص ابھار بتا رہا تھا کہ اس میں مشین
پسٹل موجود ہے جبکہ مرد نے بھی کوٹ کی ایک پھولی ہوئی جیب میں
ہاتھ ڈالا ہوا تھا اور وہ اس آدمی سے بات کر رہا تھا۔ پھر اس آدمی نے
اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ مرد سیدھا ہو کر پلٹا۔ اسی لمحے ویٹر بل پلیٹ
میں رکھے ان کی میز کے قریب آیا اور اس کے ساتھ ہی خوفناک
دھماکوں کے ساتھ ہی ویٹر چیختا ہوا اچھل کر ان کی میز پر اس طرح آ
گرا جیسے کسی نے ہوا میں اڑتے ہوئے غبارے کو ہاتھ سے دھکا دیا
اور اس کے ساتھ ہی جولیا کی چیخ بھی سنائی دی اور وہ اچھل کر ساتھ

بیٹھی ہوئی صالحہ پر گری اور پھر وہ دونوں ہی کرسیوں سمیت
گریں۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہوا تھا کہ گولیوں کی
پڑی اور اس بار گولیاں عمران اور صفدر دونوں کے باز
پیوست ہو گئیں اور وہ دونوں اچھل کر سائیڈ پر گرے ہی
عمران والی میز کی سائیڈ سے فائرنگ ہوئی اور اس کے ساتھ
میں انسانی چیخوں کی گونج سنائی دی۔ دوسرے لمحے دونوں اط
سے بیک وقت فائرنگ شروع ہوئی اور ایک بار پھر انسانی
سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی ہال میں چیخ و پکار کے ساتھ
بھگدڑ مچ گئی لیکن فائرنگ مسلسل جاری تھی اور انسانی چیخوں
ہال گونج رہا تھا۔ اچانک عمران والی سائیڈ سے فائرنگ بند ہو گئی
اس کے ساتھ ہی تنویر کی طرف سے کرسی اڑاتی ہوئی اس طرف
گئی جہاں سے فائرنگ ہو رہی تھی اور دوسری طرف سے بھی
فائرنگ بند ہو گئی۔ دوسرے لمحے تنویر یکلخت اپنی جگہ سے اچھلا
اس نے ایک لمبا جمپ لگایا اور ایک بار پھر فائرنگ ہوئی او
اچھل کر ایک دھماکے سے ایک طرف جا گرا۔ اس کے ساتھ
عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھلا۔ اس کے بائیں بازو سے خون
رہا تھا لیکن وہ بے تحاشا دوڑتا ہوا ہال کے مین گیٹ کی بجائے اس
طرف کو بڑھ رہا تھا جس طرف کاؤنٹر تھا کہ اچانک کاؤنٹر کی
سے اس پر فائرنگ ہوئی لیکن عمران نے یکلخت غوطہ کھایا او
دوسرے لمحے وہ گھومتا ہوا پوری قوت سے کاؤنٹر سے جا ٹکرایا۔ اس

اس کے دوسرے بازو پر گولی لگی تھی جس کی وجہ سے وہ گھوم کر
ی قوت سے کاؤنٹر سے جا ٹکرایا تھا۔ کاؤنٹر سے ٹکرا کر وہ نیچے گرا
تھا کہ کاؤنٹر کی سائیڈ سے ایک آدمی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر
کی طرف ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا کہ عمران کا جسم
ے کی طرح تڑپا اور دوسرے لمحے عمران کی دونوں جڑی ہوئی
گیں کسی نیزے کی طرح پوری قوت سے اس آدمی کے سینے پر پڑیں
اس کے ساتھ ہی عمران اپنے دونوں زخمی بازوؤں کے بل پر ہی
میں قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ وہ آدمی سینے پر ضرب کھا کر
اک انداز میں چیختا ہوا کاؤنٹر کی سائیڈ سے عقبی دیوار سے ٹکرایا
جس لمحے عمران قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہوا تھا اسی لمحے وہ ایک
ار سے ٹکرا کر ایک دھماکے سے منہ کے بل سامنے فرش پر آ گرا
کہ اچانک عمران ایک لمحے کے لئے جھکا اور دوسرے لمحے اس آدمی کا
م ہوا میں اڑتا ہوا سائیڈ دیوار سے ایک خوفناک دھماکے سے جا
ایا لیکن اس بار اس آدمی نے اپنے دونوں ہاتھ سامنے کر کے اپنے
کو دیوار سے بچا کر پوری رفتار سے واپس آ گیا لیکن اس سے پہلے
اس کا جسم عمران سے ٹکراتا، عمران کی دونوں ٹانگوں نے بجلی کی
ی تیزی سے حرکت کی اور وہ آدمی اس طرح ہوا میں بلند ہوتا چلا گیا
فٹ بال کو کک لگنے سے وہ آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا جاتا
لیکن اس آدمی نے ایک بار پھر انتہائی حیرت انگیز انداز میں اپنے
جسم کو ہوا میں موڑا اور اس کے ساتھ ہی وہ قلابازی کھا کر سائیڈ پر

گرنے ہی لگا تھا کہ یکلخت تیز فائرنگ کے ساتھ ہی اس کے حلق
ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ ایک زور دار دھماکے سے کسی
ہوئی چھپکلی کی طرح ایک میز پر گرا اور پھر میز سمیت وہ گھومتا ہوا
فرش پر گر گیا۔ ابھی اس کا جسم فرش سے ٹکرایا ہی تھا کہ ایک بار
تیز فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں اس کے جسم سے ٹکرائیں
وہ ایک لمحے کے لئے زور دار انداز میں تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ اس
کے ساتھ ہی ایک میز کی اوٹ سے کیپٹن شکیل نکل کر تیزی
عمران کی طرف دوڑا جو اب ایک سائیڈ پر تقریباً بیٹھ سا گیا تھا۔ اس
کے دونوں بازوؤں سے خون نکل رہا تھا لیکن ابھی کیپٹن شکیل
چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک ایک اور میز کی اوٹ
مشین پسٹل کی فائرنگ ہوئی اور کیپٹن شکیل چیختا ہوا فضا میں
ہوا ایک خوفناک دھماکے سے فرش پر جا گرا لیکن اس کے ساتھ
ایک اور سائیڈ سے فائرنگ ہوئی اور میز کی اوٹ میں موجود
عورت بھیانک انداز میں چیختی ہوئی نیچے گری۔ کیپٹن شکیل
گولیاں اس عورت نے چلائی تھیں۔ چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ
ساکت ہو گئی تو کچھ دیر تک ہال میں انتہائی بھیانک سی خاموشی
طاری رہی۔ پھر یکلخت جولیا اور صالحہ دونوں اٹھیں اور دوڑتی
اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگیں۔ اسی لمحے فرش پر بیٹھے
عمران نے یکلخت اپنے سر کو جھٹکا اور پھر اٹھنے کی کوشش کی
دوسرے لمحے وہ لہراتا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ جولیا اور صا

الوں زخمی تھیں اور ابھی وہ فرش پر پڑے ہوئے تنویر اور کیپٹن
کیل تک پہنچی ہی نہ تھیں کہ ہال کے ایک کونے سے ان پر
ئرنگ ہوئی اور وہ دونوں اچھل کر نیچے گریں اور چند لمحے تڑپنے کے
ساکت ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی ہال پر ایک بار پھر بھیانک
اشی طاری ہو گئی۔

مشین میں موجود سکرین کے سامنے بیٹھے ہوئے جونز کی آ
پھٹ کر اس کے کانوں سے جا لگی تھیں۔ سکرین پر بلیو کلب
اندرونی ہال کا منظر اسے صاف دکھائی دے رہا تھا اور ہال میں
صرف دو اطراف سے بے تحاشہ فائرنگ ہو رہی تھی بلکہ ہال
بھگدڑ کے انداز میں دوڑتے ہوئے مرد اور عورتیں اس طرح گر رہے
تھے جیسے زہر کے سپرے سے مکھیاں نیچے گرتی ہیں اور پھر اچانک
ایک جھماکے سے سکرین آف ہو گئی تو جونز بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کیا ہو گیا۔ اوہ۔ یہ سب انتہائی خوفناک
ہے۔ انتہائی خوفناک "...... جونز نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیزی سے دوڑتا ہوا تہہ خانے کے
بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑا لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر
وہ اس انداز میں ٹھٹھک کر رک گیا جیسے چابی بھرے کھلونے کی

چابی اچانک ختم ہو جانے سے کھلونا ایک جھٹکے سے رک جاتا ہے۔
اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس بھاگا۔ اس نے جلدی سے مشین
کی ایک سائیڈ پر موجود بٹن پریس کر کے مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ
کرنا شروع کر دی۔ یہ ایک خاص ٹائپ کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔
فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ جونز کالنگ۔ اوور "...... جونز نے بار بار کال دیتے
ہوئے کہا لیکن جب کافی دیر تک کوئی جواب نہ ملا تو اس نے ٹرانسمیٹر
آف کر دیا اور ایک بار پھر نئے سرے سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا
شروع کر دی۔ دوسری فریکونسی پر بھی اس نے بار بار کال دی لیکن
پہلے کی طرح دوسری بار بھی کال اٹنڈ نہ کی گئی تو اس نے تیسری بار
نئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور کال دینے لگا۔ لیکن اس بار بھی اسے
ناکامی ہوئی تو اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر
دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری
سے بلیو کلب کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی لیکن ابھی وہ مارشل
ایریئے میں داخل ہوا ہی تھا کہ پولیس نے اسے روک لیا۔

" آپ آگے نہیں جا سکتے۔ آگے ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے "۔
پولیس آفیسر نے جونز سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا فوجی چھاؤنی پر حملہ ہو گیا ہے "۔ جونز
نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ بلیو کلب میں بے پناہ قتل و غارت ہوئی ہے۔ بے شمار

افراد زخمی بھی ہیں اور ہلاک بھی ہوئے ہیں اس لئے پورے سلا
میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے تاکہ زخمیوں کو فوراً ہسپتال پہنچایا
جاسکے"...... پولیس آفیسر نے جواب دیا۔

"لیکن ہوا کیا ہے"...... جونز نے کہا۔

"ابھی کچھ معلوم نہیں ہے۔ انکوائری کے بعد ہی پتہ چلے گا"......
پولیس آفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زخمیوں کو کون سے ہسپتال پہنچایا جا رہا ہے"...... جونز نے
پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ موقع پر موجود افسران کو معلوم ہو گا۔ آپ
فی الحال واپس جائیں"...... اس بار پولیس آفیسر نے قدرے سخت
لہجے میں کہا تو جونز نے گاڑی موڑی اور واپس اسی پوائنٹ پر آ گیا
جہاں وہ پہلے موجود تھا۔ کافی دیر تک وہ مشین کے سامنے بیٹھا سوچتا
رہا پھر اس نے ایک بار پھر مشین کو آن کیا اور جس حد تک اس میں
سین نظر آئے تھے وہی ریورس کر کے انہیں دوبارہ دیکھنا شروع کر
دیا۔ چونکہ اس مشین میں نظر آنے والے سین بلیو کلب کے ہال میں
موجود راسکر کے کوٹ کی اوپر والی جیب میں لگے ہوئے مخصوص آلے
سے نکلنے والی ریز سے دیکھے جا رہے تھے اس لئے راسکر ان میں نظر نہ آ
رہا تھا صرف ہال کا منظر سکرین پر نظر آ رہا تھا۔ البتہ راسکر جس رخ پر
بیٹھا ہوا تھا اس رخ کی وجہ سے ہال میں موجود پاکیشیائی ایجنٹ
عمران اور اس کے ساتھی سکرین پر بخوبی نظر آ رہے تھے۔ وہ سب آپس

میں باتیں کرنے میں مصروف تھے لیکن چونکہ اس آلے سے نکلنے والی
ریز صرف تصویر ٹرانسمٹ کر سکتی تھیں اس لئے آواز سنائی نہ دے
رہی تھی۔ البتہ ان کے ہونٹوں کی مسلسل حرکت اور ان کا انداز بتا
رہا تھا کہ وہ سب کسی معاملہ پر آپس میں بحث کرنے میں مصروف
ہیں۔ تھوڑی دیر بعد آلے کا رخ تبدیل ہو گیا اور اب ہال کا مین گیٹ
نظر آنے لگا جس میں سے ماسٹر اور مارلین داخل ہوتے دکھائی دیئے۔
راسکر نے چونکہ رخ بدل لیا تھا اس لئے اب پاکیشیائی ایجنٹ نظر نہ آ
رہے تھے۔ البتہ مارلین جس طرف دیکھ رہی تھی اور اس کے چہرے پر
جو تاثرات موجود تھے انہیں دیکھ کر ہی جونز سمجھ گیا تھا کہ وہ عمران
اور اس کے ساتھیوں کو ہی دیکھ رہی ہے۔ اسی لمحے ماسٹر جو راسکر
کے ساتھ جھک کر بات کر رہا تھا سیدھا ہوا اور پھر اس کے ساتھ ہی
پاکیشیائی ایجنٹ سکرین پر نظر آنے لگے۔ ماسٹر نے اچانک جیب سے
مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے مشین پسٹل سے نکلنے والے شعلوں
کی قطار دیکھ کر جونز سمجھ گیا کہ ماسٹر نے پاکیشیائی ایجنٹوں پر فائر
کھول دیا ہے لیکن اسی لمحے ایک ویٹر پاکیشیائی ایجنٹوں کی میز کے
سامنے آ گیا اور پھر گولیاں کھا کر وہ اچھل کر میز پر گرا۔ اس کے ساتھ
ہی اس نے اس آدمی کے بازو میں گولی سے زخم ہوتے دیکھا جسے ماسٹر
نے عمران کہا تھا اور ایک لڑکی بھی زخمی ہو کر دوسری لڑکی پر گری۔
اسی لمحے دوسری طرف سے بھی شعلے ابھرے اور پھر جونز یہ دیکھ کر بے
اختیار اچھل پڑا کہ ماسٹر کی ساتھی لڑکی مارلین نے بھی فائر کھول دیا

تھا اور پھر تو جیسے سکرین پر شعلوں کی جنگ شروع ہو گئی۔ را
بھی فائرنگ میں شریک ہو چکا تھا لیکن چند لمحوں بعد سکرین اچانک
تاریک ہو گئی تو جونز بے اختیار اچھل پڑا۔ بہر حال اتنی بات تو وہ
سمجھ گیا تھا کہ کوئی گولی سیدھی اس آلے پر پڑی ہے اور آلہ تباہ ہو گیا
ہے لیکن ظاہر ہے آلہ راسکر کے سینے پر موجود تھا اس لئے راسکر
ساتھ کیا ہوا ہو گا یہ بات آسانی سے اسے سمجھ میں آ سکتی تھی۔
نے یہ سارے سین دوبارہ اس لئے دیکھے تھے کہ وہ ایک بار پھر
سے دیکھنا چاہتا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ کیا ہوا ہے لیکن
اس نے صرف ایک مرد اور ایک عورت کے بازو میں گولی لگتے دیکھی
تھی۔ جس انداز میں وہاں فائرنگ شروع ہوئی تھی اس نے جونز کو
انتہائی بے چین کر دیا تھا کیونکہ ماسٹر کا یہ خیال کہ وہ اچانک عمران
اور اس کے ساتھیوں پر فائر کھول کر انہیں آسانی سے ہلاک کر دے
پورا نہ ہو سکا تھا اور بلیو کلب کے ہال میں باقاعدہ فائرنگ کا تبادلہ
شروع ہو گیا تھا اور اسی بات کا انجام دیکھنے کے لئے وہ کلب گیا تھا
لیکن پولیس کی وجہ سے اسے واپس آنا پڑا تھا۔ اس نے کلب جانے
سے پہلے ٹرانسمیٹر پر ماسٹر کو کال کیا تھا لیکن ماسٹر نے کال اٹنڈ نہ کی
اس نے مارلین کی فریکوئنسی پر کال کی لیکن وہاں سے بھی جواب نہ ملا
تو اس نے کلب سے باہر موجود اپنے گروپ کے چار ساتھیوں میں
سے ایک ساتھی کی فریکوئنسی پر بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں
سے بھی جواب نہ آیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ باہر موجود

ساتھی بھی ماسٹر اور مارلین کے ساتھ حملے میں شریک ہو گئے
انجام کیا ہوا۔ زخمی اور ہلاک کون کون ہوئے اس کی
اسے معلوم نہ ہو سکی تھی اور اسی لئے وہ انتہائی بے چین ہو
کہ اچانک اسے خیال آیا کہ وہ چیف ٹارسن کو اس کی اطلاع
ے۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے
کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ چیف ٹارسن اب سرپوائنٹ پر
اس لئے اس نے سرپوائنٹ کے مخصوص نمبر پریس کئے تھے۔
"یس"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی لیکن جونز
گیا کہ جواب چیف ٹارسن نے ہی دیا ہے۔
"جونز بول رہا ہوں چیف۔ تھرٹی ون پوائنٹ سے"...... جونز نے
لہجے میں کہا۔
"اوہ تم۔ ماسٹر کہاں ہے"...... چیف ٹارسن نے کہا تو جونز نے
شروع سے لے کر اب تک کی تمام تفصیل بتا دی۔
"ویری بیڈ۔ تو ماسٹر کا اچانک حملہ بھی ناکام رہا۔ ویری بیڈ"۔
نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
"چیف۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں
ماسٹر اور اس کے ساتھی شاید زخمی ہوں۔ آپ پولیس کے
افسران سے معلوم کر لیجئے۔ آپ کو بتا دیا جائے گا کہ زخمی کہاں
"...... جونز نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر کے پھر تمہیں کال کرتا ہوں"۔

دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا نے بھی رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بج اٹھی تو اس نے اٹھا لیا۔

"جونز بول رہا ہوں"....... جونز نے کہا۔

"ثارسن بول رہا ہوں جونز۔ پولیس کے افسران کو ا بارے میں کوئی تفصیل معلوم نہیں ہے۔ البتہ جو لوگ ہوئے ہیں ان کی لاشیں ابھی تک بلیو کلب کے ہال میں کیونکہ ان لاشوں کے سلسلے میں ضابطے کی طویل کارروائی ہے۔ البتہ زخمیوں کو مارشل ایریا کے سپیشل ہسپتال میں گیا ہے۔ میں نے وہاں موجود چیف پولیس آفیسر جانسن سے لی ہے۔ تم فوراً وہاں پہنچو۔ اپنا نام بتا دینا تمہیں ہال تک جائے گا۔ تم خود چیک کرو کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہیں یا نہیں۔ پھر ہسپتال جا کر ماسٹر اور اس کے ساتھیوں میں معلوم کر کے مجھے تفصیل بتانا"....... ثارسن نے کہا۔

"یس چیف"....... جونز نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ جانے پر اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر ایک بار پھر بیرونی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دوبارہ مار داخل ہوئی۔ وہاں ایمرجنسی تو ابھی تک نافذ تھی لیکن خصوصی طور پر بلیو کلب لے جایا گیا اور پھر جب جونز ہال حصے میں پہنچا جہاں لاشیں رکھی ہوئی تھیں اور ان پر

گئے تھے۔ ان میں عورتوں کی لاشیں بھی تھیں اور مردوں کی ونز کے کہنے پر ایک پولیس آفیسر نے تمام لاشوں پر سے کپڑے تو جونز پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی کیونکہ ان لاشوں میں ماسٹر، راسکر اور ماسٹر کے ان چاروں ساتھیوں کی بھی لاشیں تھیں جبکہ دوسری لاشیں شاید بلیو کلب میں موجود افراد کی البتہ ان میں پاکیشیائی ایجنٹوں میں کسی ایک کی بھی لاش نہیں تھی اور جونز سمجھ گیا کہ معاملہ اس کے اور چیف ثارسن ال سے الٹا ثابت ہوا ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو ہلاک نہیں بلکہ اس کے برعکس ماسٹر اور اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو چنانچہ وہ وہاں سے سیدھا ہسپتال پہنچا۔ وہاں کلب سے بے ی پہنچائے گئے تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ ہال ان کے لئے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ ہسپتال کے دو مین تھیٹر تھے اور دونوں آپریشن تھیٹروں میں ان زخمیوں کے آپریشن کئے جا رہے تھے جن کے جسموں میں گولیاں موجود باقی زخمیوں کی بینڈیج ہال میں ہی کی جا رہی تھی۔ جونز پولیس آفیسر کے ساتھ ہال میں داخل ہوا اور پھر اس نے ایک تمام زخمیوں کو چیک کیا۔ چھ کے چھ پاکیشیائی ایجنٹ تھے۔ وہ سب کے سب شدید زخمی تھے۔ ان میں سے دو کے چکے تھے جبکہ باقیوں کو بھی آپریشن کے لئے تیار کیا جا رہا بے ہوش تھے اور ان کے جسموں میں گولیاں موجود

تھیں لیکن ان کی حالت دیکھ کر جونز سمجھ گیا تھا کہ ان کے بچ جا
سکوپ بے حد کم ہے۔ چونکہ پولیس آفیسر ساتھ تھا اس لئے اس
کسی سے کچھ نہیں کہا تھا اور راؤنڈ لگا کر وہ ہسپتال سے باہر آ
کسی پبلک فون بوتھ سے ٹارسن کو فون کرنا چاہتا تھا۔ ہسپتال
باہر ایک فون بوتھ موجود تھا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال
پیس میں ڈالا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے چیف ٹارسن کی آواز سنائی دی

"جونز بول رہا ہوں چیف"...... جونز نے جواب دیتے ہوئے

"اوہ۔ کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بتاؤ۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ
ہوئے ہیں یا نہیں۔ ماسٹر اور اس کے ساتھیوں کی کیا پوزیشن
ٹارسن نے بے چین سے لہجے میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ ماسٹر، مارلین، راسکر اور اس کے دیگر چاروں
ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کی لاشیں بلیو کلب میں موجود ہیں"
نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کہہ رہو تم"...... دوسری طرف
ٹارسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ میں اپنی آنکھوں سے ان
کی لاشیں دیکھ کر آیا ہوں"...... جونز نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا"...... ٹارسن
اس بار اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"وہ چھ کے چھ شدید زخمی ہو کر سپیشل ہسپتال پہنچ چکے ہیں۔ ان
سے دو کے آپریشن ہو چکے ہیں۔ باقی چار کے آپریشن ہونے والے
لیکن ان سب کی حالت ایسی ہے کہ ان کے بچ جانے کا کوئی
پ نظر نہیں آتا"...... جونز نے کہا۔

مطلب ہے کہ ابھی وہ سب زندہ ہیں اس عمران سمیت"۔
ن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ دانت پیستے ہوئے بات کر رہا ہو۔

یس چیف"...... جونز نے جواب دیا۔

انہیں جا کر گولیوں سے اڑا دو۔ ابھی اور اسی وقت"۔ ٹارسن
یہ لہجے میں کہا۔

چیف۔ فوری طور پر ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ چیف سیکرٹری
لے کر تمام اعلیٰ حکام وہاں پہنچ رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ
کلب میں مرنے اور زخمی ہونے والوں میں سے بہت سے لوگ
مت کے اعلیٰ عہدوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلیو کلب حکام میں بے
قبول ہے۔ وہاں اعلیٰ حکام اور ان کے دوستوں کی کافی تعداد آتی
لی رہتی ہے اس لئے وہاں بے تحاشہ فائرنگ اور ہلاکتوں اور
یوں کی وجہ سے حکام میں کھلبلی سی مچ گئی ہے۔ وہاں ایمرجنسی
کر دی گئی ہے اور خاص طور پر ہسپتال میں بے شمار لوگ بھی
مات کے لئے آ رہے ہیں۔ ٹی وی کے کیمرہ مین بھی خاصی تعداد
وہاں موجود ہیں اور ٹی وی اور اخبارات کے نمائندوں کی کثیر
او وہاں موجود ہے اور پولیس کے اعلیٰ حکام بھی موجود ہیں۔ ان

حالات میں اگر میں نے فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کر دیا تو ما
کو آپ بھی کنٹرول نہ کر سکیں گے۔ ویسے آپ جو حکم دیں میں
کروں گا"۔ جونز نے تفصیل بتا دینے کے بعد آخری فقرہ بھی کہہ
"ہونہہ۔ تم واقعی غیر جذباتی اور حالات کا بہتر تجزیہ کرنے
آدمی ہو۔ ٹھیک ہے انہیں کسی بھی وقت ختم کیا جا سکتا ہے
تمہیں ماسٹر کی جگہ دے رہا ہوں۔ اب ماسٹر کے مکمل سیکشن
سنبھالو گے۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ لیکن تم نے ابھی ہسپتال
رہنا ہے۔ میں جنرل فرینک سے بات کرتا ہوں اور اسے کہتا
وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو فوج کی تحویل میں لے لے اور انہیں ما
ایریئے میں کورٹ مارشل کے لئے لے جائے۔ وہیں ان کا نا
جائے گا اور کسی کو اس پر اعتراض بھی نہ ہو گا۔ تم نے جنرل
کو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی نشاندہی کرنی ہے"...... ٹارسن نے

"یس چیف"...... جونز نے جواب دیا۔

"تم مین ایمرجنسی ہال میں موجود رہنا۔ جنرل فرینک
تمہیں خود ہی چیک کر لے گا۔ ویسے بھی میں اسے تمہارا حلیہ
گا"...... ٹارسن نے جواب دیا۔

"یس چیف"...... جونز نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم
گیا اور جونز نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل
رکھا اور پھر فون پیس کے مخصوص خانے سے کارڈ نکال کر اس
جیب میں رکھا اور پھر فون بوتھ سے باہر نکل آیا۔

درد کی ایک تیز لہر نے عمران کے سوئے ہوئے ذہن کو جیسے
ڑ کر ہوشیار کر دیا تو اس کے تاریک ذہن میں تیزی سے روشنی
لگی اور تھوڑی دیر بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں اور اسے پوری
ماحول کا ادراک ہوا تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ وہ
بستر پر پڑا ہوا ہے اور ایک فوجی یونیفارم پہنے ہوئے نرس اس
بازو میں انجکشن لگا رہی تھی۔ یہ درد کی تیز لہر شاید اس انجکشن کی
سے محسوس ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسے ہوش آگیا تھا۔ اس
بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے پوری طرح
نہ کی۔

"تمہیں ہوش آگیا ہے مسٹر۔ حرکت کرنے کی ضرورت نہیں
کیونکہ تمہارے دونوں بازو اور ٹانگیں بیڈ کے ساتھ کلپ کر دی
ہیں"...... نرس نے بڑے تلخ اور تیز لہجے میں کہا اور پھر آگے بڑھ

گئی۔ عمران نے گردن گھمائی تو اس نے ایک ایک کر کے ا
ساتھیوں کو وہاں اپنی طرح بیڈز پر بے حس و حرکت پڑے
دیکھا۔ ان کے جسموں پر بینڈیجز موجود تھیں اور وہی نرس
ساتھ والے بیڈ پر موجود جولیا کے بازو میں انجکشن لگانے کی
رہی تھی۔

"اتنا بتا دو کہ ہم کہاں ہیں"...... عمران نے نرس سے مخا
کر کہا۔

"تم مارشل ایریا میں ہو اور ابھی ہوش میں آنے کے بعد
کورٹ مارشل ہو گا اور پھر تمہیں انہی بیڈز پر ہی فائرنگ
گولیوں سے اڑا دے گا"...... نرس نے مڑے بغیر ہی پہلے کی
ترش اور سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ہسپتال ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مارشل ایریئے کا ہسپتال ہے"...... نرس نے جوا
تو عمران نے اب اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو موڑ کر
کے گرد موجود کلپوں کو چیک کرنا شروع کر دیا کیونکہ اسے احسا
گیا تھا کہ اگر وہ اسی طرح بندھے ہوئے پڑے رہے تو یہ لوگ
رسمی کارروائی کر کے واقعی انہیں گولیوں سے اڑا دیں گے ا
جدوجہد کئے بے بسی کی موت مرنے کا عمران قائل ہی نہ تھا۔ ا
انگلیاں تیزی سے کڑوں کے بٹن چیک کر رہی تھیں اور پھر چند
بعد اس نے بٹن تلاش کر لئے۔ اب مسئلہ تھا پیروں میں موجو

۔ اس کے لئے اسے پہلے ہاتھوں کے کڑے کھول کر اٹھنا پڑتا اور پھر
پیروں کے گرد موجود کڑے کھولنے پڑتے اور ظاہر ہے ان میں کچھ
وقت بھی لگتا تھی لیکن جب اس نے دیکھا کہ نرس نے ابھی اس کے
مزید ساتھیوں کو انجکشن لگانے ہیں تو اس نے ہاتھوں کے گرد کڑوں
کے بٹن پریس کر دیئے اور ہلکی سی کھٹک کھٹک کے ساتھ ہی اس کی
کلائیوں کے گرد موجود دونوں کڑے کھل گئے۔ نرس اپنے کام کی
طرف متوجہ تھی اس لئے کھٹک کی آوازوں کے باوجود اس نے کوئی
توجہ نہ دی حالانکہ کمرے میں چھائی ہوئی خاموشی میں کھٹک کی یہ آواز
بھی کافی تیز محسوس ہوئی تھی لیکن شاید عمران کو یہ زیادہ تیز محسوس
ہوئی تھی جبکہ نرس چونکہ کافی فاصلے پر تھی اس لئے شاید وہ اس آواز
کو نہ سن سکی تھی۔ اس کی چونکہ عمران کی طرف پشت تھی اس لئے
عمران نے دونوں کلائیوں کو کھلے ہوئے کڑوں سے نکالا اور پھر اٹھ کر
بیٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار
کراہ سی نکل گئی کیونکہ پوری کوشش کے باوجود وہ اٹھ کر نہ بیٹھ سکا
تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے اگر معمولی سا جھٹکا بھی اپنے
جسم کو دیا تو اس کا جسم دھماکے سے پھٹ جائے گا لیکن اس نے اپنی
کوشش جاری رکھی لیکن چند لمحوں بعد اس نے اچانک اپنے جسم کو
جھٹکا دے کر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ اس کے ذہن میں
دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار تو اسے یوں محسوس ہوا
جیسے اس کے ذہن پر سورج اتر آیا ہو۔ لیکن پھر یکلخت گھپ اندھیرا چھ

گیا۔ پھر نجانے کتنی دیر کے بعد جس طرح اچانک اندھیرا چھایا اسی طرح اچانک اندھیرا روشنی میں تبدیل ہو گیا اور اس کے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اور ساتھ ہی اس کے جسم میں درد کی لہریں سی اٹھنے لگیں۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اس کے منہ سے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ اس سارے ساتھی ہوش میں آچکے تھے۔ ان کے بیڈز درمیان سے مڑ اس طرح ہو گئے تھے جیسے وہ بیڈز کی بجائے آرام کرسیوں پر ہوئے ہوں۔ بیڈز کے سرہانے والا آدھا حصہ اوپر کی طرف کو اٹھ تھا جبکہ دوسرا نچلا حصہ نیچے کو جھک گیا تھا اور تمام بیڈز دیوار ساتھ لگا دیئے گئے تھے۔ اس لئے اب وہ ایک لحاظ سے بیڈز کی بجا کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے دیکھا کہ اس کے دونوں ہا ایک بار پھر کڑوں میں جکڑ دیئے گئے تھے۔ سامنے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹی سی میز تھی اور اس کے پیچھے تین کرسیاں رکھی ہوئی دکھائی د رہی تھیں۔

"تمہیں آج سب کے بعد ہوش کیوں آیا ہے عمران"۔ اچانک جولیا کی آواز سنائی دی۔

"شکر کرو ہوش تو آگیا ہے۔ ویسے تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ مجھے دوسری بار ہوش آیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم سب شدید زخمی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جکڑے ہوئے بھی ہیں۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"جب مجھے پہلے ہوش آیا تھا تو ایک نرس ہم سب کو انجکشن لگا رہی تھی۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ ہم مارشل ایریئے میں ہیں اور ہمارا کورٹ مارشل ہو گا اور پھر ہمیں اس طرح بیڈز پر ہی فائرنگ اسکاڈ گولیوں سے چھلنی کر دے گا۔ میں نے اپنے بازوؤں کے کڑے کھول لئے لیکن میں اٹھ کر بیٹھ نہ سکتا۔ میرے پیٹ میں اس قدر شدید درد ہوا کہ میں دوبارہ بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہم سب نے کوششیں کی ہیں اور سوائے تنویر کے اور کوئی اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ تنویر کی حالت بھی اٹھ کر بیٹھنے کی وجہ سے خاصی دیر خراب رہی لیکن اس نے بہرحال اس پر قابو پا لیا اور اپنے پیروں کی زنجیریں کھول کر انہیں دوبارہ اسی طرح ایڈجسٹ کیا ہے کہ بظاہر یہ نظر آئے کہ وہ بندھا ہوا ہے لیکن جب چاہے ایک جھٹکے سے ان سے نجات حاصل کر لے"۔ صفدر نے کہا۔

"تم نے مجھے روک دیا ہے ورنہ میں اب تک ان کو گردن سے پکڑ کر یہاں لے آتا"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں عمران کے ہوش آنے تک روکا تھا کیونکہ اس طرح عمران کے لئے خطرات مزید بڑھ جاتے"...... صفدر نے کہا۔

"ہم سب انتہائی شدید زخمی ہیں اس لئے اب کیا کیا جائے"۔ جولیا نے انتہائی متفکر سے لہجے میں کہا۔

"سب سے پہلی خوشی کی بات تو یہ ہے کہ ہائی الرٹ ہونے کے

باوجود ہم مارشل ایریا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور دوسری بات یہ سمجھ لو کہ حالات چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہوں ہم نے فارمولا لے کر واپس جانا ہے اس لئے جو کچھ بھی ہو ہم سب نے بہرحال اس بات کو ذہن میں رکھنا ہے"...... عمران نے کہا لیکن ابھی اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور تین نوجوان ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے اندر داخل ہوئے اور دروازے کی سائیڈوں میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور سب سے پہلے جنرل فرینک اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک کرنل اور ایک میجر تھا۔ ان کے پیچھے ایک آدمی اندر داخل ہوا تو عمران اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ ٹارسن ہے۔ ٹارسن کے چہرے پر طنزیہ اور فخریہ ملی جلی مسکراہٹ تھی۔ جنرل فرینک درمیانی کرسی پر آکر بیٹھ گیا جبکہ اس کی ایک سائیڈ پر کرنل اور دوسری سائیڈ پر میجر بیٹھ گئے جبکہ چوتھی کرسی پر ٹارسن بیٹھ گیا۔ اس کی تیز نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"کارروائی کا آغاز کیا جائے"...... جنرل فرینک نے بڑے گمبھیر سے لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ جنرل۔ پہلے مجھے ان سے چند باتیں کر لینے دیں۔ پھر کورٹ مارشل کی کارروائی کرنا"...... ٹارسن نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو جنرل فرینک نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"عمران۔ تم مجھے اچھی طرح پہچانتے ہو۔ میں نے پوری کوشش کی کہ تم جنرل فرینک کے ذریعے اپنا فارمولا لے کر خاموشی سے واپس چلے جاؤ جو بعد میں تمہارے یا تمہارے ملک کے کسی کام نہ آتا۔ گو میں نے اپنے طور پر ایسی پلاننگ کی تھی کہ کوئی خلا نہیں چھوڑا تھا لیکن نجانے تمہیں کیسے اس بارے میں اطلاع مل گئی اور تم واپس آگئے۔ بہرحال تمہیں بلیو کلب میں ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی لیکن مجھے اعتراف ہے کہ میری ایجنسی کا سب سے تیز ایجنٹ ماسٹر اس کوشش میں نہ صرف ناکام رہا بلکہ تمہارے ہاتھوں خود بھی اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہو گیا۔ البتہ اس نے یہ کارنامہ ضرور سرانجام دیا کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو شدید زخمی کر دیا۔ چونکہ تمہیں عام آدمی سمجھ کر ہسپتال پہنچایا گیا تھا اور بلیو کلب میں ہونے والے قتل عام میں چونکہ کافی تعداد میں ایسے لوگ ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں جنہیں اعلیٰ حکام کہا جاتا ہے اس لئے پولیس اور اعلیٰ ترین حکام اسپتال پہنچ گئے اس لئے تمہیں وہاں ہلاک نہ کیا جا سکا ورنہ شاید تمہارا خاتمہ وہیں ہسپتال میں ہی کر دیا جاتا اور اس وجہ سے ہمیں جنرل فرینک کے ذریعے کورٹ مارشل کی کارروائی پر مجبور ہونا پڑا۔ تمہارا وہاں علاج ضرور ہوا لیکن تم میں سے بیشتر لوگ اس قدر زخمی ہیں کہ تم تیز حرکت نہیں کر سکتے۔ اگر کرنے کی کوشش کرو گے تو فوراً ہلاک ہو جاؤ گے اس کے باوجود تمہیں کلپڈ کر دیا گیا ہے۔ اب جنرل فرینک کی سربراہی میں کورٹ مارشل کی کارروائی ہو گی اور

اس کے بعد عقب میں موجود فائرنگ اسکواڈ کے تین افراد تمہیں ا حالت میں ہلاک کر دیں گے"...... ٹارسن نے تفصیل سے ا مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" کیا ہماری فلم تیار ہو رہی ہے"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ کیوں"...... ٹارسن نے چونک کر پوچھا۔

" تو پھر ہمیں ہوش میں لانے کا تکلف کیوں کیا گیا ہے۔ جب ساری کارروائی رسمی ہونی ہے تو یہ کارروائی ہماری بے ہوشی کے دوران بھی تو ہو سکتی تھی۔ جنرل فرینک ویسے بھی تمہارا دست راست ہے"...... عمران نے کہا۔

" جنرل فرینک پیشہ ور فوجی ہے۔ وہ میرا دست راست نہیں ہے بلکہ فوج کا انتہائی اہم اور اعلیٰ عہدیدار ہے۔ البتہ ملک کے لئے وہ میرے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے اور اسی کی فرمائش پر تم لوگوں کو ہوش میں لایا گیا ہے تاکہ کورٹ مارشل درست طور پر ہو سکے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میں تمہیں ہوش میں لانے کا قائل ہی نہیں تھا" ٹارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تمہاری مہربانی کہ تم نے بہرحال جنرل فرینک کی بات مان لی۔ ہم تو ویسے بھی بے بس ہیں اور ہم نے بقول تمہارے ابھی موت کے گھاٹ اتر جانا ہے لیکن کیا تم انسانی ہمدردی کے تحت ہماری آخری خواہش بھی نہ پوچھو گے"...... عمران نے کہا۔

" سوائے تمہارے رہائی اور زندگی مانگنے کے اور کوئی خواہش ہو پوری کی جا سکتی ہے"...... ٹارسن نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

" زندگی جس کے ہاتھ میں ہے ہم تو اسی سے مانگتے ہیں۔ تم جیسے لوگوں کی تحویل میں جو کچھ ہو گا ہم وہی مانگیں گے۔ میری آخری خواہش یہ ہے کہ تم فارمولا سٹور سے نکلوا کر جنرل فرینک کے سامنے رکھ دو۔ پھر جو تمہاری مرضی آئے کر ڈالنا"۔ عمران نے کہا۔

" سوری۔ تمہاری یہ خواہش کسی صورت پوری نہیں ہو سکتی اور نہ ہی فارمولا سٹور سے نکالا جا سکتا ہے اور نہ اسے یہاں لایا جا سکتا ہے۔ جنرل فرینک اب تم اپنی کارروائی شروع کر سکتے ہو۔ لیکن اسے مختصر رکھنا کیونکہ ان لوگوں کی زندگی کا ایک ایک لمحہ ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہے"...... ٹارسن نے عمران کو جواب دینے کے ساتھ ہی مڑ کر جنرل فرینک سے کہا۔

" میجر۔ فرد جرم پڑھ کر سنائی جائے"...... جنرل فرینک نے ساتھ بیٹھے ہوئے میجر سے کہا تو میجر نے سامنے رکھی ہوئی فائل کھولی ہی تھی کہ اچانک چرچراہٹ کی تیز آواز کمرے میں گونجی اور سب کے سر تیزی سے اس طرف کو گھوم گئے جدھر سے آواز سنائی دی تھی۔ یہ چرچراہٹ تنویر کے بیڈ سے سنائی دی تھی اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں تنویر اچھل کر بیڈ سے نیچے اتر کر کھڑا ہو چکا تھا۔

" تم۔ تم"...... ٹارسن، جنرل فرینک اور اس کے ساتھیوں نے

تنویر کو اس طرح اٹھ کر بیڈ سے نیچے اتر کر کھڑے ہوتے دیکھ کر
اختیار کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوئے
تھے کہ جس طرح بجلی کوندتی ہے تنویر کا جسم اس طرح حرکت
آیا اور دوسرے لمحے تنویر بھوکے عقاب کی طرح میجر سے ٹکرایا او
دوسرے لمحے میجر چیختا ہوا کرسی سمیت الٹ کر نیچے گرا ہی تھا کہ
نے جو اس کے اوپر گرا تھا انتہائی ماہرانہ انداز میں قلابازی کھائی او
اس کے ساتھ ہی جنرل فرینک بھی چیختا ہوا سائیڈ پر موجود کرنل
ٹکرایا جبکہ ٹارسن بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر سائیڈ پر ہو گیا
کرنل کے دھکے سے وہ بھی گر سکتا تھا جبکہ تنویر قلابازی کھا کر سی
ہوا تو اب وہ دیوار کے سامنے کھڑے ہوئے ان تینوں فوجیوں
سامنے موجود تھا جو اپنے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے بتوں کی
طرح کھڑے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ اسی لمحے ٹارسن کا ہاتھ جیب
سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا لیکن اس
پہلے کہ وہ مشین پسٹل چلاتا تنویر نے انتہائی ماہرانہ انداز میں ا
مشین گن نہ صرف فوجی کے ہاتھ سے چھین لی تھی بلکہ اس نے
مشین گن گھما کر ٹارسن کے اس ہاتھ پر مار دی جس ہاتھ میں اس نے
مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا اور ٹارسن کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر
دور جا گرا جبکہ مشین گن بھی ساتھ ہی جا گری تھی۔ اسی لمحے کمرہ چیخ
سے گونج اٹھا۔ تنویر نے مشین گن پھینک کر اس فوجی کو گردن سے
پکڑ کر دوسرے پر ایک جھٹکے سے اچھال دیا تھا۔ یہ چیخ اسی فوجی نے

سے نکلی تھی۔ البتہ اس کے اس طرح دوسرے سے ٹکرانے سے
دونوں لڑکھڑا سے گئے۔ البتہ ان میں سے ایک کے ہاتھ سے
مشین گن نکل کر نیچے جا گری تھی۔ اسی لمحے کرنل نے تنویر پر
چھلانگ لگا دی لیکن تنویر کے جسم میں تو بجلیاں بھری ہوئی تھیں۔ وہ
مشین گن اٹھانے کے لئے جھکا ہی تھا کہ کرنل نے اس پر چھلانگ
لگائی تو تنویر مشین گن اٹھائے بغیر تیزی سے مڑ کر اٹھا اور دوسرے
لمحے وہی کرنل اڑتا ہوا جنرل فرینک اور اس کے ساتھ کھڑے میجر
سے جا ٹکرایا۔ اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی فائرنگ کی آواز سنائی
دی لیکن مشین پسٹل کی فائرنگ سے تنویر تو بروقت اچھل کر ایک
سائیڈ پر ہو جانے سے بچ گیا البتہ وہ تیسرا فوجی جس کے ہاتھ میں
مشین گن تھی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ تنویر کے بروقت اچھل کر
ایک سائیڈ پر ہو جانے سے گولیاں اس فوجی کے سینے میں گھس گئی
تھیں۔ ٹارسن نے تیزی سے تنویر کی طرف مشین پسٹل کا رخ موڑا
اور ایک بار پھر مشین پسٹل کی فائرنگ سے کمرہ گونج اٹھا لیکن تنویر
اپنی بے پناہ پھرتی سے ایک بار پھر بچ نکلا۔ وہ اچھل کر جنرل فرینک
کے پہلو میں آ گیا تھا اور دوسرے لمحے جنرل فرینک چیختا ہوا اچھل کر
ٹارسن سے جا ٹکرایا۔ اسی لمحے تنویر نے ایک مشین گن جھپٹ لی اور
پھر کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔
تنویر مشین گن چلاتے ہوئے ساتھ ہی تیزی سے گھوم گیا تھا جس کے
نتیجے میں نہ صرف جنرل فرینک اور ٹارسن جو نیچے گر کر اٹھ رہے تھے

گولیوں کی زد میں آگئے تھے بلکہ وہ دونوں فوجی بھی جو اس دو
کر تنویر پر جھپٹنے ہی والے تھے گولیوں کی زد میں آکر چیختے ہو
گرے۔ تنویر اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹا اور دوسرے لمحے کمرہ
کرنل کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ کمرے میں
ذبح ہونے والی بکریوں کی طرح پھڑک رہے تھے جبکہ وہ فوجی
کے سینے پر ٹارسن کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں لگی تھیں
ہی ساکت ہو چکا تھا جبکہ تنویر ہاتھ میں مشین گن پکڑے اس
لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے ان ساتوں افراد کے حصے کے
بھی اسے ہی لینے پڑ رہے ہوں۔

"ویل ڈن تنویر۔ رئیلی ویل ڈن"...... سب سے پہلے عمران
آواز کمرے میں گونجی اور تنویر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"تم نے کمال کر دیا تنویر"...... جولیا نے کہا تو تنویر نے
انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ جولیا کے اس تحسین بھرے فقرے کو
کر رہا ہو لیکن اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے
لمحے اس نے مشین گن کی نال جنرل فرینک کے سینے پر رکھ دی
گولیاں جنرل فرینک کے پہلو میں لگی تھیں لیکن وہ بار بار اٹھنے
کوشش کر رہا تھا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میرا علاج کراؤ۔ یہاں ہسپتال
میرا علاج کراؤ"...... جنرل فرینک نے رک رک کر کہا لیکن
نے ہونٹ بھینچ کر ٹریگر دبا دیا اور جنرل فرینک کے سینے میں گولیاں

طرح گھستی چلی گئیں جیسے برف کے بلاک کو توڑنے والا سوا اس
داخل ہوتا ہے۔ جنرل فرینک کا جسم ایک جھٹکے سے ساکت ہو
ٹارسن بھی ابھی تڑپ رہا تھا لیکن اس کے تڑپنے کا انداز بتا رہا تھا
وہ مرنے ہی والا ہے جبکہ باقی افراد ساکت ہو چکے تھے۔ تنویر نے
پلٹتے ہی ٹارسن کے سینے پر مشین گن کی نال رکھ کر ایک بار پھر
دبا دیا اور ٹارسن کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے جنرل
کا ہو چکا تھا۔

"اب فارمولا کیسے حاصل ہو گا"...... اچانک صفدر کی آواز سنائی

ہم زندہ رہ جائیں گے تو فارمولا بھی مل جائے گا"...... تنویر نے
کرخت لہجے میں کہا۔

فکر مت کرو صفدر۔ فارمولا ہماری زندگیوں سے زیادہ اہم
ہے۔ تنویر نے واقعی بروقت اور انتہائی جان توڑ جدوجہد کی ہے
مشین گنوں سے مسلح فوجیوں اور پھر ٹارسن جیسے تیز اور تربیت
ایجنٹ کے مقابل خالی ہاتھ اس طرح کی کارکردگی صرف تنویر
دکھا سکتا ہے۔ ویل ڈن تنویر۔ آج تم نے واقعی کارنامہ سرانجام
ہے"...... عمران نے کہا۔

شکریہ۔ ویسے اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہے ورنہ شاید ایسا
ن نہ ہو سکتا"...... تنویر نے کہا اور عمران کے بیڈ کی طرف بڑھنے

"میں اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا اس لئے تم میرے پیر آزاد کر
عمران نے کہا۔ ہاتھوں کے گرد موجود کلپ وہ پہلے ہی کھول چ
تنویر نے نہ صرف اس کے بلکہ ایک ایک کر کے اپنے تمام سا
کو کلپوں سے آزاد کر دیا لیکن نیچے اتر کر صرف صالحہ ہی کھڑی ہو
باقی ابھی کوشش میں ہی لگے ہوئے تھے۔

"آؤ صالحہ میرے ساتھ۔ ایک مشین گن لے لو"..... "تنو
صالحہ سے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

"کہاں جا رہے ہو۔ رک جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم لوگوں کے لئے اسلحہ موجود ہے۔ آؤ صالحہ
نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا
صالحہ نے بھی ایک مشین گن جھپٹی اور تیزی سے تنویر کے
کمرے سے باہر چلی گئی۔ عمران بیڈ سے اتر کر کھڑا تو ہو گیا تھا
اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے اسی طرح
کیپٹن شکیل اور جولیا بھی بیڈز سے نیچے اتر آنے میں کامیاب
تھے لیکن ان سب کے چہروں پر شدید تکلیف کے تاثرات نمایاں

"تیز حرکت مت کرنا۔ ہمارے آپریشن کئے گئے ہیں اور ٹانکے
ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا
وہ سب آہستہ آہستہ حرکت کرتے ہوئے اس طرف کو بڑھ ر
جدھر اسلحہ فرش پر پڑا ہوا تھا۔

جونز جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا وہاں پہلے سے موجود ایک
ان اور خوبصورت لڑکی جس نے جینز اور جیکٹ پہن رکھی تھی
کر کھڑی ہو گئی۔

"اوہ۔ روزی تم اور یہاں"...... جونز نے حیرت بھرے لہجے میں

"ہاں۔ مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ تم اب سیکشن انچارج بن گئے
میں نے سوچا تمہیں مبارک باد دے آؤں"...... لڑکی نے
راتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ بیٹھو"...... جونز نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود
الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے
کی ایک بوتل اور دو جام نکالے اور پھر بوتل اور جام اٹھائے وہ
میز کی طرف بڑھ آیا جس کے پیچھے صوفے پر روزی بیٹھی ہوئی

تھی۔ اس نے بوتل اور جام میز پر رکھے اور خود بھی روزی کے
ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

"مجھے دو۔ میں ڈالتی ہوں"...... روزی نے کہا اور بوتل
ہاتھ سے لے کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور پھر جاموں میں
ڈال کر اس نے بوتل رکھی اور اس کا ڈھکن لگایا اور پھر ایک جام
کر اس نے جونز کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ"...... جونز نے کہا۔ روزی نے بھی جام اٹھایا او
دونوں نے بڑے سٹائلش انداز میں دونوں جام ایک دوسرے
ٹکرائے اور پھر دونوں نے ہی جام منہ سے لگا لئے۔

"اب بتاؤ کہ کیا ہوا ہے اور ماسٹر کیسے ہلاک ہوا ہے"...
نے شراب کا گھونٹ لے کر جام میز پر رکھتے ہوئے کہا تو
شروع سے لے کر آخر تک کی تمام تفصیل بتا دی۔ روزی
بیٹھی سنتی رہی۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں میں عمران بھی شامل ہے ناں۔
بتایا ہے تم نے"...... روزی نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا تم اسے جانتی ہو"...... جونز نے
دوسرا گھونٹ لے کر چونکتے ہوئے کہا۔

"اس کا نام کون نہیں جانتا جونز۔ کیا تم نہیں جانتے
نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے تو یہ نام پہلی بار سنا ہے۔ تم کیسے جانتی

ز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میرے بڑے بھائی رتھمین نے ساری
دگی سیکرٹ ایجنسیوں میں ہی کام کرتے ہوئے گزاری ہے اور
ان اس کا مقابل بھی رہا ہے اور حریف بھی۔ ان کے درمیان بے
بار لڑائیاں ہوئی ہیں، بے شمار مشنوں پر انہوں نے ایک دوسرے
مقابل کام کیا ہے اور ایک مشن کے دوران جب میرا بھائی
ک ایجنسی میں تھا تو میرے بھائی اور عمران کے درمیان مارشل
ٹ کی زبردست فائٹ ہوئی جس میں فتح عمران نے حاصل کی اور
ا بھائی ہلاک ہو گیا"...... روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن اب تمہارے بھائی کی روح کو یقیناً
ن مل جائے گا کیونکہ عمران یا تو اب تک ہلاک ہو چکا ہو گا یا
ئے گا"...... جونز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں ہے۔
ارے چیف نے اپنی زندگی کی سب سے بھیانک غلطی کی ہے کہ
زندہ مارشل ایریا میں لے جایا گیا ہے اور وہ خود بھی وہاں چلا گیا
یہ شخص عفریت ہے عفریت"...... روزی نے کہا۔

"ارے نہیں روزی۔ جب تک وہ صحت مند تھا تب تک تو
خطرہ تھا لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ وہ شدید زخمی ہے حتیٰ کہ وہ
کت بھی نہیں کر سکتا اور چیف انہیں ہوش میں لے آنے کا بھی
ا نہیں ہے۔ یہ کارروائی تو اس نے اعلیٰ حکام کی وجہ سے کی ہے۔

وہاں مارشل ایریئے میں اس نے انہیں بے ہوشی کے عالم میں
گولیوں سے اڑا دینا ہے بلکہ اڑا دیا ہو گا"...... جونز نے کہا۔
"جیسا تم کہہ رہے ہو کاش ایسا ہی ہو۔لیکن میرا دل گواہی
رہا ہے کہ ایسا نہیں ہو گا۔اپنے چیف سے بات تو کرو"۔روزی
کہا۔
"اوہ نہیں۔چیف اس وقت مارشل ایریئے میں ہے۔وہاں
نہیں ہو سکتی۔جب وہ واپس آئے گا تو مجھے خود ہی بتا دے گا
نے کہا اور روزی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں شراب
میں مصروف رہے لیکن ابھی جام خالی ہی ہوئے تھے کہ میز پر
ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جونز نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
"یس۔جونز بول رہا ہوں"...... جونز نے قدرے تحکمانہ
کہا کیونکہ اب وہ بہرحال سیکشن چیف تھا۔
"پی اے ٹو ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں"...... دوسری
سے ڈیفنس سیکرٹری کے پی اے کی آواز سنائی دی۔
"یس سر۔فرمائیے"...... جونز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"چیف ٹارسن کہاں ہے۔ان کے آفس سے بتایا گیا ہے
مارشل ایریئے میں گئے ہیں لیکن مارشل ایریئے میں ہائی الرٹ
وہاں باہر کی کال ہی اٹنڈ نہیں کی جا رہی"...... دوسری طرف
گیا۔
"وہ مارشل ایریا میں ہی ہیں جناب"...... جونز نے کہا۔

"کیوں۔ہائی الرٹ کے باوجود وہ وہاں کیوں گئے ہیں۔یہ تو
ول کے خلاف ہے"...... پرسنل سیکرٹری نے کہا تو جونز نے
اب میں مختصر طور پر وجہ بتا دی۔
"اوہ۔اوہ۔تو بلیو کلب میں یہ ساری کارروائی ان ایجنٹوں نے کی
"...... پی اے نے چونک کر پوچھا۔
"یس سر"...... جونز نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔تم فون پر رہو۔میں ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو
ورٹ دیتا ہوں۔ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے براہ راست بات
یں"۔دوسری طرف سے کہا گیا۔
"یس سر"...... جونز نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ
تم ہو جانے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔ابھی اس نے رسیور رکھا ہی
ا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور جونز نے دوبارہ رسیور اٹھا

"یس۔جونز بول رہا ہوں"...... جونز نے کہا۔
"سٹارگ بول رہا ہوں جونز"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ
از سنائی دی اور جونز چونک پڑا کیونکہ سٹارگ اس ایجنسی میں کام
تا تھا جس ایجنسی میں روزی کام کرتی تھی۔
"اوہ تم۔کیسے فون کیا ہے"...... جونز نے کہا۔
"روزی تمہارے آفس میں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہاں۔کیوں"...... جونز نے کہا۔

" اسے فون دو۔ ایک ضروری بات کرنی ہے"...... سٹارگ
کہا تو جونز نے رسیور روزی کی طرف بڑھا دیا۔
" کون ہے"...... روزی نے چونک کر پوچھا کیونکہ لاؤڈ
آن نہیں تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز اسے
دے رہی تھی۔
" سٹارگ ہے"...... جونز نے جواب دیا۔
" ہیلو۔ روزی بول رہی ہوں"...... روزی نے کہا۔
" روزی فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ چیف نے ایمرجنسی میٹنگ
ہے۔ جلدی آؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" اوہ۔ کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... روزی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" ہاں۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے مارشل ایریئے میں بے پناہ
غارت کی ہے۔ ٹارسن ایجنسی کا چیف ٹارسن بھی ہلاک ہو چکا
مارشل ایریئے کا جنرل فرینک بھی اور پاکیشیائی ایجنٹ ابھی
وہاں موجود ہیں۔ جنرل فرینک کا اسسٹنٹ کرنل ڈیوڈ بھی
زخمی ہوا تھا۔ اس نے بڑی مشکل سے ٹرانسمیٹر پر چیف کو کال
اطلاع دی ہے جس پر چیف نے ڈیفنس سیکرٹری کو اطلاع
ڈیفنس سیکرٹری نے چیف کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ ان پاکیشیائی
ایجنٹوں کا خاتمہ کیا جائے۔ چنانچہ چیف نے اپنے آدمی مارشل ایریئے
کے باہر بھجوا دیئے ہیں اور اب وہ اس بارے میں فوری لائحہ عمل

کرنا چاہتے ہیں۔ جلدی آؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو روزی نے رسیور رکھ دیا۔
" کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... جونز نے چونک کر کہا۔
" ہاں۔ میرا خدشہ درست ثابت ہوا ہے"...... روزی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سٹارگ کی بتائی ہوئی رپورٹ بتا دی تو جونز کا چہرہ یکدم تاریک پڑ گیا۔
" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ چیف مارا گیا۔ ویری بیڈ"...... جونز نے کہا۔
" میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ عمران عفریت ہے عفریت اور اب مجھے نظر آ رہا ہے کہ ہماری ایجنسی کی بھی باری آ گئی ہے۔ بہرحال دیکھو کیا ہوتا ہے۔ میں جا رہی ہوں"...... روزی نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ جونز بت کی طرح ساکت بیٹھے کا بیٹھا رہ گیا۔ ٹارسن کی موت کا سن کر اس کے ذہن میں واقعی دھماکے سے ہو رہے تھے۔

بڑی سی فوجی ایمبولینس سائرن بجاتی انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سائرن کی وجہ سے دور دور تک ٹریفک خود بخود سائیڈ پر ہوتی جا رہی تھی۔ اس بڑی سی فوجی ایمبولینس کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایمبولینس کے اندر عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ البتہ صالحہ سٹریچر پر لیٹی ہوئی تھی اور جولیا اس کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔ صالحہ خاصی زخمی تھی لیکن جولیا نے زخموں پر ایمبولینس کے اندر موجود میڈیکل باکس سے بینڈیج نکال کر بینڈیج کر دی تھی۔ اس کام میں اس کی مدد کیپٹن شکیل نے کی تھی۔

"یہ لو ڈی چارجر اور تباہ کر دو مارشل ایریئے کو۔ اب ہم کافی دور آ گئے ہیں"...... اچانک تنویر نے جیب سے ایک ڈی چارجر نکال کر سائیڈ پر بیٹھے ہوئے عمران کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں لگایا ہے بم"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تم پہلے اسے فائر کرو۔ پھر بات ہو گی۔ جلدی کرو"...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے ڈی چارجر کا بٹن آن کیا تو زرد رنگ کا بلب جل اٹھا۔ عمران نے دوسرا بٹن پریس کیا تو سرخ رنگ کا بلب ایک لمحے کے لئے جلا اور پھر بجھ گیا۔ تنویر جو ڈرائیونگ کرنے کے ساتھ ساتھ ڈی چارجر کو دیکھ رہا تھا، نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ اسی لمحے عقب میں کچھ فاصلے پر انتہائی خوفناک دھماکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ یہ دھماکے اس قدر خوفناک اور زور دار تھے کہ سڑک پر دوڑتی ہوئی ٹریفک بے اختیار ادھر ادھر دوڑنے لگی تھی لیکن ایمبولینس اسی رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"چھاؤنی کا مین اسلحے کا ڈپو اڑ گیا ہے۔ اب وہاں ایک بھی فوجی نہیں بچے گا۔ ایک بھی نہیں"...... تنویر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یہ بات کر کے بے حد لطف آ رہا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو"...... عمران نے کہا۔

"خاموش رہو۔ ان لوگوں پر رحم کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو یہ ہمیں کسی صورت بھی ملک سے باہر نہ جانے دیتے۔ میں نے وہ سٹور تباہ کر دیا ہے جس میں فارمولا موجود تھا"...... تنویر نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اب پھر تم کہاں جا رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہم دارالحکومت پہنچ کر ایمبولینس چھوڑ دیں گے۔ دارالحکو آنے ہی والا ہے"...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے آخر کیا کیا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی"...... جولیا نے کہا۔ دھماکے البتہ مسلسل جاری تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے ان کے عقب میں واقعی قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔

"اطمینان سے بتاؤں گا۔ بہرحال اتنا بتا دوں کہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ فارمولا ہمیں نہیں مل سکا تو اب ان کے بھی کسی کام نہیں آئے گا"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک سائرن بند کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایمبولینس کو سائیڈ پر جاتی ہوئی سڑک پر موڑ دیا اور ایمبولینس اب سائیڈ پر روڈ پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد یہ سڑک ایک کافی بڑی عمارت کے سامنے جا کر ختم ہو گئی تو تنویر نے ایمبولینس روک دی۔ دوسرے لمحے اس نے سیٹ کی سائیڈ پر رکھی ہوئی مشین گن اٹھائی اور ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔

"تنویر پر خون سوار ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ جو کچھ کر رہا ہے اسے کرنے دو۔ اس وقت ہم ایک لحاظ سے چلتی پھرتی لاشیں ہیں"...... جولیا نے کہا اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ باقی ساتھی خاموش تھے۔ تھوڑی دیر بعد ایمبولینس کا

ایونگ سیٹ کا دروازہ کھلا اور تنویر اچھل کر دوبارہ ڈرائیونگ ٹ پر بیٹھ گیا۔ مشین گن اس نے ایک سائیڈ پر رکھی اور دروازہ کر کے اس نے ایمبولینس کو آگے بڑھا دیا۔ چند لمحوں بعد لینس اس عمارت کے کھلے ہوئے بڑے سے پھاٹک کے اندر جا ایک وسیع گیراج میں رک گئی۔

"یہ لارڈ برٹن کا فارم ہے۔ میں نے یہاں موجود چاروں کیداروں کو ہلاک کر دیا ہے۔ آؤ اب نیچے آ جاؤ۔ اب ہم وقتی طور پر ظ ہو چکے ہیں"...... تنویر نے کہا اور ایک بار پھر اچھل کر نیچے اتر ۔ پھر ایمبولینس کا عقبی دروازہ کھلا تو عمران اور اس کے ساتھی نیچے نے لگے۔ سب سے پہلے صالحہ کو اٹھا کر نیچے لے آیا گیا۔ وہ نیم بے شی کے عالم میں تھی۔ عمران نیچے اتر کر آہستہ آہستہ چلتا ہوا عمارت طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا جس فون بھی موجود تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھایا تو میں موجود ٹون سن کر اس کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ نے جلدی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"روجر کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روجر سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔ مائیکل برڈ۔ کا دوست"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ روجر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا فون محفوظ ہے روجر۔ میں پرنس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"یس پرنس۔ اب آپ کھل کر بات کیجئے"...... چند لمحوں بعد روجر کی آواز سنائی دی۔

"روجر۔ میں اور میرے ساتھی اس وقت دارالحکومت سے مارشل ایریئے کی طرف جانے والی مین روڈ کے چالیسویں سنگ میل کے قریب سائیڈ روڈ پر واقع لارڈ برٹن کے فارم میں چھپے ہوئے ہیں۔ ہم نے مارشل ایریئے کی چھاؤنی کو تباہ کر دیا ہے اور ایک فوجی ایمبولینس میں یہاں پہنچے ہیں۔ میں اور میرے ساتھی شدید زخمی ہیں ابھی اس پورے ایریئے کو فوج نے گھیر لینا ہے اس لئے تم فوری طور پر حرکت میں آجاؤ۔ ہمیں تم نے نہ صرف یہاں سے نکالنا ہے بلکہ کسی ایسے ہسپتال میں پہنچانا ہے جہاں ہم محفوظ بھی رہ سکیں اور ہمارا علاج بھی ہو سکے"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں وہاں آ رہا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ تمام انتظامات ہو جائیں گے۔ میں وہاں تک پہنچنے میں ایک گھنٹہ لوں گا بے فکر رہو"...... روجر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کام کرو اور سنو۔ فول پروف

انتظام کرنا کیونکہ ہماری تلاش وسیع پیمانے پر ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں پرنس۔ روجر اپنا کردار بخوبی سمجھتا ہے"۔ روجر نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے سارے ساتھی اس کمرے میں آ چکے تھے جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر باہر رہ گئے تھے۔ صالحہ کو ایک صوفے پر لٹا دیا گیا تھا۔

"بے فکر رہو۔ اب ہم محفوظ ہیں"...... عمران نے کہا تو جولیا اور صفدر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ سب کاروں میں سوار ہو کر اس فارم سے نکلے اور بجائے مین روڈ پر پہنچنے کے ایک اور سائیڈ روڈ سے ہوتے ہوئے عقبی طرف کو جا کر ایک اور سائیڈ سڑک پر پہنچ گئے اور پھر تین کاریں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ایک وڈ فیکٹری کی سائیڈ سے ہو کر اس فیکٹری کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئیں۔ سب سے آگے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے روجر نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو فیکٹری کا پھاٹک کھلا اور کاریں ایک بار پھر آگے بڑھ کر فیکٹری میں داخل ہو گئیں۔ فیکٹری اس وقت بند تھی اور سائیڈ روڈ سے نکل کر کاریں عقبی طرف پہنچ گئیں۔ یہاں ایک مسلح آدمی موجود تھا جس نے کاروں کے پہنچتے ہی ایک سائیڈ دیوار پر ہاتھ رکھ کر دبایا تو عقبی طرف ایک کونے میں زمین کا ایک بڑا حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا

گیا۔ روجر نے کار آگے بڑھا دی اور پھر کاریں اس ڈھلان کے گہرائی میں جاتی ہوئی سڑک پر نیچے اترتی چلی گئیں۔ سڑک آگے جا کر ایک دیوار کے سامنے بند ہو گئی لیکن کاروں کے رکتے ہی دیوار درمیان سے کھل گئی تھی۔

"آئیں پرنس۔ یہ سب سے محفوظ ہسپتال ہے"...... روجر نے اس بار سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران سے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔

بڑے سے ہال نما کمرے میں موجود مستطیل میز کے گرد اس ت چار افراد بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک جونز تھا۔ ایک یڈ پر رکھی ہوئی اونچی پشت والی کرسی خالی تھی۔ وہ چاروں خاموش ے ہوئے تھے کہ ہال کمرے کا دروازہ کھلا اور ڈیفنس سیکرٹری اندر ل ہوئے تو وہ چاروں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھیں"...... ادھیڑ عمر ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور خالی کرسی پر گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی جونز سمیت چاروں افراد اپنی اپنی کرسیوں ھ گئے۔

"کیا رپورٹ ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں"۔ ڈیفنس ٹری نے قدرے کرخت اور تلخ لہجے میں کہا۔

"وہ یقیناً نکل گئے ہیں جناب ورنہ اب تک ان کا کہیں نہ کہیں سراغ مل جاتا"...... ایک ادھیڑ عمر آدمی نے اٹھ کر جواب دیا۔

"بیٹھ کر جواب دیں۔ اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر را
ویسے آپ کو یہ بات کرنی نہیں چاہئے تھی۔ آپ ایک طاقتور ا
کے چیف ہیں اور چھ زخمی افراد آپ سے ٹریس نہیں ہو سکے"۔ ڈیفن
سیکرٹری نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع بہت دیر سے ملی ہے جناب اور وہ لوگ سیک
ایجنٹ ہیں۔ یقیناً یہاں ان کے رابطے ہوں گے اور انہوں نے نکل
سارا پلان پہلے سے بنا رکھا ہو گا"...... ادھیڑ عمر راشیم نے منہ بناتے
ہوئے جواب دیا۔

"آپ نے ہسپتال چیک کئے ہوں گے مسٹر رابنسن۔ آپ کی کیا
رپورٹ ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے ایک اور لمبے قد کے آدمی سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ پورے ملک کے سرکاری، غیر سرکاری، سماجی تنظیموں
کے چھوٹے بڑے تمام ہسپتالوں کی انتہائی سختی سے چیکنگ کی گئی
ہے لیکن یہ لوگ کہیں دستیاب نہیں ہو سکے اور نہ یہ کسی ہسپتال
میں پہنچے ہیں"...... رابنسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ڈیوڈ۔ آپ کو تو فوری اطلاع دی گئی تھی اور آپ نے اپنی
ایجنسی کے آدمی بھی فوری طور پر مارشل ایریئے میں بھیجے تھے
پھر"...... ڈیفنس سیکرٹری نے جونز کے ساتھ بیٹھے ہوئے بھاری جسم
کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ اس ایجنسی کا چیف تھا جس میں
روزی اور سٹارگ کام کرتے تھے۔

"جناب۔ میری ایجنسی کے آدمی جب وہاں پہنچے تو انہیں راستے
میں ایک فوجی ایمبولینس دارالحکومت کی طرف جاتی ہوئی ملی تھی
لیکن ایمبولینس کی وجہ سے اس کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ پھر جب ہم
نے چھاؤنی میں داخل ہونے کی کوشش کی تو وہاں خوفناک دھماکے
شروع ہو گئے اور چھاؤنی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ ہمارے آٹھ آدمی
بھی اس تباہی کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم نے اس سارے
علاقے میں چیکنگ شروع کر دی۔ ہم نے خاص طور پر اس ایمبولینس
کو چیک کیا تو پتہ چلا کہ یہ ایمبولینس کسی ہسپتال میں نہیں پہنچی
تھی جس پر ہمیں شک ہوا کہ دشمن ایجنٹ اس ایمبولینس کے ذریعے
فرار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اپنی پوری توجہ اس ایمبولینس کی
تلاش پر مرکوز کر دی اور پھر یہ ایمبولینس ہمیں لارڈ برٹن کے فارم
میں کھڑی مل گئی۔ وہاں موجود چاروں چوکیداروں کو گولیاں مار کر
ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ایمبولینس خالی تھی۔ ہم نے سی ایکس ون کے
ذریعے چھان بین کی تو اس فارم میں اس ایمبولینس کے ٹائروں کے
نشانات کے اوپر تازہ ترین نشانات تین کاروں کے ٹائروں کے پائے
گئے۔ ہم نے سی ایکس ون کے ذریعے کاروں کے ٹائروں کے نشانات
کو مانیٹر کرنا شروع کر دیا۔ مختصر یہ کہ یہ تینوں کاریں فارم سے نکل
کر ایک بند وڈ فیکٹری کے اندر عقبی طرف جا کر رکیں اور پھر وہیں
سے واپس مڑ گئیں اور پھر یہ تینوں کاریں سٹاربری روڈ کے قریب
درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں خالی کھڑی ہوئی مل گئیں۔ جب

مزید چیکنگ کی گئی تو پتہ چلا کہ یہ تینوں کاریں مین مارکیٹ کی پارکنگ سے اکٹھی ہی اڑائی گئی ہیں اور پولیس انہیں تلاش کر رہی ہے۔ اس کے بعد نہ ان ایجنٹوں کا اب تک کچھ پتہ چل سکا ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں ہمارے پاس کوئی اطلاع ہے۔ محسوس یہی ہوتا ہے کہ یہ لوگ یہاں سے جا چکے ہیں"...... ڈیوڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ آپ انہیں گنوا بیٹھے ہیں جبکہ انہوں نے مارشل ایریئے کی پوری چھاؤنی تباہ کر دی ہے۔ اسلحہ کا بہت بڑا ڈپو پھٹنے سے وہاں ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ بے شمار فوجی اسلحہ تباہ ہوا ہے اور بے شمار فوجی سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ انتہائی ٹاپ سیکرٹ سائنسی فارمولوں اور ٹاپ سیکرٹ دوسرے کاغذات کا سٹاک مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے اور مجرم شدید زخمی بھی تھے لیکن اس کے باوجود آپ انہیں تلاش نہیں کر سکے۔ یہی آپ کی کارکردگی ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ بار بار میز پر مکے مار رہے تھے۔ ان کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا لیکن سب خاموش اور سر جھکائے بیٹھے رہے۔

"مسٹر جونز۔ آپ اب ٹارسن ایجنسی کے چیف ہیں۔ آپ کی ایجنسی کا شروع سے ان لوگوں سے واسطہ رہا ہے لیکن آپ کی ایجنسی نے انتہائی ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ آپ کی ایجنسی کے سیکشنوں کے سربراہ ان کے ہاتھوں ہلاک ہوتے رہے ہیں اور آخر کار

ٹارسن خود بھی ہلاک ہو گیا۔ فارمولا اور فوجی چھاؤنی بھی تباہ ہو گئی۔ یہ آپ کی کارکردگی ہے۔ کیوں نہ آپ کی ایجنسی مکمل طور پر ختم کر دی جائے اور آپ سب کا کورٹ مارشل کیا جائے"...... ڈیفنس سیکرٹری اس بار جونز پر چڑھ دوڑا تھا۔ ٹارسن اور ماسٹر کی ہلاکت کے بعد اب جونز ٹارسن ایجنسی کا چیف بن گیا تھا اور اسی حیثیت سے وہ اس خصوصی میٹنگ میں شریک ہوا تھا۔

"سر آپ کی بات سو فیصد درست ہے۔ ٹارسن ایجنسی ان ایجنٹوں کے مقابل مکمل طور پر ناکام رہی ہے لیکن اصل بات سربراہی کی ہے۔ پہلے جناب ٹارسن چیف تھے۔ ان کی پلاننگ اور احکامات پر کام ہوتا تھا۔ میں تو تیسرے نمبر پر تھا لیکن میں اب بھی مکمل اعتماد کے ساتھ چیلنج کرتا ہوں کہ آپ ہمیں فری ہینڈ دیں۔ ہم ان ایجنٹوں کو زمین کی ساتویں تہہ سے بھی نکال لائیں گے چاہے یہ دنیا کے کسی کونے میں بھی کیوں نہ چھپ جائیں"...... جونز نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ مجھے ایسا ہی اعتماد چاہئے تھا۔ ٹھیک ہے۔ اب آپ کی ڈیوٹی لگائی جا رہی ہے۔ مجھے بہرحال کامیابی کی رپورٹ ملنی چاہئے اور آپ کو فری ہینڈ دیا جا رہا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ جناب۔ صرف ایک ڈیمانڈ پوری کر دیں کہ مسٹر ڈیوڈ کی ایجنسی میں میری منگیتر کام کرتی ہے جس کا نام روزی ہے۔ اسے

میری ایجنسی میں ٹرانسفر کر دیں۔ وہ اور اس کا بھائی رتھمین بڑے طویل عرصے تک پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کرتے رہے ہیں اس لئے روزی کا تعاون میرے لئے انتہائی سود مند ثابت ہو گا"۔ جونز نے کہا۔

"آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے مسٹر ڈیوڈ"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے ڈیوڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ ان دشمن ایجنٹوں کا خاتمہ ہو سکے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میٹنگ برخاست۔ روزی اب ٹارسن ایجنسی میں کام کرے گی اور اس کے علاوہ مسٹر جونز جس ایجنسی سے بھی جس کو بھی اس مشن پر کام کرنے کے لئے کال کرنا چاہیں انہیں اس کی اجازت ہو گی"...... ڈیفنس سیکرٹری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"شکریہ جناب"...... جونز نے جواب دیا۔

"مسٹر جونز۔ اب آپ کتنے دنوں میں کامیابی کی خبر سنائیں گے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"جناب۔ صرف ایک ہفتہ"...... جونز نے اسی طرح اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میٹنگ برخاست کی جاتی ہے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی جونز سمیت چاروں افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور ڈیفنس سیکرٹری کے جانے

کے بعد وہ چاروں بھی باہر آگئے اور پھر جونز سیکرٹریٹ سے نکل کر سیدھا اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد روزی بھی وہاں پہنچ گئی۔

"یہ تم نے کیا کیا جونز کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مشن لے لیا"...... روزی نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہمارے لئے چیلنج ہے روزی۔ اگر ہم اس میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر مجھے یقیناً اس سے بھی بڑا عہدہ مل جائے گا اور تم اپنے بھائی کا انتقام بھی لے سکو گی"...... جونز نے کہا تو روزی بے اختیار مسکرا دی۔

"ہاں۔ میں واقعی اس عمران کے جسم کی ایک ایک بوٹی اپنے ہاتھوں سے علیحدہ کرنا چاہتی ہوں۔ کاش ایسا ہو سکے"...... روزی نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ آؤ میرے ساتھ۔ میں تمہارے انتظار میں تھا"۔ جونز نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کہاں جانا ہے"...... روزی نے چونک کر پوچھا۔

"ان لوگوں کا پتہ چلانا ہے جنہوں نے ان حالات میں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کی ہے۔ اگر وہ ہاتھ آ جائیں تو پھر ان لوگوں کا کھوج آسانی سے نکالا جا سکتا ہے"...... جونز نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے معلوم کرو گے"...... روزی نے کہا۔

"ہمیں لارڈ برٹن کے فارم جانا ہو گا۔ یہ لوگ پہلے وہاں ہیں۔ لازماً انہوں نے وہاں سے کسی سے رابطہ کیا ہو گا اور یقیناً اس کے لئے یا تو ٹرانسمیٹر کال کی گئی ہو گی یا فون استعمال کیا گیا ہو گا بہرحال جو بھی ہے ہمیں وہاں سے بات آگے بڑھانی ہو گی"...... نے کہا تو روزی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دو کاریں لا برٹن کے فارم پر پہنچیں تو آگے والی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جونز تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر روزی بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی کار میں جونز کے چار مسلح آدمی تھے۔ جونز اور روزی کار سے نیچے اترے تو عقبی کار میں موجود چار افراد بھی نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے چھوٹا گیٹ کھلا اور ایک آدمی باہر آگیا۔ اس نے جونز کو سلام کیا۔ یہ جونز کی ایجنسی ٹارسن ہی آدمی تھا اور جونز نے اسے روزی کے آنے سے پہلے یہاں پہنچنے اور فارم کھلوانے کا بندوبست کرنے کا حکم دے کر بھجوا دیا تھا۔

"کوئی اندر ہے جیگر"...... جونز نے پھاٹک سے باہر آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو سر۔ طویل عرصے سے یہ فارم بند پڑا ہے"...... جیگر نے جواب دیا اور جونز سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ روزی اس کے پیچھے تھی۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے وہاں ایک ایک کمرے کو دیکھ ڈالا۔

"اس کمرے میں یقیناً یہ لوگ رہے ہیں۔ یہاں ایسے نشانات موجود ہیں جبکہ باقی کمروں میں گرد کی تہہ ہر چیز پر موجود ہے"...... روزی نے کہا۔

"ہاں"...... جونز نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے میز پر موجود فون کے رسیور کو جھک کر غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

"اوہ۔ فون کو استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے رسیور پر اتنی گرد نہیں ہے جتنی فون پیس پر ہے۔ اس فون میں میموری بھی موجود ہے"...... جونز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کے مختلف نمبر اور دیگر اشاروں کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد فون کے اوپر والے حصے پر موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر ایک نمبر نظر آنے لگ گیا۔ جونز غور سے اس نمبر کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹریٹ سے بول رہا ہوں۔ سینئر ڈائریکٹر"...... جونز نے بھاری آواز میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بولنے والی کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایک نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ اس کا پتہ کیا ہے۔ درست طور پر چیک کرنا"...... جونز نے کہا۔

"یس سر۔ بتائیں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جونز نے فون کی میموری کا بتایا ہوا نمبر دوہرا دیا۔

"ایک منٹ دیجئے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"احتیاط سے چیک کرنا۔ انتہائی اہم سٹیٹ ورک ہے"...... جونز نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... جونز نے کہا۔

"یہ نمبر روجر کلب، فورٹین اے پرنس روڈ کا ہے جناب"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم نے اچھی طرح چیک کیا ہے"...... جونز نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از سٹیٹ سیکرٹ"...... جونز نے کہا۔

"نو سر۔ میں اپنی ذمہ داری سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جونز نے اوکے کہہ کر کریڈل دبا دیا۔

"روجر کے بارے میں اطلاعات موجود ہیں کہ وہ غیر ملکی ایجنٹوں کو ڈیل کرتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں سے نکلنے کا کام اس روجر نے کیا ہے"...... جونز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل سے ہاتھ ہٹا کر روجر کلب کا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"روجر کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جونز بول رہا ہوں۔ روجر سے بات ہو سکتی ہے"...... جونز نے نرم لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ روجر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جونز بول رہا ہوں روجر۔ میرے بارے میں تم شاید نہیں جانتے ہو گے۔ میں نے کناڈا سے یہاں آکر ایک چھوٹا سا کلب کھولا ہے۔ اس میں ایک ویٹر ہے جو پہلے تمہارے ہاں کام کرتا رہا ہے۔ میں بھی وہی کام کرتا ہوں جو تم کرتے ہو۔ مجھے اس ویٹر نے تفصیل سے بتا دیا ہے۔ میں اس سلسلے میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔ اگر تم ابھی وقت دے دو تو مہربانی ہو گی"...... جونز نے کہا۔

"کون سا کام مسٹر جونز"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مخبری کے نیٹ ورک کا کام۔ میں نے بھی یہاں یہی دھندہ شروع کیا ہے لیکن انتہائی محدود پیمانے پر۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں تمہاری خدمات کا فائدہ اٹھاؤں۔ اس طرح تمہیں بھی بھاری معاوضے پر کام ملتا رہے گا اور میرا دھندہ بھی چلتا رہے گا"۔ جونز نے کہا۔

"کہاں ہے تمہارا کلب"...... روجر نے پوچھا۔

"رابرٹ روڈ پر ڈیلکس کلب کے نام سے ابھی ایک سال پہلے کھولا ہے"...... جونز نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ کلب تو میں نے باہر سے دیکھا ہے۔ بہرحال آؤ میں منتظر ہوں تمہارا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ شکریہ"...... جونز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ضرورت تھی اس سے بات کرنے کی۔ وہ غیر ملکیوں کے لئے کام کرتا ہے تو وہ انتہائی ہوشیار اور محتاط آدمی ہو گا اور یقیناً اب ہمارے پہنچنے سے پہلے وہ ڈیلکس کلب میں فون کر کے تمہارے بارے میں کنفرم کرے گا"...... روزی نے کہا۔

"یہی تو میں چاہتا ہوں۔ میں نے اس سلسلے میں پہلے ہی انتظامات کئے ہوئے ہیں۔ میں بغیر کسی گڑبڑ کے اس تک پہنچنا چاہتا ہوں"...... جونز نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... روزی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے باہر آگئے۔ تھوڑی دیر بعد دو کاریں روجر کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔

"تمہیں انکوائری فون کرنے کی ضرورت تو نہ تھی۔ اس نمبر پر فون کر لیتے تو پتہ چل جاتا"...... روزی نے اچانک کہا تو جونز بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم ابھی اس کام میں نئی ہو روزی۔ یہاں کام سیدھے انداز میں نہیں ہوا کرتے۔ ہو سکتا ہے کہ روجر کلب کا نام ڈاجنگ کے لئے

استعمال کیا جاتا ہو لیکن انکوائری آپریٹر کی کنفرمیشن کے بعد اب کسی ڈاجنگ کی بات نہیں رہی"...... جونز نے کہا تو روزی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا روجر تمہیں عمران کے بارے میں سب کچھ بتا دے گا"۔ روزی نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن میں اسے وہاں سے اغوا کراؤں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کے آفس میں خفیہ راستہ کہاں سے نکلتا ہے۔ جیگر اس راستے سے اندر آئے گا اور آفس میں ہم پہلے سے موجود ہوں گے اس لئے کسی قسم کی مداخلت کا کوئی خدشہ نہیں رہے گا"...... جونز نے کہا۔

"ویری گڈ۔ تم تو کسی طرح بھی اس عمران سے کم ذہین نہیں ہو"...... روزی نے کہا تو جونز بے اختیار مسکرا دیا۔ روجر کلب سے پہلے جونز نے کار روکی تو اس کے عقب میں دوسری کار بھی رک گئی۔ جونز کار سے اتر کر عقبی کار کی طرف بڑھا تو کار میں موجود جیگر سمیت چاروں افراد بھی باہر نکل آئے۔ جونز انہیں کافی دیر تک ہدایات دیتا رہا پھر مڑ کر اپنی کار کی طرف آگیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ اور روزی دونوں روجر کے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ کاؤنٹر پر جونز نے جیسے ہی اپنا نام بتایا اسے آفس پہنچا دیا گیا۔ شاید روجر نے پہلے ہی اس بارے میں ہدایات دے دی تھیں۔

"مسٹر جونز۔ آپ کناڈین نژاد تو نہیں لگتے جبکہ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کناڈا سے یہاں آئے ہیں"...... رسمی فقرات کی ادائیگی کے

بعد روجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں ایکریمین نژاد ہوں لیکن طویل عرصے تک کناڈا میں رہا ہوں "...... جونز نے جواب دیا تو روجر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے اب بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں "۔ روجر نے کہا۔

" اگر میں آپ کے نیٹ ورک کی خدمات حاصل کروں تو مجھے کیا دینا ہو گا اور کس طرح "...... جونز نے کہا تو روجر نے اسے تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

" کیا آپ سب کے سامنے اس طرح بات کر لیتے ہیں حالانکہ میں تو اس کام کو انتہائی خفیہ رکھتا ہوں "...... جونز نے کہا تو روجر بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ کا فون ملنے کے بعد میں نے ڈیلکس کلب سے آپ کے بارے میں کنفرمیشن کر لی ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ آپ درست آدمی ہیں ورنہ تو آپ شاید مجھ تک پہنچ ہی نہ سکتے "...... روجر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" بہت خوب۔ آپ واقعی بے حد ذہین آدمی ہیں "...... جونز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے کٹک کی آواز کے ساتھ ہی سامنے بیٹھے ہوئے روجر کی ناک پر سفید رنگ کے دھوئیں کی بوچھاڑ سی پڑی اور اس کے ساتھ ہی روجر کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ جونز نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چپٹی نال کے چھوٹے سے پسٹل کو تیزی

سے واپس جیب میں ڈالا اور اٹھ کر روجر کے عقب میں واقع دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" بیرونی دروازہ بند کر دو روزی "...... جونز نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر دوسری طرف چلا گیا جبکہ روزی نے جلدی سے اٹھ کر آفس کا بیرونی دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ دوبارہ کھلا اور جونز واپس اندر آیا۔ اس کے پیچھے جیگر اور اس کے دو ساتھی تھے۔

" چلو اسے اٹھا کر لے جاؤ پوائنٹ ٹو پر۔ میں وہیں آ رہا ہوں "۔ جونز نے کہا اور جیگر اور اس کے ساتھیوں نے حکم کی تعمیل کر دی۔

" آؤ روزی "...... دس منٹ بعد جونز نے اٹھتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کا لاک کھولا اور باہر آ گیا۔ روزی اس کے پیچھے تھی۔

" تمہارا باس کہہ رہا ہے کہ اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے "...... جونز نے باہر موجود دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس سر "...... دربان نے جواب دیا تو جونز اور روزی دونوں واپس ہال میں پہنچے اور پھر وہاں سے باہر نکل کر وہ پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" اب اگر انہیں معلوم بھی ہو گیا تو وہ یہی سمجھیں گے کہ ہمارے جانے کے بعد روجر عقبی دروازے سے کہیں چلا گیا ہے "...... جونز نے کہا تو روزی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت وڈ فیکٹری کے نیچے انڈر گراؤنڈ چھوٹے سے ہسپتال میں موجود تھا۔ یہ ہسپتال صرف دو بڑے کمروں اور ایک آپریشن تھیٹر پر مشتمل تھا اور یہاں کا عملہ بھی مختصر تھا لیکن انتہائی چاق و چوبند اور تجربہ کار تھا۔ روجر نے عمران کو بتایا تھا کہ یہ ہسپتال ایک سینڈیکیٹ کے تحت ہے اور روجر نے اس سینڈیکیٹ کے چیف کو بھاری معاوضہ ادا کر کے اس ہسپتال کی خدمات حاصل کی ہیں۔ یہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ عمران بھی یہاں کے حفاظتی انتظامات دیکھ کر پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا۔ اس کا اور اس کے ساتھیوں کا یہاں واقعی انتہائی اچھے پیمانے پر علاج ہو رہا تھا۔ اس وقت عمران ڈاکٹر رچرڈ کے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ ڈاکٹر رچرڈ یہاں کا انچارج تھا۔

"ہمیں کتنے دنوں میں چھٹی مل سکتی ہے ڈاکٹر"...... عمران نے

ڈاکٹر رچرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی ایک ہفتہ مزید لگ جائے گا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے جواب دیا۔

"ایک ہفتہ تو بہت ہے۔ ہمیں یہاں سے جلد از جلد واپس جانا ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے کہ ہمیں یہاں سے ایک دو روز بعد ہی چھٹی مل جائے"...... عمران نے کہا۔

"ایک دو روز بعد آپ اس قابل تو ہو جائیں گے کہ آسانی سے چل پھر سکیں لیکن ایک ہفتے بعد آپ پوری طرح ٹھیک اور فٹ ہو جائیں گے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے جواب دیا۔

"کیا میں یہاں سے فون کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ جی ہاں۔ یہ وائرلیس فون ہے اور ہر طرح سے محفوظ ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور روجر کلب کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"روجر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"روجر سے بات کراؤ میں پرنس مائیکل بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"باس کہیں گئے ہوئے ہیں اور وہ کسی کو بتا کر بھی نہیں گئے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب گئے ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔ اس کے ذہن

میں نجانے کیوں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں۔

" ڈیلکس کلب کا جونز اور اس کی ساتھی مس روزی ان سے ملنے آئے تھے۔ پھر وہ دونوں واپس چلے گئے تو باس سے رابطہ کیا گیا لیکن باس ان دونوں کے جانے کے بعد عقبی دروازے سے کسی کو بتائے بغیر کہیں چلے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" روجر کے نائب جیری سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

" ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ جیری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" پرنس مائیکل بول رہا ہوں جیری۔ روجر نے مجھے بتایا تھا کہ اس نے ہمارے بارے میں تمہیں بریف کر دیا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں تم سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" یس پرنس مائیکل۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے جیری نے کہا۔

" کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہم کہاں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ آپ وڈ فیکٹری کے سیکرٹ ہسپتال میں ہیں لیکن اس کا علم صرف باس کو اور مجھے ہے اور کسی کو نہیں ہے"...... جیری نے کہا۔

" کیا تمہارے پاس کوئی ایسی رہائش گاہ ہے جہاں ہم اس انداز

میں رہ سکیں کہ کسی کو علم نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں پرنس۔ میرا یہ کام نہیں ہے۔ یہ کام باس کا ہے وہ ابھی آ جائیں گے۔ آپ ان سے بات کر لینا"...... جیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا روجر پہلے بھی کسی کو بتائے بغیر عقبی راستے سے کہیں جاتا رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں۔ آج تک تو ایسا نہیں ہوا لیکن شاید کوئی ایسا ایمر جنسی کام پڑ گیا ہو کہ باس کو فوری جانا پڑ گیا ہو گا"...... جیری نے کہا۔

" اوکے۔ شکریہ۔ جب تمہارے باس آ جائیں تو اسے کہنا کہ مجھ سے بات کر لے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اب مجھے اجازت دیں ڈاکٹر۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے چند باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اٹھا اور قدم بڑھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران اس انداز میں چل رہا تھا جیسے وہ جان بوجھ کر تیز قدم نہیں اٹھانا چاہتا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ وہ سب بیڈز کی بجائے ساتھ پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

" میرا خیال ہے کہ ہمیں اب یہاں سے جانا چاہئے۔ میری چھٹی حس خطرے کا سائرن بجا رہی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیوں۔ کیا ہوا ہے"...... سب نے ہی تقریباً مل کر پوچھا تو عمران نے روجر کے بارے میں بتا دیا۔

"وہ آخر کام کرنے والا آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اپنے کسی کام گیا ہو"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ عمران کے ذہن میں اگر خدشہ ابھرا ہے تو یہ خدشہ درست ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ ہم چوہوں کی طرح بے بس ہو کر مارے جائیں"...... تنویر نے فوراً ہی کہا۔

"لیکن یہاں اگر وہ لوگ داخل ہوں گے تو کیسے اور ہم یہاں سے نکلیں گے تو کیسے"...... صفدر نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک اس کا ذہن اس طرح گھومنے لگا جیسے اچانک بٹن آن ہونے سے سیلنگ فین گھومنا شروع کر دیتا ہے۔ عمران کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کی تیز آوازیں پڑیں اور اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی اور جب کچھ دیر بعد اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کر لیا تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ ہسپتال کے اس کمرے کی بجائے ایک اور بڑے ہال نما کمرے میں راڈز میں جکڑا ہوا ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس نے بے اختیار سر گھمایا تو اس کے سارے ساتھی بھی یہاں موجود تھے اور آخر میں روجر بھی ایسی ہی ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا پورا جسم کوڑوں کی ضربوں سے شدید زخمی اور خون

آلود ہو رہا تھا۔ اس کی گردن جس غیر فطری انداز میں ڈھلکی ہوئی تھی اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے جبکہ عمران کے دوسرے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آتے محسوس ہو رہے تھے۔ ایک قوی ہیکل آدمی ہاتھ میں ایک بوتل اٹھائے سب سے آخر میں موجود صالحہ کے قریب کھڑا تھا۔ سامنے کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"ہم کس کی قید میں ہیں"...... عمران نے اس قوی ہیکل آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا جو اب مڑ رہا تھا۔

"باس جونز کی قید میں"...... اس قوی ہیکل نے سپاٹ لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی تھی۔ اس نوجوان کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ نمایاں طور پر نظر آ رہی تھی۔

"میرا نام جونز ہے اور یہ میری منگیتر روزی ہے۔ اس کا بھائی رتھمین بلیک ایجنسی میں رہا ہے اور اس کا تمہارے ساتھ بے شمار بار ٹکراؤ ہو چکا ہے حتیٰ کہ وہ خود تمہارے ساتھ لڑتا ہوا مارا گیا اس لئے تمہاری موت تو روزی کے ہاتھوں ہی ہو گی۔ البتہ تمہارے ساتھیوں کی موت میرے ہاتھوں لکھ دی گئی ہے"...... اس نوجوان نے کہا اور سامنے موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ روزی بھی اس کے

ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی جبکہ وہ قوی ہیکل آدمی جس نے بوتل جیب میں ڈال لی تھی ان کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔

" مجھے یاد آ گیا ہے۔ ویسے بھی رتھمین اور روزی دونوں میں مشابہت موجود ہے لیکن ریکارڈ درست رکھنے کے لئے بتا دوں کہ رتھمین کو میں نے ہلاک نہیں کیا تھا۔ مجھ سے لڑتے ہوئے اس نے میرے داؤ کے جواب میں غلط داؤ لگا دیا تھا جس سے اس کی گردن خود بخود ٹوٹ گئی تھی"....... عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیا۔

" جو بھی ہے بہرحال اب تمہاری موت روزی کے ہاتھوں ہو گی۔ ویسے مجھے معلوم ہے کہ تم اس قدر مطمئن کیوں ہو کیونکہ تم ایسی راڈز والی کرسیاں کھولنے کے ماہر ہو لیکن یہ کرسیاں وائرلیس آپریٹڈ ہیں اور ان کو کھولنے اور بند کرنے کا آلہ میری جیب میں ہے اس لئے تم کسی طرح بھی انہیں نہ کھول سکو گے اور اسی لئے میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہوش دلایا ہے ورنہ روزی کی تو ضد تھی کہ تمہیں وہیں ہسپتال میں ہی ہلاک کر دیا جائے"....... جونز نے کہا۔

" تمہارا تعلق کس ایجنسی سے ہے"....... عمران نے کہا۔

" میں ٹارسن ایجنسی کا چیف ہوں۔ تم نے ٹارسن اور ماسٹر کو ہلاک کر دیا اس لئے ان کے بعد اب میں چیف بن گیا ہوں اور میں نے ڈیفنس سیکرٹری سے وعدہ کیا ہے کہ میں ایک ہفتے میں تمہاری لاشیں ان کے سامنے پیش کر دوں گا لیکن مجھے خوشی ہے کہ یہ کام اج

ہی ہو گیا ہے"....... جونز نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے خود ہی لارڈ برٹن کے فارم کے فون کی میموری سے روجر کلب کا نمبر معلوم کر کے روجر کو اس کے آفس کے عقبی دروازے سے اغوا کر کے یہاں لے آنے اور پھر روجر پر تشدد کر کے اس سے ہسپتال کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کرنے اور پھر ہسپتال میں انتہائی زوو اثر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے سے لے کر وہاں سے انہیں اٹھا کر یہاں لے آنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

" گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ذہین آدمی ہو۔ تمہیں واقعی ترقی کرنی چاہئے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ تو ظاہر ہے اب ہو گی جب میں تمہاری لاشیں ڈیفنس سیکرٹری کے سامنے رکھوں گا تو مجھے ترقی تو ملے گی ہی"....... جونز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل ساتھ بیٹھی ہوئی روزی کی طرف بڑھا دیا اور روزی مشین پسٹل لے کر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" ارے۔ ارے۔ اتنی جلدی بھی کیا ہے۔ ایک منٹ رک جاؤ"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ آج بڑے عرصے بعد مجھے موقع ملا ہے رتھمین کی موت کا انتقام لینے کا .... روزی نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ایک منٹ روزی۔ پہلے مجھ سے بات کر لو"....... اچانک صالحہ

کی آواز سنائی دی اور روزی تیزی سے اس طرف کو مڑی جس طرف صالحہ بیٹھی ہوئی تھی کہ عمران کی ٹانگ ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھی اور واپس فرش پر آکر ٹک گئی۔

"رک جاؤ روزی۔ رک جاؤ"...... اچانک جونز نے چیخ کر کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا"...... روزی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس عمران نے ٹانگ اوپر اٹھا کر واپس رکھی ہے۔ ضرور کوئی چکر چل رہا ہے۔ ہمیں تصدیق کرنی چاہئے۔ ٹونی تم جا کر اسے چیک کرو"...... جونز نے کہا تو اس کے عقب میں کھڑا ہوا قوی ہیکل آدمی تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ عمران کے سامنے کی طرف ہی جا رہا تھا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی ٹانگ کو چیک کرنا چاہتا تھا لیکن جیسے ہی وہ عمران کے نزدیک پہنچا اچانک کھٹاک کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے ٹونی کا قوی ہیکل جسم فضا میں اڑتا ہوا عقب میں کھڑے ہوئے جونز اور روزی سے ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے کرسیوں پر گرے اور پھر کرسیوں سمیت پشت کے بل نیچے فرش پر جا گرے جبکہ ٹونی نے قلابازی کھائی اور ان کے عقب میں جا کر سیدھا ہو کر اٹھنے لگا لیکن اسی لمحے عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے وہ مشین پسٹل اٹھا لیا جو روزی کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا تھا۔ ابھی وہ مشین پسٹل اٹھا کر سیدھا ہی ہوا تھا کہ ٹونی کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا اس سے

ٹکرایا اور عمران اس اچانک ضرب سے اچھل کر دوبارہ پیچھے ہٹ کر اسی کرسی سے جا ٹکرایا جس سے وہ اٹھا تھا جبکہ ٹونی اس کے اوپر گرا تھا لیکن عمران کے کرسی پر گر جانے کی وجہ سے ٹونی پلٹ کر سائیڈ پر جا گرا لیکن اسی لمحے عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے تیز فائرنگ ہوئی اور اٹھتا ہوا ٹونی چیختا ہوا واپس گرا اور ساکت ہو گیا جبکہ اس دوران جونز اور روزی دونوں تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ جیسے ہی عمران نے مڑ کر ٹونی پر فائر کیا جونز نے نیچے الٹی پڑی ہوئی ایک کرسی اٹھا کر عمران کی طرف پھینکی لیکن عمران کا ہاتھ گھوما اور اس کے قریب آتی ہوئی کرسی ایک طرف جا گری اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ سنائی دی اور جونز چیختا ہوا کسی لٹو کی طرح گھوم کر نیچے جا گرا جبکہ روزی بے اختیار مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑی۔

"رک جاؤ روزی"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو روزی رک کر تیزی سے مڑی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لئے۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا جبکہ جونز بھی اس دوران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ دوسرے بازو پر رکھا ہوا تھا کیونکہ عمران کی چلائی ہوئی گولیوں میں سے ایک گولی اس کے بازو پر لگی تھی باقی سائیڈ سے نکل گئی تھیں۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"تم۔ تم۔ جادوگر ہو۔ میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں"۔ جو

نے رک رک کر کہا۔

"جادوگری تو تم نے دکھائی ہے جونز کہ اتنی جلدی نہ صرف ہمیں ٹریس کر لیا بلکہ ہمیں یہاں بھی لے آئے لیکن تم نے روجر کو ہلاک کر کے ناقابل تلافی جرم کیا ہے اس لئے تمہاری سزا موت ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا اور جونز چیختا ہوا نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگ جبکہ اس کے ساتھ ہی روزی بھی اس طرح نیچے گر گئی جیسے ریت کا خالی ہوتا ہوا بورا گرتا ہے۔ وہ شاید جونز کو مرتے دیکھ کر خوف کی شدت سے بے ہوش ہو گئی تھی۔ چند لمحوں بعد جب جونز ساکت ہو گیا تو عمران آگے بڑھا اور اس نے مردہ جونز کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک جیب میں سے ایک چھوٹا سا آلہ برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ عمران آلہ لے کر مڑا اور اس نے باری باری اپنے سب ساتھیوں کی کرسیوں کی طرف اس آلے کا رخ کر کے اس کا بٹن پریس کیا تو کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کی کرسیوں کے راڈز کھلتے چلے گئے۔

"تم اس روزی کا خیال رکھو میں باہر چیکنگ کر لوں"۔ عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی تھی۔ اس کا ایک کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا جبکہ ایک کمرے میں اسلحے کا سٹاک تھا۔ ویسے یہاں اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ البتہ باہر گیراج میں ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ عمارت کسی

نو تعمیر کالونی کی لگتی تھی کیونکہ باقی عمارتیں کچھ فاصلے پر نظر آ رہی تھیں۔ عمران آگے بڑھا اور پھر پھاٹک کھول کر وہ باہر نکل آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس اندر آیا تو وہ معلوم کر چکا تھا کہ یہ لارڈ جارج نامی کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ بی بلاک ہے۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے لیکن جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس نے روجر کو ہوش میں دیکھا تھا۔ اس کی کرسی کے راڈز بھی غائب ہو چکے تھے اور وہ فرش پر لیٹا ہوا کراہ رہا تھا اور اس پر کیپٹن شکیل جھکا ہوا تھا۔ پھر کیپٹن شکیل اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا تو خیال تھا کہ یہ ہلاک ہو چکا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ویسے ہی اسے چیک کیا تھا۔ یہ زندہ تھا۔ میں نے اس کے راڈز کھولے اسے فرش پر لٹایا اور پھر اس کے دل کی مالش کی تو یہ ہوش میں آگیا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو اچھا ہوا ورنہ مجھے اس کی موت پر ہمیشہ افسوس رہتا کیونکہ اس کی موت کا سبب ہم لوگ ہی بنتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"اس روزی کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ارے لڑکیوں کا معاملہ تم خود جانو۔ اماں بی کا حکم ہے کہ میں لڑکیوں کے معاملات میں دلچسپی نہ لیا کروں ورنہ میرا یہ بھولا بھالا

خوبصورت اور معصوم چہرہ بگڑ جائے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس نے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اگر اچانک صالحہ نہ بول پڑتی تو یقیناً یہ فائر کھول دیتی اس لئے اس کی سزا موت ہے"۔ جولیا نے یکلخت تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ روزی کی طرف کر کے فائر کھول دیا۔ روزی کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ روزی ختم ہو چکی تھی۔

"مم۔ میں کہاں ہوں"...... اسی لمحے روجر کی آواز سنائی دی۔

"اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھا دو اور باہر جا کر چیک کرو۔ یقیناً یہاں کہیں نہ کہیں میڈیکل باکس ہو گا"...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے مل کر روجر کو اٹھایا اور اسے کرسی پر بٹھا دیا جبکہ تنویر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد نہ صرف روجر کے جسم کی بینڈیج ہو چکی تھی بلکہ عمران نے اسے ساری تفصیل بھی بتا دی تھی۔

"میں شرمندہ ہوں پرنس۔ اس جونز نے واقعی مجھے چکر دے دیا تھا حالانکہ میں نے کنفرمیشن بھی کی تھی لیکن شاید یہ معاملات کو پہلے ہی ایڈجسٹ کر چکا تھا"...... روجر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تمہاری زندگی بچ گئی ہے ہمارے لئے یہ بہت ہے ورنہ مجھے ساری عمر تمہاری موت پر افسوس رہتا۔ بہرحال اب ہم ہسپتال

سے تو نکل ہی آئے ہیں اب ہم فوری طور پر ملک سے نکلنا چاہتے ہیں تاکہ معاملات فائنل ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"یہاں فون ہو گا"...... روجر نے کہا۔

"ہاں۔ صفدر تم روجر کو ساتھ لے کر بیرونی کمرے میں جاؤ۔ وہاں فون موجود ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے روجر کا بازو پکڑ کر اسے اٹھایا اور اسے ساتھ لے کر باہر نکل گیا۔

"اب تم بتاؤ کہ کیا تم واقعی جادوگر ہو"...... صفدر اور روجر کے باہر جاتے ہی جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ ہوائی دشمنوں نے میرا مطلب ہے کہ تنویر نے اڑائی ہو گی کہ مجھے جادوگر قرار دے کر واجب القتل قرار دے دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم نے کیسے اچانک کرسی کے راڈز غائب کر دیئے جبکہ یہ وائرلیس آپریٹڈ تھے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ حماقت اسی جونز سے ہوئی کہ اس نے مجھے بتا دیا کہ یہ وائرلیس آپریٹڈ ہیں۔ میری کرسی چونکہ سب سے پہلے تھی اس لئے مجھے معلوم تھا کہ اس کرسی کی ویوز کا سرکٹ سامنے موجود لوہے کی کسی چیز کے ساتھ مل کر پورا ہوتا ہو گا۔ سامنے وہ کرسیاں تھیں۔ ان کے عقب میں دیوار پر فولادی بڑی سی پلیٹ اسی وجہ سے لگائی گئی ہو گی۔ ویسے میں نے ٹانگ اوپر اٹھا کر اس کا اندازہ بھی کر لیا تھا کیونکہ جیسے

ہی نے پیر اوپر اٹھایا میں نے راڈز میں ہلکی سی لرزش محسوس کر لی تھی لیکن ظاہر ہے صرف میری ٹانگ سے پورا سرکٹ تو بریک نہیں ہو سکتا تھا لیکن حماقت اس ٹونی سے ہوئی۔ وہ سیدھا میری طرف آیا اور اس کا جسم جیسے ہی میرے سامنے آیا۔ یہ سرکٹ بریک ہو گا۔ البتہ انہیں آپریٹ میں نے اس انداز میں کر لیا کہ دونوں بازوؤں کو اوپر کی طرف جھٹکا دیا تو راڈز کھل گئے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمارے راڈز کیوں نہیں کھلے"...... جولیا نے کہا۔

"اس لئے کہ ٹونی کے ہٹتے ہی سرکٹ دوبارہ مکمل ہو گیا اور سرکٹ ٹوٹنے سے راڈز خود بخود آپریٹ نہیں ہو جاتے۔ انہیں بہرحال جھٹکے سے آپریٹ کرنا پڑتا ہے۔ پہلے یہ کام نہ تم نے کیا ہے اور نہ تمہیں معلوم تھا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ فارمولا تو ہمیں نہیں مل سکا لیکن اسرائیل ڈیگوشیا جزیرے پر اس فارمولے پر کام کر رہا ہے تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا تو صفدر اور روجر دونوں اندر داخل ہوئے۔

"میں نے جیری سے بات کر لی ہے۔ آج رات آپ سب سمندر کے راستے یہاں سے بحفاظت نکل جائیں گے"...... روجر نے کہا۔

"لیکن رات تک کیا ہم یہیں رہیں گے"...... تنویر نے چونک کر

کہا۔

"نہیں۔ اس کا بھی انتظام ہو چکا ہے۔ جیری آجائے تو ہم آپ کو یہاں سے ایک خفیہ رہائش گاہ پر شفٹ کر دیں گے۔ وہاں آپ نئے میک اپ بھی کر لیں گے، لباس بھی تبدیل کر لیں گے اور آپ کے کاغذات بھی رات تک نئے روپ میں تیار ہو جائیں گے۔ اس کے بعد کسی قسم کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا"...... روجر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ان تینوں کی لاشیں بھی یہاں سے ساتھ لے جانا تاکہ فوری طور پر ان کی ہلاکت کے بارے میں کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور ہم اطمینان سے یہاں سے نکل جائیں"...... عمران نے کہا تو روجر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ سب ایک اور کالونی کی کوٹھی میں شفٹ ہو چکے تھے جہاں انہیں ہر قسم کا سامان مہیا کر دیا گیا تھا۔ روجر اور اس کے ساتھی انہیں وہاں پہنچا کر واپس جا چکے تھے اور اب عمران اور اس کے ساتھی وہاں اکیلے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کس بات کا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"وہی ڈیگوشیا جزیرے کے بارے میں۔ اس کا وجود بہرحال مسلم ممالک کے لئے نقصان دہ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مسلم ممالک کو تو علم ہی نہیں ہے کہ یہ اسرائیل کا پراجیکٹ

ہے۔ وہ تو اسے ایکریمین پراجیکٹ ہی سمجھتے رہیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"انہیں نہیں معلوم لیکن ہمیں تو معلوم ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس بارے میں کرنل فریدی کو آگاہ کر دیا جائے۔ وہ خود ہی اس کے خلاف کام کرے گا"...... تنویر نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تم واقعی میرے صحیح رقیب ہو۔ ایک چھوٹا سا چیک ملنے کا سکوپ بھی ختم کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے چونک کر اور تیز لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ تم خود کام کرو گے۔ ٹھیک ہے۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا انحصار تمہارے چیف پر ہے۔ اگر چیف نے دوسرا چیک دینے کا اقرار کیا تو ٹھیک ورنہ مرشد کرنل فریدی جانے اور اس کی اسلامی سیکورٹی کونسل"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم دوسرے کی بات کر رہے ہو جبکہ میرا خیال ہے کہ تمہیں پہلا چیک بھی نہیں ملے گا"...... تنویر نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ پھر وہی رقابت"...... عمران نے ایک بار پھر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ اصول کی بات ہے۔ یہ مشن کب فائنل ہوا ہے۔ فارمولا تو ملا ہی نہیں۔ چیک کس بات کا"...... تنویر نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ تو اسی لئے تم نے ساری کارروائی اس انداز

میں کی تھی کہ سب کچھ تباہ ہو جائے۔ تم واقعی میرے صحیح رقیب ہو۔ کیوں جولیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر اور صالحہ نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے ورنہ تم سمیت ہم سب تو تیز حرکت کرنے سے بھی معذور ہو چکے تھے۔ یہ مشن ان دونوں کا ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو چیک کے لئے مجھے یہ مشن واقعی مکمل کرنا پڑے گا۔ فارمولے کی ایک کاپی ڈیگوشیا جزیرے پر ڈاکٹر ولیم کے پاس موجود ہے اور ہمیں بہرحال کافرستان کے سٹار میزائلوں کے حملے سے دفاع کے لئے لارج ویو سسٹم کا فارمولا چاہئے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کے ساتھ ہی ہم اسرائیل کا لارج ویو سسٹم بھی تباہ کر دیں گے۔ ویری گڈ۔ دونوں کام ہو جائیں گے"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن چیک تو ایک ہی ملے گا جبکہ دو ملنے چاہئیں"۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ایک چیک نہ ملنے سے تم مر نہیں جاؤ گے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں تو تمہارے بغیر نہیں مر سکتا۔ لیکن وہ آغا سلیمان پاشا۔ وہ ظالم سماج کا بالکل اسی طرح صحیح نمائندہ ہے جس طرح تنویر رقابت

کا"...... عمران نے کہا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

لارج ویو پراجیکٹ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

لارج ویو پراجیکٹ جس کی حفاظت کے لئے ایکریمیا اور اسرائیل نے مل کر اپنی پوری ذہانت استعمال کر دی تھی اور جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا۔

جزیرہ ڈیگوشیا جہاں لارج ویو پراجیکٹ کی تنصیب کی جا رہی تھی اور جہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے قدم قدم پر موت کے پھندے لگا دیئے گئے تھے۔

جزیرہ ڈیگوشیا جہاں پہنچتے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہر طرف سے یقینی موت نے گھیر لیا۔ پھر---------؟

کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے مشن میں کامیاب ہو سکے۔ یا بلیک ایجنسی نے انہیں یقینی شکست سے دوچار کر دیا۔

انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل شکست حفاظتی اقدامات کیا پراجیکٹ کو بچا سکے۔ یا؟

انتہائی تیز رفتار ایکشن بے پناہ سسپنس

اور موت کے جلو میں لحہ بہ لحہ بدلتے ہوئے واقعات

انتہائی منفرد اور یادگار کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان